Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

> **شکر کی توفیق نعمت سے بڑھ کر ہے!**
>
> حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
> جب اللہ رب العزت بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے، اور وہ بندہ اس نعمت کے ملنے پر الحمد للہ کہتا ہے تو بندے نے جو (شکر) ادا کیا، وہ اسے ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے۔
> (سنن ابن ماجہ)

کلکتہ ● منگل، ۱۴؍اپریل ۲۰۲۶ء ● بمطابق ۲۵؍شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● Tuesday, 14th April 2026 ● KOLKATA ● جلد:13 ● شمارہ: 99 ● Pages-12

بھاجپا دنگے باز، دستور کی قاتل پارٹی: ممتا
4؍مئی کو بوریا بستر باندھ کر دلی بھاگے گی

درگاپور، 13؍اپریل: مغربی بردھمان کے کنکسا میں، ممتا بنرجی نے بی جے پی پر فسادات بھڑکانے اور آئین کی قاتل پارٹی کا الزام لگایا۔ وزیر اعلیٰ نے درگاپور میں مفت آئی اے ایس کوچنگ اور لکشمی بھنڈار کو تاحیات جاری رکھنے کا وعدہ کیا۔

ترنمول کانگریس کی سپریمو ممتا بنرجی، جو مغربی بردھمان ضلع کے کنکسا میں کے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کی مہم کے لیے پہنچی تھیں، نے پیر کو بھارتیہ جنتا پارٹی پر سخت حملہ کیا۔ رگھوناتھ پور جنگل محل فٹبال گراؤنڈ میں ایک زبردست انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، ممتا بنرجی نے بی جے پی کو "فساد پرست" اور آئین کو مارنے والی پارٹی قرار دیا۔ انہوں نے اعتماد کے ساتھ اعلان کیا کہ بنگال میں دوبارہ ترنمول کانگریس کی حکومت بنے گی۔ 4 مئی کو انتخابی نتائج کا اعلان ہوتے ہی بی جے پی لیڈروں کو بنگال چھوڑ کر دہلی واپس جانا پڑے گا۔

بنگال کی وزیر اعلیٰ نے ریاست کے نوجوانوں کے لیے اپنی حکومت کی کامیابیوں کی فہرست دیتے ہوئے تعلیم پر خصوصی زور دیا۔ اس نے کئی بڑے اعلانات کیے۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ ان کی حکومت ریاست میں نوجوانوں کو مفت IAS اور IPS ٹریننگ فراہم کر رہی ہے۔ اس مفت تربیت کے ذریعے اب تک 28 نوجوان افسر بن چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے وعدہ (باقی صفحہ 10 پر)

تنخواہ میں اضافہ کے مطالبے پر نوئیڈا سے فرید آباد تک وبال، ملازمین کا پرتشدد احتجاج، پولیس پر پتھراؤ اور گاڑیاں نذر آتش

نوئیڈا، 13؍اپریل: قومی راجدھانی سے ملحق اتر پردیش کے نوئیڈا کے مختلف علاقوں میں پیر کے روز کئی کمپنیوں کے ملازمین تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ گزشتہ 3-4 دنوں سے جاری یہ احتجاجی مظاہرے پیر کو اس وقت شدت اختیار کر گئے جب مشتعل ملازمین نے کئی اہم سڑکیں بلاک کر دیں اور ٹریفک بندوبست کو ٹھپ کر دیا۔ فیز 2 میں جاری احتجاج پرتشدد شکل اختیار کر گیا۔ پیر کے روز یہاں مظاہرین نے گاڑیوں کو آگ لگا دی اور پولیس پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے مشتعل ہجوم پر قابو پانے کے لیے آنسو گیس کا استعمال کیا۔

واضح رہے کہ گزشتہ 3-4 دنوں سے ملازمین اپنے مطالبات منوانے کے لیے سڑکوں پر اتر رہے ہیں۔ ملازمین کے اہم مطالبات میں تنخواہ 13 ہزار روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے کرنا، اوور ٹائم کی ادائیگی اور چھٹیوں کا انتظام شامل ہے۔ آج مظاہرین نے سڑکیں بلاک کر دیں اور کئی مقامات پر گاڑیوں کے آگے لیٹ کر ٹریفک روک دیا۔ ملازمین کلسیرہ سے فیز 2 تک مارچ کرتے ہوئے ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ پولیس فورس جائے وقوعہ پر تعینات ہے اور صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ دریں اثنا سیکٹر 60 میں ملازمین نے نعرے لگاتے ہوئے سڑک بلاک کر دی اور جم کر ہنگامہ اور مظاہرہ کیا۔

اس احتجاج کی وجہ سے نوئیڈا کے کئی علاقوں میں ٹریفک بری طرح متاثر ہوا ہے۔ اس وجہ سے ہفتے کے پہلے کام کے دن لوگوں کو خاصی تکلیف کا سامنا (باقی صفحہ 10 پر)

ایران نے 'امن مذاکرات' کی ناکامی کیلئے امریکہ کو ٹھہرایا ذمہ دار

تہران، 13؍اپریل: ایران نے امریکہ پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے ایک ممکنہ معاہدہ کو آخری مرحلہ میں آکر پٹری سے اتار دیا۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کے مطابق بات چیت کے دوران امریکہ نے زیادہ سے زیادہ دباؤ بنانے، بار بار شرائط بدلنے (گول پوسٹ شفٹ کرنے) اور ناکہ بندی جیسی حکمت عملیوں کا سہارا لیا، جس سے اتفاق رائے پیدا ہونے کا عمل رک گیا۔ عباس عراقچی کا دعویٰ ہے کہ مجوزہ امن معاہدہ (ایم او یو) تقریباً تیار تھا اور دونوں فریق حتمی اتفاق رائے کے بے حد قریب تھے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان حالات کی وجہ سے 21 گھنٹے تک جاری رہنے والی طویل اور مشکل بات چیت آخر کار بغیر کسی معاہدے کے ختم ہو گئی۔ تہران نے یہ بھی اشارہ دیا کہ اگر بات چیت کے دوران شرائط میں مسلسل تبدیلیاں نہ کی جاتیں تو یہ معاہدہ ممکن ہو سکتا تھا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے لکھا کہ "47 سالوں میں اعلیٰ ترین سطح پر ہونے والے تفصیلی مذاکرات میں، ایران نے جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ کے ساتھ نیک نیتی سے بات چیت کی۔ لیکن جب ہم 'ایم او یو' سے محض چند قدم کی دوری پر تھے، تو ہمیں (باقی صفحہ 10 پر)

معاہدے کے قریب پہنچ کر ایران کو سخت شرائط کا سامنا کرنا پڑا: عباس عراقچی

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اسلام آباد مذاکرات کی ناکامی کا ذمہ دار امریکہ کو ٹھہراتے ہوئے کہا کہ ایران ایم او یو پر دستخط کے قریب پہنچ چکا تھا، تاہم اسے "سخت ترین مطالبات، بدلتے ہوئے اہداف اور ناکہ بندی" کا سامنا کرنا پڑا۔ عباس عراقچی نے پیر کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ "کوئی سبق نہیں سیکھا گیا۔ خیر سگالی سے خیر سگالی جنم لیتی ہے اور دشمنی سے دشمنی۔" ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ گزشتہ 47 برسوں میں اعلیٰ ترین سطح پر ہونے والے ان مذاکرات میں ایران نے جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ سے نیک نیتی کے ساتھ بات چیت کی، تاہم "اسلام (باقی صفحہ 10 پر)

آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی، ایران اب تیل نہیں بیچ سکے گا، ٹرمپ

واشنگٹن، 13 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے اب ایران اپنا تیل نہیں بیچ سکے گا۔

تفصیلات کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مشرقِ وسطیٰ میں ایک بڑے دفاعی اقدام کا اعلان کرتے ہوئے آبنائے ہرمز کی مکمل ناکہ بندی کا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے واضح کیا کہ ایران نے عالمی برادری سے کیا گیا اپنا وعدہ پورا نہیں کیا، لہٰذا آج سے آبنائے ہرمز بند کر دی جائے گی تاکہ (باقی صفحہ 10 پر)

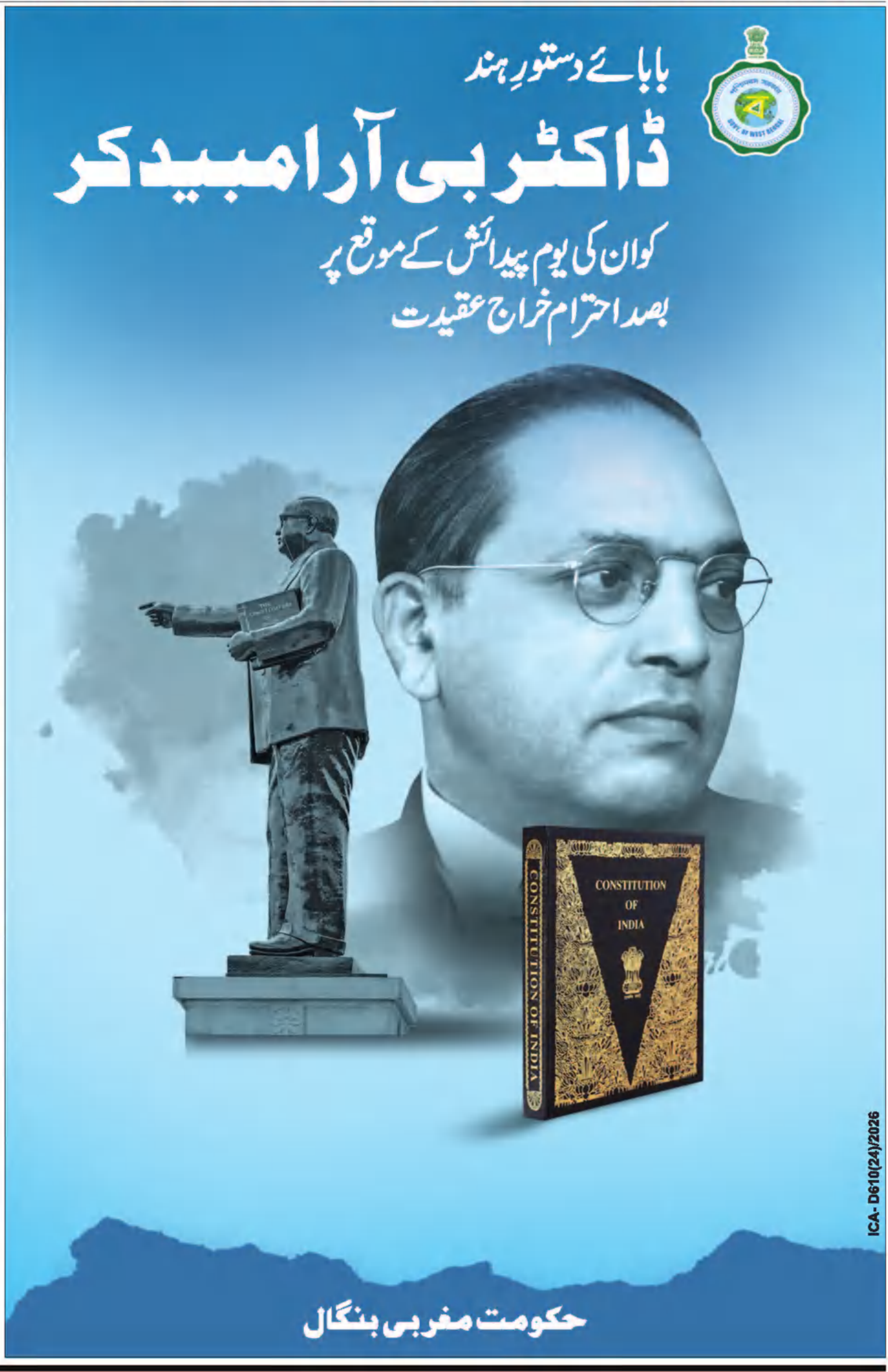

اسرائیلی وزیر اتمار بین گویر کا مسجد اقصیٰ پر دوبارہ دھاوا

یروشلم، 13 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اتمار بین گویر ایک بار پھر مسجد اقصیٰ کے احاطے میں داخل ہو گئے، جس پر مقبوضہ بیت المقدس میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیلی وزیرِ نیشنل سیکیورٹی اتمار بن گویر نے درجنوں انتہا پسند آبادکاروں کے ہمراہ ایک بار پھر مسجدِ اقصیٰ میں دھاوا بول دیا جس کے باعث خطے میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی 'وفا' نے بتایا کہ بن گویر کا یہ دورہ سخت ترین سیکیورٹی میں کیا گیا جس دوران اسرائیلی فورسز نے فلسطینی نمازیوں کے داخلے پر کڑی پابندیاں عائد کر دیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گیٹس پر موجود فورسز نے متعدد فلسطینیوں کے شناختی کارڈ قبضے میں لے لیے تاکہ انہیں مسجد میں داخل ہونے سے روکا جا (باقی صفحہ 10 پر)

Titas® FOOTWEAR

حیَّ علَی الصّلاۃ
الصّلاۃُ خیرٌ مِنَ النّوم
(اول وقت)
برائے کولکاتا ومضافات
14/ اپریل 2026

فجر	3 بج کر 56 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر81 منٹ
ظہر	11 بج کر 37 منٹ
عصر	4 بج کر 07 منٹ
مغرب	6 بج کر 01 منٹ
عشاء	7 بج کر 12 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بر دوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

"آپ کون سا عہدہ لیں گے؟ وزیراعظم یا بنگال کا وزیراعلیٰ؟"

ممتا نے تمام 294 سیٹوں پر امیدوار ہونے کے ان کے تبصرے پر مودی پر طنز کیا

سیوڑی: 13 اپریل (عوامی نیوز سروس) ایک کہتا ہے، "میری طرف دیکھو!" دوسرا جواب دیتا ہے، "نہیں، *مجھے* دیکھو!" مودی اور ممتا کے درمیان لڑائی کے درمیان بنگال کا انتخابی میدان گرم ہو رہا ہے۔ اتوار کو، سلی گوڑی میں ایک عوامی ریلی میں انتخابی مہم کے دوران، وزیر اعظم نریندر مودی کو ممتا کے اپنے بیانات کی بازگشت سناتے ہوئے سنا گیا، یہ اعلان کرتے ہوئے: "میں بنگال کی تمام 294 سیٹوں پر امیدوار ہوں۔ مودی کو ایک بار موقع دیں۔"

پیر کے روز، ممتا بنرجی نے مودی کے تبصروں پر سخت جوابی حملہ کیا۔

پیر کو سیوڑی میں ایک کھچا کھچ بھرے اسٹیج پر کھڑے ہو کر ممتا نے مودی کو براہ راست مخاطب کیا۔ "مودی جی کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام 294 سیٹوں پر امیدوار ہیں، اس صورت میں وزارت عظمیٰ سے دستبردار ہو جائیں۔ اعلان کریں کہ میں بنگال کی وزیراعلیٰ بنوں گی۔" طنزیہ لہجے کے ساتھ ممتا نے سوال کیا۔ "آپ سب کے بعد وزیراعظم یا بنگال کے کون سے عہدے پر فائز ہیں؟ بنگال میں 'بیرونی'۔ اسٹیج سے، ممتا نے ایک سخت انتباہ جاری کیا۔ "پہلے، دہلی کو سنبھالو، پھر بنگال کی طرف دیکھو، اگر کوئی بنگال کی طرف میلی آنکھ ڈالے گا، تو بنگال کے لوگ آنکھیں نکال دیں گے۔"

اتفاق سے، اپنی انتخابی مہم کے دوران، ترنمول سپریمو کو تقریباً ہر عوامی ریلی میں ایسا ہی دعویٰ کرتے سنا گیا ہے۔ "انفرادی امیدواروں کو مت دیکھو۔ 'میں' ہر ایک سیٹ پر امیدوار ہوں۔ میں ہی ہوں جو حکومت بنائے گا۔" نتیجتاً، اتوار کے روز ووٹوں کے لیے مودی کی اپیل نے اسی رگ میں پہنچائی گئی- نے کافی سیاسی بحث کو جنم دیا۔ درحقیقت، سیاسی اسٹیبلشمنٹ کے ایک حصے نے پہلے ہی بی جے پی پر تنقید کی ہے کہ وہ ترنمول کانگریس کی "کاپی" کرنے کے مستقل رجحان کے طور پر سمجھتے ہیں۔ یہ رجحان ان کے انتخابی منشور سے لے کر ان کی اعلیٰ قیادت کی طرف سے کی گئی تقریروں تک ہر چیز میں واضح ہے۔ اب، خود ترنمول سپریمو نے تمام 294 سیٹوں پر امیدوار ہونے کے دعوے پر مودی پر براہ راست حملہ کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔

ریلی کے دوران، ترنمول سپریمو نے اپنے "من کی بات" ریڈیو خطاب کے موضوع کو سامنے لا کر مودی پر شدید حملہ بھی کیا۔ اس نے تبصرہ کیا: "وہ مجھے بارہ سال سے اذیت دے رہے ہیں۔ پہلے، یہ سی پی ایم تھی؛ اب، یہ 'مودی- پرومودی' حضرات ہیں جو سب کچھ جلا کر خاکستر کر رہے ہیں۔ وہ 'من کی بات' کی آڑ میں اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے بچوں کے لیے بنائے گئے اسکولوں کا بھی استعمال کر رہے ہیں۔" ہجوم کے سامنے کھڑے ہو کر، ممتا نے سب کو یاد دلایا کہ ترنمول کانگریس چوتھی بار حکومت بنانے کے لیے انتخابی میدان میں اتری ہے۔ بلڈوزر اور وحشیانہ طاقت کی پالیسی کے ذریعے نہیں، بلکہ عوام کی محبت اور پیار پر مکمل انحصار کرتے ہوئے۔

ووٹ کا حق داؤ پر؟ سپریم کورٹ نے بنگال ووٹر لسٹ معاملے میں فوری مداخلت سے کیا انکار

کولکاتا:13 اپریل (اشفاق احمد ثمر) سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں ووٹر لسٹ سے نام خارج کیے جانے کے معاملے پر دائر درخواست کی فوری سماعت سے انکار کرتے ہوئے اسے "قبل از وقت" قرار دے دیا۔ عدالت نے درخواست گزاروں کو ہدایت دی کہ وہ اپنی شکایات کے ازالے کے لیے متعلقہ اپیلیٹ ٹریبونلز سے رجوع کریں۔

چیف جسٹس سوریا کانت اور جسٹس جوئمالیہ باگچی پر مشتمل بنچ نے کہا کہ چونکہ درخواست گزار پہلے ہی ٹریبونلز سے رجوع کر چکے ہیں، اس لیے فی الحال سپریم کورٹ کی مداخلت ضروری نہیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس نے معاملے کے میرٹ پر کوئی رائے نہیں دی۔

درخواست گزاروں نے الزام لگایا تھا کہ الیکشن کمیشن نے مناسب قانونی عمل کے بغیر من مانی طور پر ووٹر لسٹ سے نام خارج کیے، جبکہ اپیلوں کی بروقت سماعت بھی نہیں ہو رہی۔ اس سلسلے میں انہوں نے عدالت سے فوری مداخلت کی اپیل کی تھی۔

سماعت کے دوران الیکشن کمیشن کی جانب سے پیش وکیل نے عدالت کو بتایا کہ اس وقت تقریباً 30 سے 34 لاکھ اپیلیں زیر التوا ہیں، جبکہ ہر ٹریبونل کے پاس ایک لاکھ سے زائد کیس موجود ہیں۔ عدالت نے اس بھاری بوجھ کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ سابق ججوں پر مشتمل ٹریبونلز پر سخت وقت کی پابندی عائد کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

بنچ نے انتخابی عمل کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ووٹ دینے کا حق نہ صرف آئینی حیثیت رکھتا ہے بلکہ جمہوریت کا ایک اہم اور جذباتی ستون بھی ہے۔ تاہم عدالت نے واضح کیا کہ جب تک بڑے پیمانے پر ووٹروں کو حقِ رائے دہی سے محروم نہیں کیا جاتا یا انتخابی عمل پر کوئی سنگین اثر نہیں پڑتا، تب تک انتخابات میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

ادھر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی ہدایت پر اس معاملے کی سماعت کے لیے سابق ججوں کی سربراہی میں 19 اپیلیٹ ٹریبونلز تشکیل دیے جا چکے ہیں، جہاں متاثرہ افراد اپنی اپیلیں دائر کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات دو مرحلوں میں 23 اور 29 اپریل کو منعقد ہوں گے، جبکہ ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو کی جائے گی۔

21 کا 'گیس سلینڈر کا درد' 26 میں مزید شدت اختیار کر گیا

گیس سلنڈر ایک بار پھر 2026 کے انتخابات کے عین مرکزی موضوع

کولکاتا: 13 اپریل (عوامی نیوز سروس) وقت بدل گیا ہے اور الیکشن کا سال بھی بدل گیا ہے۔ اس کے باوجود کھانا پکانے کی گیس پر عام لوگوں کی پریشانی کم نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس، اس کی شدت میں اضافہ ہوا ہے۔ گیس سلنڈر ایک بار پھر 2026 کے انتخابات کے عین مرکز میں کھڑا ہے۔ دو طاقتور ہتھیاروں سے لیس، کھانا پکانے کی گیس کی آسمانی قیمتیں اور سلنڈر کی شدید قلت، حکمران ترنمول کانگریس ایک بار پھر مرکزی حکومت کو نشانہ بنانے کے لیے سڑکوں پر نکل آئی ہے۔ 2021 کے اسمبلی انتخابات کے موقع پر، ترنمول سپریمو ممتا بنرجی نے شمالی بنگال میں ایک 'سلنڈر ریلی' کی قیادت کی تھی۔

اس وقت ایک سلنڈر کی قیمت 620.50 روپے سے بڑھ کر 845.50 روپے تک پہنچ گئی تھی۔ اس 'گیس درد' نے عام لوگوں کے ووٹنگ کے فیصلوں پر خاصا اثر ڈالا۔ اب، پانچ سال بعد 2026 کے انتخابات دہلیز پر آنے کے ساتھ صورت حال اور بھی سنگین دکھائی دیتی ہے۔

ایندھن کے مناسب ذخائر کیوں نہیں رکھے گئے؟ ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے، سی پی آئی (ایم) لیڈر رابن دیب نے زور دے کر کہا کہ یہ محض ایندھن کا شعبہ نہیں ہے۔ ملک کی معیشت مجموعی طور پر تباہی کا شکار ہے۔ روپے کی قدر گر رہی ہے جبکہ روزمرہ کی اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ جاری ہے۔

ان مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتیں بڑی چالاکی سے 'مذہب کارڈ' کھیل رہی ہیں۔ فی الحال، فی سلنڈر کی قیمت 939 ہے۔ تاہم، مسئلہ صرف قیمت کا نہیں ہے۔ یہ سلنڈروں کی فراہمی سے بھی متعلق ہے۔ صارفین شکایت کرتے ہیں کہ پہلے بکنگ کے 48 سے 72 گھنٹے کے اندر سلنڈر فراہم کیا جاتا تھا۔ اب انتظار کی مدت 10 سے 15 دن تک بڑھ گئی ہے۔ سلنڈروں کی بکنگ ونڈو کو بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ انڈین ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن، مغربی بنگال کے سابق سکریٹری بیچن بسواس نے بتایا کہ سلنڈروں کی سپلائی میں 30 فیصد کمی کی گئی ہے۔ ایک صارف جس کو پہلے دس سلنڈر درکار ہوتے تھے اب سات سے زیادہ نہیں ملیں گے۔ مسئلہ مزید گمبھیر ہونے والا ہے، کیونکہ حال ہی میں کوئی نیا ہندوستانی مال بردار جہاز آبنائے ہرمز میں داخل نہیں ہوا ہے۔ اس وقت جو کھیپ پہنچ رہی ہے وہ مکمل طور پر پہلے پھنسے ہوئے جہازوں پر مشتمل ہے۔

عرب ممالک میں سپلائی کے بہت سے مراکز جہاں سے ہندوستان خام ایندھن کا سامان خریدتا تھا۔ جنگ سے تباہ ہو چکے ہیں۔ نتیجتاً اگر جنگ بند ہو بھی جاتی ہے تو راتوں رات ایل پی جی کی سپلائی بحال کرنا مشکل ہو جائے گا۔ بالکل اسی محاذ پر ترنمول کانگریس نے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ ترنمول کانگریس کے ایک ممتاز ترجمان تنموئے گھوش نے ریمارکس دیے کہ جب وزیر اعظم مودی نے اسرائیل کے دورے کے دوران بنجمن نیتن یاہو کے ساتھ اپنے لباس کو ہم آہنگ کرنے کی پریشانی اٹھائی، وہ جنگ کے پھیلنے کے بارے میں کوئی پیشگی انٹیلی جنس حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ اس سفارتی ناکامی کا خمیازہ اب پوری قوم بھگت رہی ہے۔

ایندھن کے مناسب ذخائر کیوں نہیں رکھے گئے؟ ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے، سی پی ایم لیڈر رابن دیب نے زور دے کر کہا کہ بحران صرف ایندھن سے آگے بڑھتا ہے۔ ملک کی معیشت مجموعی طور پر تباہی کا شکار ہے۔ روپے کی قدر گر رہی ہے جبکہ روزمرہ کی اشیائے ضروریہ کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ ان مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے دونوں حکومتیں بڑی چالاکی سے 'دین کارڈ' کھیل رہی ہیں۔ اس کے برعکس، 'زعفران کیمپ' کا شمار ہے کہ کافی سبسڈی اب بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ ورنہ ایک گیس سلنڈر کی قیمت 1600 روپے تک بڑھ جاتی۔

ان کا کہنا ہے کہ قیمتوں میں جو بھی اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ عالمی منڈی میں اتار چڑھاؤ ہے۔ لیکن یہ دلیل عام لوگوں کے لیے کتنی قابلِ فہم ہوگی؟ کیا عوام کو اس 'گیس سے پیدا ہونے والے درد' سے نجات ملے گی، یا گرم سیاسی ماحول کا محض متعصبانہ مفادات کے لیے فائدہ اٹھایا جائے گا؟

ووٹر لسٹ سے نام خارج ہونے کے بعد رضا کارانہ موت کی درخواست

آرام باغ: 13 اپریل (عوامی نیوز سروس) ایس آئی آر ٹریبونل میں تمام دستاویزات جمع کرانے کے باوجود اس کا نام ووٹر لسٹ میں نہیں آیا ہے۔ اس خوف سے کہ اسے اپنی زندگی کے آخری ایام حراستی کیمپ میں گزارنے پڑیں گے، آرام باغ کے 6 رہائشی نے صدر سے رضا کارانہ موت کی اپیل کی ہے۔ سوموار کو وہ آرام باغ کے سب ڈویژن ایڈمنسٹریٹر کے دفتر گئے اور ان کے ذریعے یہ اپیل کی۔ اس دن سابقہ ٹیچر طیبون نسا بیگم اور باقی ممبران سب ڈویژن ایڈمنسٹریٹر کے دفتر گئے اور اپنے کاغذات اپنے جسم پر چسپاں کیے ہوئے تھے۔ ہمیشہ کی طرح اس معاملے پر سیاسی دباؤ سامنے آنا شروع ہو گیا ہے۔ ضلع بی جے پی لیڈر نے کافی سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب ڈرامہ، اگر کوئی موت چاہتا ہے تو صدر سے درخواست کیوں کرے؟ اس سب کے پیچھے حکمراں پارٹی کا ہاتھ ہے۔ ترنمول کا جوابی دعویٰ ہے کہ ہم لوگوں کے پاس SIR کے خلاف ساتھ کھڑے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آرام باغ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 6 کی رہائشی طیبون نسا بیگم مقامی ہائی اسکول کی ریٹائرڈ ٹیچر ہیں۔ وہ گوگھاٹ بھگوتی گرلز اسکول کی ہیڈ مسٹریس کے طور پر کل 34 سال تک سرکاری اسکول کی ٹیچر رہیں۔ وہ گزشتہ 20 سالوں سے ہیڈ مسٹریس تھیں۔ اب اسے سرکاری پنشن ملتی ہے۔ طیبون نسا بیگم کے شوہر آرام باغ گرلز کالج کے پرنسپل ہیں۔ اس کے پاس اپنے پنشن کے کاغذات بھی ہیں۔ پاسپورٹ سمیت تمام معلومات ہونے کے باوجود اس کا نام منسوخ کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں یہ اذیت برداشت نہیں کر پائیں گی۔ نہ صرف طیبون نساء اور ان کے شوہر کا نام۔ آرام باغ کے اس وارڈ سے 206 لوگوں کے نام ایس آئی آر میں منسوخ کیے گئے ہیں۔ ان میں سے 6 نے آج رضا کارانہ موت کی درخواست دی ہے۔ وارڈ نمبر 6 کے کونسلر سپن نندی بھی آج ان کے ساتھ سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر گئے۔

درخواست گزاروں کا دعویٰ ہے کہ ایک آزاد ملک میں پیدا ہونے کے باوجود وہ اب نئے سرے سے محکوم بن چکے ہیں۔ طیبون نساء کے الفاظ میں، "میں سرکاری ملازم تھی، اب مجھے پنشن ملتی ہے، میرے پاس پاسپورٹ ہے، میں بیرون ملک بھی گئی ہوں۔ میں نے اتنے سال ووٹ ڈالے ہیں، اس کے باوجود میرا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہیں کیا جا رہا ہے میں اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے اور کیا دستاویزات فراہم کروں؟ اگر اب میرا نام نہیں ہے تو اس سے موت بہتر ہے کہ ہم حراستی کیمپ کے بجائے سب ڈویژن ایڈمنسٹریٹر سے ڈیتھ کی اپیل کر رہے ہیں۔ اس واقعہ نے سیاسی ردعمل کو جنم دیا ہے۔ بی جے پی کے آرام باغ تنظیمی ضلعی صدر سوشانت گھوش نے دعویٰ کیا کہ الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں، اس کام میں کسی بھی غلطی کی ذمہ داری ریاست کی جانب سے انچارجوں پر عائد ہوتی ہے، وہی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ صدر سے رضا کارانہ موت کی اپیل کر رہے ہیں، اگر ان کے پیچھے کوئی ڈرامہ رچا رہا ہے یا کوئی ان کے نام کرنا چاہتا ہے۔ "مر جاؤ، صدر سے اپیل کرنے کا کیا فائدہ؟" ترنمول کا دعویٰ ہے، بی جے پی لیڈر کے الفاظ پوری طرح سے غلط ہیں۔ ہم SIR معاملے پر عام لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

'رابندر سنگیت' بن گیا 'روی شنکر' بول پور میں شاہ نے کی پھر غلطی، ترنمول نے کیا طنز

بولپور:13 اپریل (عوامی نیوز س) بنگال میں انتخابی مہم چلاتے ہوئے، بی جے پی کی مرکزی قیادت ایک کے بعد ایک غلط تلفظ کر کے تنازعہ میں گھرتا جا رہا ہے۔ پیر کے روز، بولپور کی مٹی پر کھڑے ہو کر جہ کہ رابندر ناتھ ٹیگور کا گھر ہے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اپنے الفاظ پر لڑکھڑا گئے۔ 'رابندر سنگیت' کہنے کی جگہ 'روی شنکر' کہہ دیا۔ ابھی پچھلے جمعہ کو، بی جے پی کے منشور ('سنکلپ پترا') کے اجراء کے دوران، امیت شاہ نے رانی راشمنی کے نام کا غلط تلفظ 'رانی رشمتی' کہہ دیا تھا۔ ترنمول کانگریس نے اس واقعہ پر سخت حملہ کیا ہے۔

پیر کو بولپور میں ایک ریلی کے دوران، امت شاہ نے گلوکارہ سہانا باچپئی کا ہندوستان بھر میں رابندر سنگیت کو مقبول بنانے کی کوششوں کے لیے شکریہ ادا کیا۔ یہی وہ لمحہ تھا جب وہ لڑکھڑا گئے اور 'رابندر سنگیت' کے بجائے 'روی شنکر' بولا۔ ریاست کی حکمران جماعت ترنمول کانگریس نے اس غلطی کا مذاق اڑانے میں جلدی کی۔ ان کے X (سابقہ ٹویٹر) ہینڈل پر امیت شاہ کے لسانی پھسلن کا ایک ویڈیو پوسٹ کرتے ہوئے، ترنمول نے نشاندہی کی کہ پنڈت روی شنکر ستار ساز تھے اور ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے اب تک کے سب سے بڑے ماہر تھے۔ دوسری طرف رابندر سنگیت بنگالی ثقافت کی پہچان ہے۔ یہ گانوں کا مجموعہ ہے جو بارڈ، رابندر ناتھ ٹیگور کے لکھے اور مرتب کیے گئے تھے۔ ترنمول نے ریمارک کیا کہ بنگالی عوام کے دل جیتنے کی اپنی کوشش میں امت شاہ نے دو الگ الگ ہستیوں کو مکمل طور پر آپس میں ملا دیا ہے۔ پارٹی نے اس ستم ظریفی کا مزید مذاق اڑایا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو 'سونار بنگلہ' (گولڈن بنگال) بنانے کا وعدہ کرتے ہوئے بنگال آتے ہیں، ایسی غلطیاں کر رہے ہیں۔ اپنے X ہینڈل پر، انہوں نے لکھا: "بنگالی ثقافت محض آپ کی انتخابی مہم کا سہارا نہیں ہے۔ بنگال اس توہین کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔" یہ پہلا موقع نہیں ہے جب مرکزی بی جے پی لیڈروں نے بنگال کے اپنے دوروں کے دوران غلط تلفظ کے ذریعے تنازعہ کو جنم دیا ہو۔ ترنمول نے پہلے پارٹی کے قومی صدر جے پی نڈا کا مذاق اڑایا تھا کہ وہ علی پوردوار ضلع کے نام کی صحیح شناخت کرنے میں ناکام رہے۔ مزید برآں، امیت شاہ کی جانب سے رانی راشمنی کو 'رانی رشمتی' کے طور پر غلط تلفظ نے بھی ایک بڑے تنازع کو جنم دیا تھا۔ ترنمول کا الزام ہے کہ بی جے پی کو بنگالی ثقافت کی بالکل سمجھ نہیں ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ رہنما صرف ووٹ مانگنے کے لیے بنگال کا دورہ کرتے ہیں، اس طرح کی بیان بازی کا استعمال صرف اور صرف عوام کے حق میں کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ ایک بار پھر، ترنمول نے بی جے پی پر تنقید کی ہے، اور انہیں 'مخالف بنگالی' اور 'باہر کے لوگ' قرار دیا ہے۔

مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات کا دن جیسے جیسے قریب آرہیں ہیں ویسے ویسے ہر امیدوار اپنے اپنے حلقہ کے ووٹروں سے ملاقاتوں کی اسپیڈ ڈبل کرا ایسے ملنے کی رفتار تیز کر دیا ہے، کیونکہ کولکاتا میں 29 اپریل کو ووٹ ڈالے جائیں گے، اور آج 13 اپریل کا دن پورا ہونے کے قریب ہے، لہٰذا قصبہ حلقہ کے ترنمول کانگریس امیدوار جاوید احمد خان صاحب اپنے پیدل مارچ کے ذریعہ عام لوگوں سے اپنے حق میں ووٹ دینے کی گزارش کرتے ہوئے، ساتھ ہی اپنی آمد کا اعلان اور ممتا بنرجی کے ترقیاتی پروگرام اور منصوبوں کی آواز بلند کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

گرم دودھ کی بالٹی میں کارکن کا چہرہ ڈبونے اور تشدد کے الزام مالکان گرفتار

سودپور:13 اپریل (عوامی نیوز سروس) سودپور میں قرون وسطیٰ کی بربریت کی چونکا دینے والی مثال سامنے آگئی! کام کی جگہ پر ہونے والا معمولی جھگڑا جہنم کی سزا میں بدل گیا۔ دکان کے مالک پر الزام ہے کہ اس نے ایک ملازم کو زبردستی گرم دودھ کی بالٹی میں چہرہ ڈبو کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ سودپور کے کلیتلہ علاقے میں ایک مٹھائی کی دکان پر پیر کو پیش آئے اس واقعے نے بڑے پیمانے پر غم و غصے کو جنم دیا ہے۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے، گھولہ تھانے کی پولیس نے دکان کے مالکان باپ بیٹے کی جوڑی کو گرفتار کر لیا ہے۔ معاملے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

بالکل کیا ہوا؟ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ امل گھوش اور الائے گھوش، ایک باپ اور بیٹا کلیتلہ میں ایک مٹھائی کی دکان کے مالک ہیں۔ سنجی پال نامی ایک ملازم ان کے اسٹیبلشمنٹ میں کام کرتا ہے۔ پیر کے روز اس کے اور مالکان کے درمیان کام کی ڈیوٹی کے حوالے سے معمولی جھگڑا ہو گیا۔ الزام ہے کہ سنجی پال پر پہلے جسمانی حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد تشدد میں اضافہ ہوا کیونکہ اس کے چہرے کو زبردستی گرم دودھ سے بھرے برتن میں ڈبو دیا گیا۔ اس خوفناک منظر کو دیکھ کر مقامی لوگوں نے احتجاج میں آواز بلند کی۔ مبینہ طور پر، دکان کے مالکان نے پھر مقامی لوگوں کے خلاف جارحانہ انداز اختیار کیا۔ اطلاع ملنے پر گھولہ تھانے کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور ملزم امل گھوش اور اس کے بیٹے الائے کو گرفتار کر لیا۔

ایک گواہ نے دعویٰ کیا، "دلیل کے بعد، باپ اور بیٹے نے مل کر کاریگر کے چہرے کو گرم دودھ کی طرف گھسیٹ لیا اور اسے ڈبو دیا۔ اس واقعے سے وہ مر سکتا تھا۔"

تاہم، جب پولیس حراست میں لیے گئے افراد کو لے جا رہی تھی، مشتعل ہجوم نے مبینہ طور پر انہیں پولیس کی حراست سے چھین لیا اور انہیں وحشیانہ مار پیٹ کا نشانہ بنایا۔ نتیجتاً، صورتحال غیر مستحکم ہو گئی، اور پولیس نے اسے قابو میں لانے کے لیے جدوجہد کی۔ ملزمان کو بعد میں زخمی حالت میں نکال لیا گیا۔ دریں اثنا، ملازم سنجیب پال اس وقت شدید زخمی ہونے کی وجہ سے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان نے کہا، "مجھ سے غلطی ہوئی، اسی لیے مجھے مارا پیٹا گیا۔ میرے چہرے کو زبردستی گرم دودھ سے بھری بالٹی میں ڈبو دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں میرا چہرہ جھلس گیا۔" ان کی بیوی نے الزام لگایا، "میرے شوہر کا جسم بھی جل گیا ہے۔ اس کے باوجود، وہ یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا۔ ہم اس کے لیے انصاف اور سزا کا مطالبہ کرتے ہیں۔" اس طرح کی جہنمی تشدد کی کارروائیوں نے دکانداروں کی ذہنیت پر سنگین سوالات کو جنم دیا ہے۔

پوربی ریلوے

ای-نیلامی نوٹس طلبی

معروف مستند ٹھیکہ دار کے لئے پارکنگ کا آپریشن لاٹ اوور ہوڑہ ڈویژن میں

ای-نیلامی مطلوب ہے بذریعہ سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، ہوڑہ (نئی ڈی آر ایم بلڈنگ، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ، پن-711101) سے مستند ومعروف ٹھیکہ دار کو پارکنگ لاٹ کے آپریشن سے ہوڑہ ڈویژن کے مخالف مقامات پر مدت 03 برسوں کے لئے، زیادہ جانکاری وای-نیلامی میں شرکت کے لئے ویب سائٹ سے براہ مہربانی رابطہ کریں: www.ireps.gov.in بذریعہ ای-نیلامی لیزینگ طرز سے کیٹلاگ نمبر: پارک-ایچ ڈبلیو ایچ-ایے پی آر-یکم آر، نیلامی شروع ہونے کی تاریخ ووقت: 24.04.2026 کو 14.00 بجے، لاٹ نمبر: پارکنگ-ایچ ڈبلیو ایچ-کے کیو یو-ٹی ڈبلیو-287-26-1 (پارکنگ-دو پہیے کی) اسٹیشن کا نام: کمار کنڈو-II

(HWH-20/2026-27)

ٹنڈر نوٹس ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

ٹرینوں کی باقاعدگی دیکھ ریکھ کام کے لئے ہوڑہ ڈویژن میں

اے سی-ڈی سی تبدیلی کام کے لئے بنڈیل-شکتی گڑھ سیکشن کے ہوڑہ ڈویژن میں پاور و ٹرافک بلاک ضروری رہے گا ڈاؤن ومحفوظ لائنوں میں کھنیان و بنڈیل سیکشن کے درمیان بشمول منگرا لوپ لائن 2 گھنٹے کیلئے (03.15 تا 05.15 بجے سے) مورخہ 15.04.2026 و 16.04.2026 اور 3 گھنٹے کیلئے (03.15 تا 06.15 بجے سے) لازمی رہیں گے مورخہ 17.04.2026 و 18.04.2026 کو تا وقفیکہ، مندرجہ ذیل بندوبست کیا گیا ہے ٹرین چلنے کے لئے: ● منسوخی ای ایم یو لوکل کی: مورخہ 15 و 16.04.2026 کیلئے، بردوان سے: 37812، 37786، ہوڑہ سے: 37811، بنڈیل سے: 37781 مورخہ 17 و 18.04.2026، بردوان سے: 37812 و 37786 بنڈیل سے: 37781، ● چلنے کے دوران اختیار میں: مورخہ 15 و 16.04.2026: 13186 جئے نگر-سیالدہ گنگا ساگر ایکسپریس 30 منٹ کے لئے مورخہ 17 و 18.04.2026: 37816 بردوان-ہوڑہ لوکل 15 منٹ کے لئے و 13186 جئے نگر-سیالدہ گنگا ساگر ایکسپریس ایک گھنٹہ 30 منٹ کے لئے ● بلاک سے پہلے آخری ٹرین: 15.04.2026 تا 18..04.2026 سے: 13154 مالدہ ٹاؤن-سیالدہ گوڑ ایکسپریس ● بلاک سے پہلے پہلی ٹرین مورخہ 15.04.2026 و 16.04.2026: 37814 بردوان-ہوڑہ لوکل بردوان سے روانہ 04.05 بجے) اور مورخہ 17.04.2026 و 18.04.2026: 37816 بردوان-ہوڑہ لوکل (بردوان سے روانہ 05.05 بجے)، اسپیشل نوٹ: خصوصی تاخیر سے چلنے والی ٹرینیں و کوئی بعد کی دریافت شدہ ٹرین/ پارسل ٹرین/ ٹی او ڈی بلاک مدت کے دوران، اگر کوئی ہوگی جو معقول گھماؤ/ چلنے کے دوران اختیارات میں رہیں گی۔ مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ اسٹیشنوں میں پبلک ایڈریس سسٹم پر دھیاں رکھیں۔ تکلیف کے لئے معذرت۔

ڈویژنل ریلوے منیجر، ہوڑہ

پوربی ریلوے

Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

ای ایم یو اسپیشل ٹرینیں
بنڈیل-عظیم گنج ورانا گھاٹ-لال گولہ سیکشن میں

مسافروں کی فاضل بھیڑ سے نجات کے لئے ایک اسپیشل ای ایم یو ٹرین بنڈیل-عظیم گنج سیکشن میں چلیں گی اور دو ای ایم یو ٹرینیں رانا گھاٹ-لال گولہ سیکشن میں چلیں گی 14.04.2026 (منگل) تا 30.04.2026 (جمعرات) کو ذیل کے اوقات کے مطابق:

03033/03021 بنڈیل-عظیم گنج-بنڈیل ای ایم یو اسپیشل ٹرین

03021 بنڈیل-عظیم گنج آمد	03021 روانگی	اسٹیشن	03022 عظیم گنج-بنڈیل آمد	03022 روانگی
–	10.10	بنڈیل ↓	19.10	–
11.22	11.23	نوادیپ دھام	17.30	17.31
12.30	12.35	کٹوا	16.35	16.45
13.28	13.29	کھاگھراگھاٹ روڈ	15.01	15.02
14.10	–	عظیم گنج ↑	–	14.40

03154/03153 رانا گھاٹ-لال گولہ-رانا گھاٹ ای ایم یو اسپیشل ٹرین

03153 رانا گھاٹ-لال گولہ آمد	03153 روانگی	اسٹیشن	03154 لالہ گولہ-رانا گھاٹ آمد	03154 روانگی
–	07.32	رانا گھاٹ ↓	15.10	–
10.42	–	عظیم گنج ↑	–	11.50

03155 / 03156 رانا گھاٹ-لال گولہ-رانا گھاٹ ای ایم یو اسپیشل ٹرین

03155 رانا گھاٹ-لال گولہ آمد	03155 روانگی	اسٹیشن	03156 لالہ گولہ-رانا گھاٹ آمد	03156 روانگی
–	15.30	رانا گھاٹ ↓	22.20	–
18.40	–	عظیم گنج ↑	–	19.10

چلنے کے دوران مذکورہ اسپیشل ٹرینیں سبھی اسٹیشنوں پر رکیں گی
چلنے کی تاریخیں: 14.04.2026 تا 30.04.2026=17 ٹرپس سبھی مذکورہ ٹرینوں کے لئے،
اکائیاں: 12 کار ای ایم یو ایک کے (مذکورہ سبھی ٹرینوں کے لئے)

چیف پسنجر ٹرانسپورٹیشن منیجر

پوربی ریلوے

Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

ہم محبت میں یقین رکھتے ہیں، ممتا کا یوگی کی بلڈوزر دھمکی کا جواب

سیوڑی : 13 اپریل (عوامی نیوز سروس) بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے ساتھ ہی بنگال میں انتخابی مہم بھی گرم ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے انتخابات (ڈبلیو بی اسمبلی الیکشن 2026) قریب آرہے ہیں، تمام سیاسی کیمپوں میں انتخابی مہم کی شدت بڑھ رہی ہے۔ ایک طرف، ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی حکمراں پارٹی کے امیدواروں کی تشہیر کے لیے ریاست بھر میں عوامی ریلیاں اور روڈ شو کر رہے ہیں۔ دوسری طرف، بی جے پی کی مہم دہلی کے لیڈروں کے ''روزانہ سفر'' پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ 2026 کے بنگال انتخابات میں زعفرانی کیمپ کے اسٹار مہم چلانے والوں کی فہرست میں چار مختلف ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ شامل ہیں۔

اتوار کو اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ انتخابی مہم کے پہلے مرحلے کے لیے پہنچے۔ بالکل درست، ایک دھمکی آمیز لہجہ جو ''بلڈوزر'' کو پکارتا ہے۔ ایک بار پھر ان کی تقریر میں سنا گیا۔

پیر کے روز، ممتا بنرجی نے ان پر سخت جواب دیتے ہوئے کہا، ''ہم کسی بلڈوزر کی پالیسی پر یقین نہیں رکھتے، ہم محبت پر یقین رکھتے ہیں۔'' اتوار کے روز، یوگی آدتیہ ناتھ نے بی جے پی امیدواروں کی تشہیر کے لیے کئی اسمبلی حلقوں کا دورہ کیا، جن میں کانتھی بھی شامل ہے۔ ترنمول حکومت کے خلاف کئی مسائل اٹھاتے ہوئے انہوں نے اپنے مخصوص انداز

میں شدید حملے شروع کیے۔

''اردو تنازع'' پر فرہاد حکیم پر تنقید کرنے سے لے کر ''بلڈوزر پالیسی'' کی وکالت کرنے تک، یوگی نے اتر پردیش کے طرز کے مطابق بنگال میں تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ صرف 24 گھنٹوں کے اندر، ترنمول سپریمو نے اپنا جوابی جواب دیا۔

پیر کو سیوڑی میں اپنی پارٹی کے امیدواروں کے لیے مہم چلاتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا، ''اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کل یہاں آئے اور اعلان کیا کہ یوپی کی طرح یہاں بھی بلڈوزر چلیں گے۔ اس کا بالکل کیا مطلب ہے؟ ہم بلڈوزر کی پالیسی پر یقین نہیں رکھتے۔ ہم محبت کی پالیسی پر یقین رکھتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''بی جے پی سے پیسے نہ لیں، وہ غلطی نہ کریں۔ میرا فرض ہے کہ آپ کو خبردار کروں۔ وہ آپ کو فنڈز جمع کرنے کے وعدے کے ساتھ بینک اکاؤنٹس کھولیں گے، لیکن اس کے بجائے، وہ ان میں کالا دھن ڈال دیں گے۔ اس کے بعد، وہ آپ پر ای ڈی اور سی بی آئی کو اتار دیں گے۔'' اجل چٹرجی اس بار سیوڑی حلقہ سے ترنمول کے امیدوار ہیں۔ تاہم، اس دن ان کے لیے مہم چلاتے ہوئے، ممتا بنرجی نے اعلان کیا، ''یہاں اُجل کو امیدوار نہ سمجھیں، * مجھے * امیدوار سمجھیں۔ اگر آپ ترنمول کی قیادت میں حکومت چاہتے ہیں، تو تمام 294 سیٹوں پر، * مجھے * اور مجھے اکیلے کو امیدوار سمجھیں۔

الیکشن تک جوڈیشل افسران کی سیکورٹی برقرار رکھی جائے: چیف جسٹس

کولکاتا ، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال اسمبلی الیکشن 2026 کے پس منظر میں کلکتہ ہائی کورٹ نے ریاست میں عدلیہ کی حفاظت کو لے کر سخت موقف اپنایا۔ سوموار کو چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم بینچ نے واضح کیا کہ جوڈیشل افسران کی سیکورٹی ووٹنگ کی مدت ختم ہونے تک جاری رکھی جائے جسے عدالت کی اجازت کے بغیر واپس نہیں لیا جاسکتا۔ چیف جسٹس کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 60 لاکھ 4 ہزار مقدمات پہلے ہی نمٹائے جا چکے ہیں۔ تاہم تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے تقریباً 2 ہزار مقدمات ابھی تک زیر التوا ہیں۔ دریں اثناء اپیلٹ ٹریبونل نے 13 اپریل سے باضابطہ طور پر کام شروع کر دیا ہے اور عدالت نے اس بڑی ذمہ داری کو نبھانے پر ان کی تعریف بھی کی۔ عدالت نے کہا کہ چیف سکریٹری اور ڈی جی نے 2 اور 6 اپریل کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے حلف نامے جمع کرائے ہیں۔ اس کے مطابق سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) کی مدد سے عدالتی افسران کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ یہ سیکورٹی اور سینٹرل آرمڈ پولیس فورس کی تعیناتی اگلے احکامات تک جاری رہے گی۔ سماعت میں ووٹر لسٹ پر بھی بحث چھڑ گئی۔ ترنمول ایم پی کلیان بنرجی نے دعویٰ کیا کہ تقریباً 16 لاکھ درخواستیں جمع کی گئی ہیں، اور انہیں ووٹنگ کا حق دیا جانا چاہیے۔ تاہم چیف جسٹس نے واضح کیا کہ 'یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا'۔ جسٹس جئے مالیہ باگچی نے یہ بھی کہا کہ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے کے معاملے پر تبھی غور کیا جائے گا جب مقدمے کی کارروائی مقررہ وقت کی حد کے اندر مکمل ہو جائے۔ جب ایڈوکیٹ اشونی اپادھیائے نے عدالت میں ڈیموگرافک تبدیلی کا سوال اٹھایا تو کلیان بنرجی نے سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگالی لڑنا جانتے ہیں۔ مجموعی طور پر، انتخابات کے ارد گرد امن و امان اور ووٹر لسٹ پر کشیدگی کے درمیان ہائی کورٹ کے حکم کو کافی اہم سمجھا جارہا ہے۔

ڈسٹرکٹ الیکشن افسر کی سوشل میڈیا پوسٹ پر ووٹروں سے بلاخوف ووٹ ڈالنے کی اپیل

کولکاتا ، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) الیکشن کمیشن نے ووٹ سے قبل عجیب وغریب پیغام کے ساتھ توجہ مبذول کرائی ہے۔ ایک طرف جنوبی کولکاتا کے ڈسٹرکٹ الیکشن افسر کی سوشل میڈیا پوسٹ میں ووٹروں سے بلاخوف ووٹ ڈالنے کی اپیل کی گئی ہے، وہیں دوسری طرف برنال اور بورولین کا ذکر کرتے ہوئے شرپسندوں کو سخت وارننگ دی گئی ہے۔ انتظامی زبان کے بجائے اس غیر معمولی پیشکش نے پہلے ہی ایک مضبوط مشق شروع کر دی ہے۔ واضح ہو کہ اسمبلی انتخابات کی الٹی گنتی شروع ہوتے ہی الیکشن کمیشن کی ایک غیر معمولی سوشل میڈیا پوسٹ نے توجہ مبذول کرائی ہے۔ جس طرح جنوبی کولکاتا کے ضلع الیکشن افسر کے صفحہ سے بنائی گئی پوسٹ میں ووٹروں کو بلاخوف ووٹ ڈالنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے، اسی طرح برنال اور بورولین کا اشارہ دے کر شرپسندوں کو سخت پیغام دیا گیا ہے۔ انتظامی زبان کے بجائے فلمی انداز میں لکھی گئی اس پوسٹ نے پہلے ہی زوردار مشق شروع کر دی ہے۔ انتخابات سے پہلے الیکشن کمیشن کا پیغام عام طور پر سنجیدہ، روک ٹوک اور روایتی ہوتا ہے۔ لیکن اس بار جنوبی کولکاتا کے ضلعی الیکشن آفس نے اس رجحان کو توڑا اور بالکل مختلف پیغام دیا۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں ووٹرز کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا گیا کہ ماں، کاکا، دیدی، بھائی سب سے اپیل کی جارہی ہے کہ آئیں اور بلاخوف ووٹ ڈالیں۔ چاہے کوئی ناراض ہو یا پرجوش، ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ووٹنگ میں بائیو میٹرکس۔ کیا فنگر پرنٹ اور ایرس اسکین جعلی ووٹوں کو روکیں گے؟ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے رائے طلب کرلی۔ ساتھ ہی سماج دشمن عناصر کو سخت وارننگ بھی دی گئی ہے۔ پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں، مجرمانہ یا مجرمانہ ماضی رکھتے ہیں، وہ ہوشیار رہیں، اپنے لیے برنال اور بورولین کا کافی ذخیرہ رکھیں، ورنہ حالات ایسے ہوں گے کہ آپ کو اندر سے جلنا پڑے گا اور یہ زندگی بھر یاد رہے گا۔ ووٹروں کو یقین دلاتے ہوئے کمیشن نے واضح طور پر کہا ہے کہ انتخابی عمل میں کسی قسم کی بے ضابطگی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پوسٹ میں چھ نکاتی وعدوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ 1) کوئی تشدد نہیں۔ 2) کوئی دھمکی نہیں۔ 3) کوئی لالچ نہیں۔ 4) کوئی جعلی ووٹ نہیں۔ 5) کوئی بوتھ جیمنگ نہیں۔ 6) کوئی ذریعہ جامنگ نہیں۔ وارننگ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ووٹنگ کے عمل میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو سخت قانونی کارروائی کی جائے گی نہ تو برنول اور نہ ہی بورولن وہاں کوئی فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ پوسٹ میں بالی ووڈ کے ایک گانے کا ذکر کر کے کہانی میں ایک اور موڑ شامل کیا گیا ہے۔ فلم دل کے مقبول گانے ''ہم پیار کرنے والے، دنیا سے نہ ڈرنے والے'' کا لنک شیئر کیا گیا ہے جو کہ انتظامی پیغام میں ایک الگ جہت کا اضافہ کرتا ہے۔ سیاسی برادری کے ایک حصے کو لگتا ہے کہ یہ پوسٹ صرف ایک مذاق نہیں ہے، بلکہ اس میں سیاسی پیغام بھی ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی ووٹنگ شیڈول کے اعلان کے بعد سے ہی الیکشن کمیشن کے کردار کو لے کر آواز اٹھا رہی ہیں۔ اس تناظر میں، بہت سے لوگ اس پوسٹ کو جوابی پیغام کے طور پر بھی دیکھ رہے ہیں۔ تاہم تمام تر تنازعات کے درمیان یہ بات واضح ہے کہ الیکشن کمیشن اس بار کسی قسم کی بے ضابطگی یا دہشت گردی کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ پیغام ایک ہی ہے۔ ووٹنگ کا میدان کتنا ہی گرم کیوں نہ ہو، قانون توڑنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ہم ایس آئی آر کے عمل سے مطمئن نہیں ہیں: سومک بھٹاچاریہ

کولکاتا ، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) انتخابی ماحول میں ریاستی سیاست گرم ہے۔ ایس آئی آر سے الیکشن کو گھیرے میں لے کر بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ SIR کا عمل اب بھی غیر یقینی ہے۔

سوموار کے روز، باگڈوگرا جاتے ہوئے، بی جے پی کے ریاستی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی سومک بھٹاچاریہ نے ریاست میں حکمراں جماعت سے الیکشن کمیشن پر براہ راست حملہ کیا۔ انہوں نے کولکاتا ہوائی اڈے پر صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں الیکشن کمیشن پر اپنا غصہ نکالا۔ ایس آئی آر کی سماعت، ٹریبونل میں 27 لاکھ کے نام، کیا وہ ووٹ ڈال سکیں گے؟ صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں سومک بھٹاچاریہ نے کہا کہ میں یہ سوال کیوں پوچھ رہا ہوں؟ سپریم کورٹ کو یہ سوال پوچھنا پڑے گا۔ الیکشن کمیشن جواب دے گا۔ ہم مغربی بنگال کی عدالت میں ہیں، ہم بھی میدان میں ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ SIR کا عمل صحیح طریقے سے مکمل ہو۔ مردہ ووٹرز اور جعلی ووٹرز کے نام خارج کیے جائیں۔ ہندستان کی اندرونی سلامتی کے مفاد میں الیکشن کمیشن کو ایسے انتظامات کرنے چاہئیں کہ روہنگیا اور بنگلہ دیشی ووٹر لسٹ میں داخل نہ ہوں۔ ترنمول کانگریس اس طرح کی باتیں کر رہی ہے بغیر اس کے کرسکتی ہے، یا صرف آدھی کامیابی سے۔ دیکھتے ہیں معزز عدالت کیا کہتی ہے۔ صحافیوں نے بتایا کہ ڈپٹی الیکشن کمشنر گیانیش بھارتی تین روزہ دورے پر ریاست آ رہے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں سومک بھٹاچاریہ نے کہا کہ انہیں (ڈپٹی الیکشن کمشنر گیانیش بھارتی) کو بہت پہلے آنا چاہیے تھا۔ وہ وہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں؟ یہاں ججوں کو حراست میں لیا گیا، ان کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ کمیشن نے کیا اقدامات کیے ہیں؟ کمیشن اس ریاست میں کئی معاملات میں اپنے نمائندوں کو سیکورٹی فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہے۔ ہم اس عمل سے مطمئن نہیں ہیں جس میں SIR کو انجام دیا گیا تھا۔ گیانیش کمار کو بہت پہلے یہاں دفتر قائم کر لینا چاہیے تھا۔ صحافیوں کا سوال، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میں بی جے پی کو بتاؤں گی کہ ایس آئی آر ایک آفت ہے۔ SIR سب سے بڑا گھپلہ ہے، آپ 2024 کی فہرست سے الیکشن جیت چکے ہیں۔ اب آپ کو SIR کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس سوال کے جواب میں سومک بھٹاچاریہ نے کہا کہ جس طرح سے وزیر اعلیٰ نے پنچایتی انتخابات، کارپوریشن انتخابات، میونسپلٹی انتخابات میں کامیابی حاصل کی ہے، انہیں لگا کہ وہ اس بار بھی جیت جائیں گے۔ جیتنے کے بعد بھی وہ اس الیکشن کو اسی طرح کرانا چاہتے تھے جیسے انہوں نے کیا لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ تاہم وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے BLO پر دباؤ ڈالنے کے لیے اپنی انتظامیہ کا استعمال کیا، غلط معلومات اپ لوڈ کیں، جہاں سماج کے کچھ قائم لوگوں کو برتری حاصل ہوئی، ہندو پناہ گزین علاقوں، متواس، راج بنگشیوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے۔ بعد میں جو پیچیدگیاں پیدا ہوئیں، وہ پیچیدگیوں کو عدالت میں لے کر مغربی بنگال لے آیا۔ اب ہار یقینی ہے، ترنمول ہار گئی ہے۔ آخری لمحے میں تھوڑی سی روشنی جلائی گئی۔

کولکاتا اور مرشد آباد میں دو درجن سے زائد مقامات پر انکم ٹیکس کا چھاپہ

کولکاتا، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) محکمہ انکم ٹیکس نے مغربی بنگال میں ایک سیاستدان اور کچھ دوسرے لوگوں کے گھر پر چھاپہ مارا۔ اس دوران تقریباً 11 کروڑ روپے برآمد ہوئے۔ واضح ہو کہ کولکاتا اور مرشد آباد میں تقریباً دو درجن مقامات پر یہ کارروائی کی گئی۔ اس میں زیادہ تر بیڑی بنانے کے کارخانے اور دیگر کاروبار شامل تھے۔ محکمہ کو موصول ہونے والی معلومات کے مطابق یہ کاروبار ریکارڈ بک سے باہر نقد لین دین میں ملوث تھے۔ اس کی وجہ سے اس نے ٹیکس چوری کا ارتکاب کیا۔ ہندستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق محکمہ انکم ٹیکس کی کارروائی بدھ کی صبح شروع ہوئی۔ چھاپے کے دوران سابق وزیر اور ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے ایم ایل اے ذاکر حسین کے گھر اور فیکٹری سے تقریباً 11 کروڑ کی نقدی ضبط کی گئی۔ یہ کارروائی جمعرات کی صبح ساڑھے تین بجے تک جاری رہی۔ سابق وزیر کی مرشد آباد رہائش گاہ، بیڑی فیکٹری اور آئل ملز پر بھی چھاپے مارے گئے۔ مرشد آباد میں ہی دو اور بیڑی فیکٹریوں سے تقریباً 5.5 کروڑ روپے ضبط کیے گئے۔ اس طرح کل 16 کروڑ روپے کی نقدی ضبط کی گئی۔ حسین مرشد آباد ضلع کے جنگی پور سے ٹی ایم سی کے ایم ایل اے ہیں۔ وہ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی حکومت میں سابق جونیئر لیبر منسٹر رہ چکے ہیں۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ حسین کے گھر سے تقریباً 1 کروڑ جب کہ اس کی رائس فلور مل سے تقریباً 10 کروڑ ضبط کیے گئے۔ تاہم، حسین، جو بولی کی فیکٹری اور کئی ملوں کے مالک ہیں، دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس دستاویزات موجود ہیں۔ یہ رقم ان کی فیکٹریوں اور ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دی جانی تھی۔ ذاکر نے کہا کہ 7000 مزدور کام کرتے ہیں۔ جنہیں مزدوری ادا کرنا پڑتا ہے۔ میرے گھر اور ملوں سے ضبط کی گئی رقم مزدوروں اور کسانوں کو دی جانی تھی۔ ہم نے انہیں دستاویزات دکھائیں لیکن انہوں نے توجہ نہیں دی۔ ہمیں بعض اوقات حفاظتی وجوہات کی بنا پر گھر میں نقد رقم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قانون اپنا راستہ اختیار کرے گا۔ میں باقاعدگی سے ٹیکس ادا کرتا ہوں۔ ہم نے حکام کے ساتھ بھی تعاون کیا ہے۔

سی ای او کے دفتر میں حکمراں امیدوار کے خلاف مالویہ کا الزام، ترنمول کا پلٹ وار

کولکاتا ، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں آئندہ اسمبلی انتخابات کو لے کر سیاسی کشیدگی عروج پر پہنچ رہی ہے۔ بی جے پی کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) سے ملاقات کی۔ میٹنگ میں بی جے پی کے آئی ٹی سیل کے سربراہ امیت مالویہ نے ترنمول کانگریس پر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ترنمول اپنی انتخابی مہم میں نائجیریا کے شہریوں کو استعمال کر رہی ہے جو کہ انتخابی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ بی جے پی ذرائع نے بتایا کہ امیت مالویہ کے علاوہ ریاستی بی جے پی کے دیگر اعلیٰ لیڈران وفد میں شامل تھے۔ ملاقات میں ووٹر لسٹ پر نظر ثانی، غیر قانونی تارکین وطن کو بطور ووٹر شامل کرنے اور انتخابی مہم میں غیر ملکی شہریوں کی شرکت پر تحفظات کا اظہار کیا۔ امیت مالویہ نے واضح طور پر کہا کہ ٹی ایم سی اپنی مہم میں نائجیریا کے شہریوں کا استعمال کر رہی ہے۔ یہ جمہوریت کے لیے خطرناک ہے۔ الیکشن کمیشن کو فوری طور پر اس معاملے کی تحقیقات کرنی چاہیے اور کارروائی کرنی چاہیے۔ اس الزام سے ریاست کے سیاسی حلقوں میں ایک نیا تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ بی جے پی کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ انتخابی مہم میں غیر ملکی شہریوں کو شامل کرنا نہ صرف قانون کے خلاف ہے بلکہ ریاست کی خود مختاری اور سلامتی کے لیے بھی خطرہ ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ترنمول طویل عرصے سے کچھ مالوی علاقوں میں مبینہ دراندازوں کو پناہ دے کر ووٹ بینک بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق، ترنمول کارکنان غیر ملکی نوجوانوں کو انتخابی مہم کے لیے لائے ہیں، جن میں سے کچھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ نائجیریا سے آئے ہیں۔ ترنمول کانگریس نے اس الزام کو مکمل طور پر بے بنیاد اور سیاسی طور پر محرک قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ ترنمول لیڈروں کا کہنا ہے کہ بی جے پی الیکشن ہارنے کے خوف سے اس طرح کا پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بی جے پی خود دوسری ریاستوں سے لوگوں کو لانے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ ان کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کیا جاسکے۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان جوابی الزامات کی وجہ سے ریاست میں انتخابی ماحول مزید گرم ہو گیا ہے۔

ایس آئی آر معاملے میں سپریم کورٹ کا سخت مشاہدہ

کولکاتا ، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) جسٹس جئے مالیہ باگچی نے آج سپریم کورٹ میں ایس آئی آر معاملے میں سخت مشاہدہ کیا۔ مغربی بنگال میں منطقی تضاد کیوں ہے؟ سپریم کورٹ کے جسٹس جئے مالیہ باگچی نے ایک سوال اٹھایا ہے۔

ریاست میں اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے میں صرف 10 دن باقی ہیں۔ اس سے پہلے ووٹر لسٹ پر نظر ثانی یا اسپیشل انٹینسیو رپورٹ (SIR) کے عمل کے حوالے سے قانونی بحث جاری ہے۔

ووٹر لسٹ سے تقریباً 91 لاکھ لوگوں کے نام نکالے جانے کو لے کر ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ ابھی ووٹ کے حق میں مداخلت نہیں کر رہی ہے۔ ٹریبونل ابتدائی فیصلہ کرے گا۔ 34 لاکھ لوگوں نے ٹریبونل میں درخواستیں دی ہیں۔ دریں اثنا، جسٹس جئے مالیہ باگچی نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگر ٹریبونل کی سماعت شروع ہو بھی گئی ہے، تب بھی کام کو مکمل کرنے کے لیے کوئی مخصوص وقت یا آخری تاریخ طے کرنا ممکن نہیں ہے۔ واضح رہے کہ مغربی مدنی پور ضلع کے 1000 ووٹروں کی قسمت پر ایک بڑا سوالیہ نشان کھڑا ہو گیا ہے۔ وہ شک میں ہیں کہ حذف کرنا قانونی ہے یا نہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ یا تو ان کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کیا جائے یا حذف کیا جائے۔ ان کے نام زیر التوا ہیں۔ ریاست بھر میں اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ۔ کیا وہ لوگ جن کے نام ٹریبونل کے ذریعے منظور کیے جائیں گے وہ 2026 کے اسمبلی انتخابات میں ووٹ ڈال سکیں گے؟ چونکہ ووٹر لسٹ پہلے ہی منجمد ہو چکی ہے، اس لیے ان کے نام نئے سرے سے شامل کرنے میں قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ ان کی ووٹنگ کی قسمت اب ایک دھاگے سے لٹکی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی تک زیر التواء حالت میں ہیں۔ وہ ٹریبونل میں درخواست دینے سے قاصر ہیں۔ اس صورتحال میں آخر کار انہوں نے ضلع مجسٹریٹ سے رجوع کیا۔ ایس آئی آر مرحلے میں ضلع کے بہت سے ووٹروں کے نام ابھی تک طے نہیں ہوئے ہیں۔ وہ شک میں ہیں کہ حذف کرنا قانونی ہے یا نہیں۔ تاہم ضلع مجسٹریٹ نے واضح کیا ہے کہ وہ ووٹ نہیں ڈال سکیں گے۔ خدشات کے درمیان، ایسے ووٹروں نے سوموار کی سہ پہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے رابطہ کیا۔ ضلع میں ایسے 1000 ووٹر ہیں۔ مدنی پور شہر میں بھی یہ تعداد تقریباً 200 ہے۔ شہر کے وارڈ 9 اور 12 کے متعدد ووٹرز کے نام ابھی باقی ہیں۔ اگرچہ خاندان کے دیگر افراد درست ووٹر کے طور پر درج ہیں۔ زیر التواء ووٹرز کا مطالبہ ہے کہ یا تو ان کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کیے جائیں یا حذف کیے جائیں۔ ان کے نام خفیہ رکھے جا رہے ہیں۔ وہ ٹریبونل میں جانے سے بھی قاصر ہیں۔ وہ سابق سب ڈویژنل مجسٹریٹ مدھوبیتا مکھرجی کی طرف سے لاپرواہی کا الزام لگا رہے ہیں۔ انہوں نے 2002 میں ووٹ ڈالا۔ ان کے نام ووٹر لسٹ میں بھی تھے۔ لیکن اس بار وہ زیر سماعت ہیں۔ ان ووٹرز کی شکایات ایسی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ بجن کرشنا نے کہا کہ پچھم مدنی پور ضلع میں، زیر سماعت 52000 ووٹروں کے ناموں کو خارج کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہزاروں ابھی بھی زیر سماعت ہیں۔ ان کے معاملے سے کمیشن کو بھی آگاہ کر دیا گیا ہے۔ سوموار کو جب وہ ضلع مجسٹریٹ سے ملنے گئے تو ضلع مجسٹریٹ نے انہیں الیکشن اوسی سے ملنے کو کہا۔ اس دوران الیکشن اوسی سے ملاقات کے بعد وہ باہر آئے اور کہا کہ الیکشن اوسی کوئی مناسب ہدایات نہیں دے پا رہے ہیں۔ ان کے پاس زیر سماعت ووٹرز کے مستقبل کے حوالے سے بھی کوئی مناسب ہدایات نہیں ہیں۔ دریں اثناء مدنی پور ٹاؤن مسلم کمیٹی نے انتباہ دیا ہے کہ اگر فوری طور پر انصاف نہیں کیا گیا تو وہ بڑے تحریک کے راستے پر چلنے پر مجبور ہوں گے۔

ہاسٹل کے نیچے سے طالب علم کی لاش ملنے سے سراسیمگی

کولکاتا ، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال نیشنل یونیورسٹی آف جوڈیشل سائنس کے ہاسٹل کے نیچے سے ایک طالب علم کی لاش برآمد ہوئی۔ جس کی وجہ سے علاقے میں سراسیمگی پھیل گئی۔ اس موت کو لیکر چہ مہ گوئیاں شروع ہو گئیں ہیں۔ یہ خودکشی ہے یا اس کے پیچھے کوئی اور راز ہے اس کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ پولس ذرائع کے مطابق مرنے والے کا نام جووین جوس جوبن ہے۔ وہ قانون کے پہلے سال کا طالب علم ہے۔ جو کیرالہ کا رہنے والا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق نوجوان کو جوڈیشل سائنس ہاسٹل کے نیچے خون آلود حالت میں پڑا دیکھا گیا۔

واقعہ بدھان نگر ساؤتھ پولس اسٹیشن تک پہنچی۔ پولس نے جا کر خون میں لت پت نعش کو برآمد کیا اور اسے بدھان نگر سب ڈویژن اسپتال بھیج دیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

خیال رہے کہ جووین جوس زوبن، 19، کیرالہ کے پالاریوتم ضلع کے ایرنا کولم کا رہنے والا ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق زوبین ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔ تاہم تفتیش کار اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ آیا اس نے اسی وجہ سے خودکشی کی یا اس کے پیچھے کوئی اور راز ہے۔ دکھن بدھان نگر تھانے کی پولس متوفی نوجوان کے اہل خانہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ غیر فطری موت کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ لیکن بنگال آنے والے ایک اور ریاست کے ایک طالب علم کی غیر فطری موت نے قدرتی طور پر سنسنی پیدا کر دی ہے۔

دوران علاج خاتون جاں بحق
اسپتال میں زبردست توڑ پھوڑ

آسنسول: 13/اپریل،(عوامی نیوز سروس):انڈال اروند نگر میلہ تلہ فیل کی رہائشی 42 سالہ یاسمین بانو کی صبح نجی اسپتال میں موت کے بعد اس کے اہل خانہ نے ہنگامہ کھڑا کردیا۔ اطلاع ملتے ہی مشتعل ہجوم نے اسپتال کے احاطے میں توڑ پھوڑ شروع کردی جس سے علاقے میں کشیدگی پیدا ہوگئی صورتحال پر قابو پانے کے لیے پولیس کے ساتھ مرکزی سیکورٹی فورسز کو تعینات کرنا پڑا۔

اہل خانہ کے مطابق یاسمین کو جمعہ کے روز مثانے کے آپریشن کے لیے ڈائمنڈ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا اسے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ہفتے کی رات آپریشن کے بعد اسے آئی سی یو میں رکھا گیا تھا۔ متوفی کے بھائی تنویر کا الزام ہے کہ آئی سی یو میں اس کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی گئی جس کی وجہ سے اس صبح اس کی موت ہوگئی۔ اہل خانہ نے اسپتال انتظامیہ پر لاپرواہی کا براہ راست الزام لگایا ہے۔ تاہم ہسپتال نے ابھی تک کوئی بیان جاری نہیں کیا ہے۔

محکمہ موسمیات کی امسال خوفناک گرمی کی پیش گوئی

کولکاتا، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) محکمہ موسمیات نے اس سال خوفناک گرمی کی پیش گوئی کی ہے۔ گرمی کی لہر شروع ہو گئی ہے۔ اس دوران محکمہ موسمیات نے مانسون کے حوالے سے بری خبر سنائی ہے۔ اس سال مان سون میں بارشیں کم ہوں گی۔

خبر ہے کہ ایل نینو کی وجہ سے 8 فیصد کم بارش ہو سکتی ہے۔ علی پور میٹرولوجیکل آفس کے مطابق بیساکھ کے آغاز میں ہر کوئی گرمی محسوس کرے گا۔ درجہ حرارت چالیس ڈگری سے تجاوز کر سکتا ہے۔ مغربی علاقوں میں پارہ بڑھ سکتا ہے۔ خاص طور پر بانکوڑہ، پرولیا، جھاڑ گرام اور مغربی بردوان میں درجہ حرارت بڑھے گا۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ پرولیا میں درجہ حرارت 41 ڈگری سیلسیس کو چھو سکتا ہے۔ اور کولکاتا میں درجہ حرارت 37 ڈگری تک پہنچ سکتا ہے۔ اس وقت پورے جنوبی بنگال میں بارش کی کوئی امید نہیں ہے۔ تاہم منگل سے جمعرات تک مغربی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے۔ پرولیا، بانکوڑہ، مغربی مدنا پور، جھار گرام، مغربی بردوان اور بیر بھوم، مرشد آباد میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔ مندرجہ بالا پانچوں اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا بھی امکان ہے۔ تین اضلاع دارجلنگ، جلپائی گوڑی اور کالمپونگ میں بارش کا زیادہ امکان ہے۔

طبی پیشہ مذہب، سیاست، ذات پات کچھ نہیں دیکھتا: سانتانو سین

کولکاتا، 13/اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں طبی برادری میں ایک نیا تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ سانتنو سین ایک کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر ہیں۔ بی جے پی کا جھنڈا اور ٹوپی پہن کر سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا گیا کہ اگر کوئی مریض جے شری رام کہے گا تو اس کے علاج پر 500 روپے کی رعایت دی جائے گی۔ اس پوسٹ نے ریاست بھر میں تنقید کا طوفان کھڑا کر دیا ہے۔ ترنمول کانگریس کے سابق راجیہ سبھا ایم پی اور ڈاکٹر ڈاکٹر سانتنو سین نے اس واقعہ کی سختی سے مخالفت کی اور کہا کہ طبی پیشہ ایک عظیم پیشہ ہے۔ ہر ڈاکٹر کو حلف اٹھانا ہوگا کہ وہ تمام مریضوں کا یکساں علاج کرے گا۔ وہ مذہب، سیاست، ذات پات کچھ نہیں دیکھے گا۔ اس پیشے کو سیاسی یا مذہبی عینک سے نہیں دیکھنا چاہیے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ڈاکٹر جس نے اعلان کیا تھا کہ اگر وہ بی جے پی کا جھنڈا اور ٹوپی پہن کر 500 روپے کی چھوٹ دے گا اور 'جے شری رام' کہے گا تو یہ طبی پیشے کے وقار کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر کسی بھی طرح مریضوں کے درمیان امتیاز نہیں کر سکتے۔ میں اس کی سختی سے مخالفت کرتا ہوں۔' سانتنو سین نے کہا کہ انہوں نے آج ڈاکٹروں کی میٹنگ بلائی ہے تاکہ اس معاملے پر تفصیلی بات چیت کی جاسکے۔ یہ واقعہ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد سے طبی برادری میں ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا جار ہا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں اور عام لوگوں کا کہنا ہے کہ اسپتالوں یا چیمبروں میں مریضوں کو اس شرط پر علاج یا چھوٹ دینا مکمل طور پر نامناسب ہے کہ وہ مذہبی نعرے لگائیں۔ ایک سینئر ڈاکٹر نے کہا کہ ہم سفید کوٹ پہن کر مریضوں کی خدمت کرتے ہیں، نہ کہ کسی پارٹی کے جھنڈے یا مذہبی علامات، یہ ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے کہ مریض کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے، چاہے اس کا مذہب کوئی بھی ہو۔ اس طرح کی پوسٹس پورے پیشے کو داغدار کرتی ہیں۔ ریاست کی مختلف طبی انجمنوں نے بھی اس واقعے پر تشویش کا اظہار کیا ہے، ان کا ماننا ہے کہ طبی پیشے میں سیاسی یا مذہبی شناخت ظاہر کر کے مریضوں کو الگ کرنا نہ صرف اصولوں کے خلاف ہے، بلکہ سانتنو سین جیسے بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر اس طرح کے واقعات ہوتے رہے تو عام لوگوں کا ڈاکٹروں پر اعتماد کم ہوگا۔

Not Silence, Not Surrender: The Sunni Tradition of Political Engagement

نہ خاموشی، نہ دستبراری: سیاسی وابستگی کی سنی روایت

کیرالا کے ممتاز سنی عالم دین، کانتھا پورم اے پی ابوبکر مسلیار کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات نے ہندستانی مسلمانوں کے عوامی حلقوں میں ایک شدید بحث چھیڑ دی ہے۔ ناقدین اس ملاقات کو 'ہتھیار ڈالنے' (سپر اندازی) سے تعبیر کررہے ہیں اور اسے موجودہ سیاسی حالات کی خاموش توثیق قرار دے رہے ہیں، خاص طور پر ایک ایسے وقت میں جب کئی مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے حقوق دبائے جارہے ہیں، دوسری جانب، حامی اسے 'سیاسی تدبر' اور 'مدبرانہ بصیرت' کے طور پر دیکھتے ہیں۔ تاہم، یہ دونوں نظریات اس ملاقات کی اصل اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں: یہ ملاقات دراصل سنی سیاسی فکر کی اس مربوط اور صدیوں پرانی روایت کی عکاسی کرتی ہے جسے عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے، اکثر اسے غلط رنگ دیا جاتا ہے، لیکن موجودہ دور میں اس کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔ کنتھا پورم اے پی میں ابوبکر مسلیار کیرالہ کی سب سے زیادہ با اثر سنی تنظیموں میں سے ایک، سمستھ کیرالہ جمیعت العلماء کے سربراہ ہیں، جو اگلے سال اپنی صد سالہ تقریبات منانے جارہی ہے۔ ان کا مقام و مرتبہ صرف کیرالہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ روایتی سنی علمی حلقوں میں وہ بین الاقوامی سطح پر ایک معتبر شخصیت تسلیم کئے جاتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، وزیر اعظم مودی کے ساتھ ان کی ملاقات کی ایک وجہ تنظیم کی صد سالہ کانفرنس میں شرکت کے لئے انہیں دی جانے والی دعوت تھی۔ کیرالہ کے معروف اور پیچیدہ سیاسی منظرنامے میں، کنتھا پورم کی تنظیم نے طویل عرصے سے ایک سنجیدہ غیر جانبداری برقرار رکھی ہے۔ انہوں نے انڈین یونین مسلم لیگ اور کانگریس کی قیادت والے اتحاد سے فاصلہ بنائے رکھا ہے، جبکہ سی پی آئی (ایم) کے زیر قیادت اتحاد کے ساتھ بھی باضابطہ وابستگی اختیار نہیں کی۔ یہ کوئی تذبذب یا ''دوطرفہ سیاست'' نہیں بلکہ ایک سنجیدہ حکمت عملی ہے، جس کا مقصد تمام سیاسی دروازے کھلے رکھ کر اپنی کمیونٹی کے لئے زیادہ سے زیادہ پالیسی فوائد حاصل کرنا ہے۔ کانتھا پورم کے طرز عمل کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سنی سیاسی فکر اور اسلام پسند (اسلامسٹ) نظریے میں کیا فرق ہے، ایک ایسا فرق جسے عوامی تبصروں میں اکثر نظر انداز کردیا جاتا ہے، اسلامسٹ سیاسی تحریکیں عموماً حاکمیت کو اسلامی نظام حکومت سے جدا نہیں سمجھتیں، اور کسی غیر اسلامی ریاستی ڈھانچے میں شرکت کو یا تو ایک سمجھوتہ قرار دیتی ہیں یا وقتی اور حکمت عملی پر مبنی رعایت سمجھتی ہیں۔ ان کی سیاسی منزل اسلامی ریاست کا قیام ہوتی ہے، اور سیکولر اقتدار کے ساتھ ہر قسم کی شمولیت کو اسی مقصد کے تناظر میں پرکھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، کلاسیکی سنی علمی روایت ایک بنیادی طور پر مختلف نتیجے تک پہنچتی ہے۔ نوآبادیاتی دور کے خاتمے کے بعد مسلم دنیا میں سنی علماء کی بڑی تعداد نے موجودہ ریاستی ڈھانچوں کے ساتھ تعمیری تعامل کا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے انقلابی سیاست کے بجائے سماجی استحکام، تدریجی اخلاقی اصلاح اور مذہبی آزادیوں کے تحفظ کو ترجیح دی۔

وہ کسی بھی ایک طرز حکومت کو منجانب اللہ (خدائی طور پر) لازمی قرار نہیں دیتے، بلکہ ان کے نزدیک ریاست کی ساخت سے زیادہ اس کا کردار اور طرز عمل اہمیت رکھتا ہے۔ خاص طور پر یہ کہ آیا وہ ریاست انفرادی حقوق کا تحفظ کرتی ہے، امن وامان برقرار رکھتی ہے اور عقیدے پر آزادانہ عمل درآمد کی اجازت دیتی ہے یا نہیں۔ سنی علماء نے مستقل طور پر اس موقف کو برقرار رکھا ہے کہ ظالم حکمرانوں کو اخلاقی ترغیب، نظریاتی مخالفت اور ادارہ جاتی وکالت کے ذریعے چیلنج کیا جانا چاہئے، لیکن ایسے تشدد یا تخریب کاری کے ذریعے نہیں جس سے سماجی ڈھانچے کے بکھر جانے کا خطرہ ہو۔ 'فتنہ' کے عربی تصور کو جس کا وسیع مفہوم اختلاف یا خانہ جنگی ہے، ایک ایسی سنگین برائی قرار دیا گیا ہے جس سے ہر صورت بچنا ضروری ہے، کرالا یہ کہ حالات اتنے شدید ہوجائیں کہ کمیونٹی کے پاس کوئی دوسرا راستہ باقی نہ رہے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو کنتھا پور مودی سے ملاقات نہ تو کوئی غداری ہے اور نہ ہی کوئی سیاسی تائید۔ یہ ایک طے شدہ اصول کا عملی مظاہرہ ہے، یعنی یہ کہ مسلم کمیونٹیز کے مفادات کا تحفظ اصولی دوری اختیار کرنے کے بجائے برسر اقتدار قوت کے ساتھ براہ راست اور مستقل رابطے کے ذریعے ہی بہتر طور پر کیا جاسکتا ہے۔ کنتھا پورم پر ہونے والی تنقید، خاص طور پر ان کے اس تبصرے پر کہ ''بھارت میں مسلمان محفوظ ہیں'' دیانتدارانہ غور وفکر کی متقاضی ہے۔ بھارت کا آئینی ڈھانچہ مذہبی اقلیتوں کو اہم تحفظات کی ضمانت دیتا ہے، اور وہ تحفظات مجموعی طور پر اب بھی نافذ العمل ہیں۔ عدالتیں مقدمات کی سماعت کررہی ہیں، سول سوسائٹی اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے، اور اسلام پر عمل پیرا ہونے کی آزادی (جو کہ عمومی عوامی قانون کے تابع ہے) پر باضابطہ طور پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ صورتحال باعث تشویش نہیں ہے۔ اقلیتی حقوق کی پامالیاں ہوئی ہیں اور انہیں ان کے اصل نام سے ہی پکارا جانا چاہئے: یعنی وہ ''خلاف ورزیاں'' ہیں، ''معمول'' نہیں۔ بھارتی قانونی نظام تلافی اور انصاف کے حصول کے لئے مختلف طریقے فراہم کرتا ہے، اور ان طریقوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جانا چاہئے، تاہم سنی سیاسی فریم ورک ناانصافی کے وجود کو پورے نظام کے خاتمے کے برابر قرار نہیں دیتا۔ یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا یہ نظام، مجموعی طور پر، اب بھی کمیونٹی کو زندگی گزارنے، عبادت کرنے اور انصاف طلب کرنے کے لئے کافی گنجائش فراہم کرتا ہے؟ اگر جواب اب بھی 'ہاں' ہے تو اس کا حل سیاسی علیحدگی نہیں بلکہ باہمی رابطہ ہے۔ اور یہ رابطہ کم نہیں بلکہ مزید بڑھنا چاہئے۔

اس دور کے گرد گھومنے والا تنازع دراصل بھارتی مسلم سیاسی بیانیے میں موجود دو متصادم نظریات کے درمیان وسیع تر تناؤ کی عکاسی کرتا ہے: ایک وہ جو ریاستی طاقت کے ساتھ کسی بھی قسم کے سمجھوتے کو 'مصالحت Cmpromise'' قرار دیتا ہے اور دوسرا وہ جو ایسی مفاہمت کو جمہوریت نظام کے اندر رہتے ہوئے کمیونٹی کے مفادات کے تحفظ کا واحد حقیقت پسندانہ راستہ سمجھتا ہے۔ سنی علمی روایت نے مستقل بنیادوں پر اور مختلف قومی تناظر میں، ہمیشہ دوسرے نظریے کی حمایت کی ہے۔ یہ نظریہ فعال شہریت، اخلاقی وضاحت اور ٹھوس نتائج حاصل کرنے کے لئے حکمران وقت کے ساتھ میز پر بیٹھنے کی آمادگی کا تقاضا کرتا ہے۔

الطاف میر
پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

حج 2026: بغیر سرکاری اجازت نامہ مکہ مکرمہ میں داخلہ ممنوع

عمرہ ویزا عارضی طور پر معطل

سعودی حکام نے واضح کردیا ہے کہ حج کے دوران مکہ مکرمہ میں داخلہ صرف سرکاری حج اجازت نامہ سے ہی ممکن ہے اور کوئی بھی سیاح یا وزٹ ویزا کے ذریعہ حج کرنے کی کوشش نہ کریں۔

سعودی عرب نے حج 2026 کے تحت بڑی اور سخت پابندیاں عائد کردی ہیں۔ نئے قوانین کے تحت اب مکہ میں بغیر سرکاری حج اجازت نامہ کے داخلے پر مکمل طور پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عمرہ ویزا بھی عارضی طور پر معطل کردیا گیا ہے۔ یہ قدم دنیا کے سب سے بڑے مذہبی انعقادات میں سے ایک حج کو محفوظ اور منظم بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ فیصلہ حج اور عمرہ کی وزارت اور سعودی عرب کی وزارت داخلہ کی مشترکہ کوششوں کے تحت لیا گیا ہے۔

سعودی حکام کے مطابق ہر سال لاکھوں عازمین حج کی بھیڑ کو دیکھتے ہوئے سیکورٹی اور ہجوم کو کنٹرول کرنے کے انتظام کو مزید مضبوط کیا جارہا ہے۔ ان کے مطابق یہ اقدامات عازمین حج کی سیکورٹی کو یقینی بنانے اور مقدس مقامات کو ہموار بنائے رکھنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ 13 اپریل 2026 سے نافذ قوانین کے مطابق صرف جائز حج اجازت نامہ رکھنے والے لوگوں کو ہی مکہ مکرمہ میں داخلے کی اجازت ہوگی۔ ساتھ ہی مکہ سے متعلق آفیشل کام یا رہائشی اجازت نامہ والے لوگوں کو ہی داخلہ ملے گا۔ حکام نے واضح کردیا ہے کہ اس مدت کے دوران سیاحوں اور عمرہ زائرین سمیت دیگر تمام ویزا ہولڈرس کو داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

سعودی میڈیا کے ذریعہ جاری ایک بیان کے مطابق وزارت داخلہ کے افسران نے یہ فیصلہ زائرین کی سیکورٹی کو یقینی بنانے اور مقدس مقامات کے اندر آمد ورفت کو آسان بنانے کے مقصد سے لیا ہے۔ مکہ میں داخل ہونے والے اہم راستوں پر حفاظتی چوکیوں کو مضبوط کردیا گیا ہے۔ حکومت نے مکہ کے تمام اہم راستوں پر سیکورٹی چیک پوائنٹس بھی بڑھادیے ہیں، تاکہ بلا اجازت داخلے کو روکا جاسکے۔ واضح رہے کہ سعودی عرب نے گزشتہ کچھ سالوں میں ڈیجیٹل تکنیکوں کے استعمال میں اضافہ کیا ہے۔ 'نسک ایپ' جیسے پلیٹ فارم کے ذریعہ زائرین کی شناخت اور اجازت نامہ کی تحقیقات کی جارہی ہے۔ افسران نے وارننگ دی ہے کہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھاری جرمانہ، جلاوطنی اور مستقبل میں داخلے پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے۔

واضح رہے کہ حج کے نزدیک آنے کے ساتھ ہی سعودی عرب نے آفیشل طور پر عمرہ پرمٹ معطل کردیے ہیں، جو مقدس مقامات کی تیاری کے لیے ایک معیاری سالانہ قدم ہے۔ حج کی تیاریوں کی وجہ سے عمرہ سے متعلق اہم تاریخوں کا بھی اعلان کردیا گیا ہے۔ عمرہ ویزا جاری ہونے کی آخری تاریخ 20 مارچ 2026، عمرہ ویزا پر سعودی میں داخلے کی آخری تاریخ 3 اپریل 2026 اور عمرہ زائرین کے لیے وہاں سے نکلنے کی آخری تاریخ 18 اپریل 2026 مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد عمرہ ویزا پر سعودی عرب میں داخلہ نہیں ملے گا۔ حج کے اجازت نامہ کے بغیر مکہ میں قیام ممنوع ہوگا۔ جائز ویزا بھی ان پابندیوں کو منسوخ نہیں کرسکتیں۔

قابل ذکر ہے کہ سعودی عرب نے 8 فروری 2026 سے حج ویزا جاری کرنا شروع کردیا تھا۔ حکام کے مطابق 18 اپریل سے عازمین حج کا پہلا گروپ پہنچنا شروع ہوگا۔ حالانکہ آفیشل طور پر حتمی اعداد وشمار کی اب تک تصدیق نہیں ہو پائی ہے، لیکن ابتدائی اشارے بتاتے ہیں کہ اس بار عازمین حج کی تعداد گزشتہ کچھ سالوں کے مساوی یا اس سے زیادہ ہوسکتی ہیں۔ گزشتہ سال یعنی 2025 میں تقریباً 18 لاکھ (1.8 ملین) لوگوں نے حج کیا تھا۔ رواں سال اس تعداد میں مزید اضافے کی امید ہے، کیونکہ پوری دنیا سے بڑی تعداد میں حج ویزا کے درخواستیں موصول ہوچکی ہیں۔

حکام نے واضح کردیا ہے کہ حج کے دوران مکہ مکرمہ میں داخلہ صرف سرکاری حج اجازت نامہ سے ہی ممکن ہے اور کوئی بھی سیاح یا وزٹ ویزا کے ذریعہ حج کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس کے ساتھ ہی تمام بکنگ اور اجازت نامہ صرف مجاز پلیٹ فارم سے ہی کریں۔ عمرہ کا سفر حج کے اختتام تک معطل رہے گا، جس کے جون میں ختم ہونے کی امید ہے، اس کے بعد خدمات آہستہ آہستہ دوبارہ شروع کی جائیں گی۔

ڈائمنڈ ہاربر میں بی جے پی لیڈر کی نوٹوں سے بھری گاڑی ضبط

ڈائمنڈ ہاربر، 13 اپریل: بنگال بھر میں انتخابی مہم زور وشور سے جاری ہے۔ اس ماحول میں بی جے پی کے دو لیڈر بھاری رقم کے ساتھ پکڑے گئے ہیں۔ پولس نے اسپاٹ چیکنگ کے دوران رقم برآمد کی۔ ضبط شدہ رقم تقریباً 10 لاکھ روپے تھی۔ یہ سنسنی خیز واقعہ جنوبی 24 پرگنہ کے ڈائمنڈ ہاربر کے اسٹی تھانہ علاقے میں پیش آیا ہے۔ بی جے پی کے دو گرفتار رہنماؤں کے نام ارونابھ مجمدار اور اکشے چکرورتی ہیں۔ وہ دونوں اتنی بڑی رقم لے کر کیوں جا رہے تھے؟ پولس اس کا پتہ لگانے کی کوشش کررہی ہے۔ واقعہ کے منظر عام پر آنے کے بعد علاقے کے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ریاست کی حکمراں جماعت ترنمول کانگریس طویل عرصے سے الزام لگا رہی ہے کہ بی جے پی ریاست میں پیسہ لانے اور اسے عام لوگوں میں پھیلانے کی کوشش کررہی ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بھی الزام لگا رہی ہیں کہ بی جے پی پیسہ کا لالچ دے کر ووٹ خریدنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انتخابات کی وجہ سے جنوبی 24 پرگنہ ضلع میں مختلف مقامات پر اسپاٹ چیکنگ جاری ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے نگرانی کی جارہی ہے کہ غیر قانونی ہتھیار اور پیسہ ریاست میں داخل نہ ہوں۔ سوموار کی صبح اسٹی تھانے کے ہتو گنج چوراہے پر اسپاٹ چیکنگ جاری تھی۔ اس وقت ایک فور وہیلر کی تلاشی لی گئی۔ گاڑی میں موجود بیگ کو کھولا گیا تو ڈھیر ساری رقم نکل آئی۔ گاڑی میں دو لوگ سوار تھے۔ ان سے ابتدائی طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ لیکن بڑی رقم کا کوئی مناسب جواب نہیں ملا۔ اس کے بعد پولس نے دونوں لوگوں کو رقم اور گاڑی سمیت گرفتار کرلیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجموعی طور پر 9 لاکھ 88 ہزار روپے برآمد ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دونوں گرفتار افراد بی جے پی لیڈر ہیں۔ ارونابھ مجمدار کلکتہ کے آر کے پال لین کے رہنے والے ہیں۔ بی جے پی کی ریاستی کمیٹی کے رکن اور 142 مگراہاٹ (مغربی) اسمبلی حلقہ کے انچارج۔ تپنا، سر یکندرا کے رہنے والے اکشے چکرورتی، مگراہاٹ (مغربی) اسمبلی کے بی جے پی کے کنوینر ہیں۔ پولس دونوں سے پوچھ گچھ کررہی ہے۔ وہ اتنی بڑی رقم لے کر کیوں جا رہے تھے؟ ان معلومات کو جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گاڑی کے ڈرائیور کو بھی گرفتار کرکے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ کار کلپی کی سمت سے آرہی تھی۔ گرفتار کیے گئے دونوں بی جے پی لیڈروں نے کہا کہ یہ رقم مگراہاٹ (مغربی) اسمبلی حلقہ کے انتخابات میں استعمال کرنے کے لیے لی جارہی تھی۔ یہ رقم پارٹی فنڈ کی ہیں۔

موتھا باڑی معاملے میں NIA کے جال میں 2 کانگریسی لیڈر

طویل پوچھ گچھ کے بعد امیدوار رہا

موتھا باڑی، 13 اپریل: ایس آئی آر کے لیے کام کرنے والے ججوں کو حراست میں لے کر موتھا باڑی میں بدامنی کے واقعے میں کانگریس کے دو لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کانگریس پریشد کے ضلع صدر آصف شیخ کو NIA نے گرفتار کرلیا ہے۔ کانگریس کے کارکنان کی تنظیم آئی این ٹی یو سی کی مالدہ ضلعی کمیٹی کے رکن شہادت حسین کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ اتوار کو فرخا ٹاؤن شپ میں واقع این آئی اے کیمپ میں رات بھر پوچھ گچھ کے بعد سوموار کی صبح دونوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

دریں اثنا، اتوار کو تقریباً 10 گھنٹے کی طویل پوچھ گچھ کے بعد، این آئی اے کے تفتیش کاروں نے موتھا باڑی اسمبلی حلقہ سے کانگریس کے امیدوار صائم عرف بابو چودھری کو گھر جانے کی اجازت دی۔ این آئی اے نے کانگریس امیدوار کا موبائل فون ضبط کرلیا ہے۔ کال لسٹ اور پیغامات کی جانچ کی جارہی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ این آئی اے انہیں بعد میں دوبارہ طلب کرسکتی ہے۔ اسی دن این آئی اے کے دفتر سے واپسی کے بعد موتھا باڑی حلقہ سے کانگریس کے امیدوار صائم چودھری نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو پیغام میں الزام لگایا کہ بی جے پی نہیں بلکہ ترنمول انہیں موتھا باڑی کیس میں پھنسانے کی کوشش کررہی ہے۔ اتوار کی دوپہر این آئی اے کے تفتیشی افسران نے موتھا باڑی اسمبلی حلقہ سے کانگریس کے امیدوار صائم چودھری کو یکم اپریل کو کالیا چک کے موتھا باڑی میں بی ڈی او آفس کے اندر ججوں کو حراست میں لینے کے معاملے میں علی نگر علاقے سے گرفتار کیا۔ اس کے ساتھ ہی دو دیگر کانگریس کارکنوں آصف شیخ اور شہادت حسین کو گرفتار کرکے فرخا میں این آئی اے کے دفتر لے جایا گیا۔ ذرائع کے مطابق تینوں سے مرحلہ وار پوچھ گچھ کی گئی۔ تقریباً 2:30 بجے تک الگ الگ پوچھ گچھ جاری رہی۔ پھر، اگرچہ کانگریس امیدوار صائم چودھری کو رہا کردیا گیا، لیکن این آئی اے نے ان کے دو ساتھیوں کو گرفتار کرلیا۔ مالدہ کے موتھا باڑی کے رہنے والے آصف شیخ ڈسٹرکٹ اسٹوڈنٹ کونسل کے صدر ہیں۔ دوسرا گرفتار شہادت حسین کانگریس ورکرس تنظیم کی ضلعی کمیٹی کا رکن ہے۔ موتھا باڑی واقعہ میں، این آئی اے نے اتوار کو علاقے میں آئی ایس ایف کے ایک مقامی کارکن کو گرفتار کیا۔ گرفتار شخص کا نام غلام ربانی ہے۔ ان کا گھر موتھا باڑی کے پرتاپ پور گاؤں میں ہے۔ پولس نے اس سے قبل اس واقعہ میں موتھا باڑی اسمبلی کے امیدوار مولانا شاہجہان علی قادری کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد، واقعہ کے اہم پانڈوں میں سے ایک، ایم آئی ایم لیڈر مفکر الاسلام کو ریاستی سی آئی ڈی نے باگڈوگرہ ہوائی اڈے سے گرفتار کیا۔ اس سلسلے میں تقریباً 50 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ تاہم اس واقعہ میں این آئی اے نے پہلا شخص جس کو گرفتار کیا وہ غلام ربانی تھے۔ اس کے بعد این آئی اے نے آصف شیخ اور شہادت حسین کو گرفتار کیا۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی نے موتھا باڑی واقعے کی تحقیقات کے چند دنوں کے اندر 3 افراد کو گرفتار کرلیا۔ تینوں کو آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

'اگر ہم اقتدار میں آئے تو بنگال میں بلڈوزر چلائیں گے'

یہ یقینی طور پر 'رام راجیہ' بن جائے گا، دلیپ نے ایک بار پھر دھماکہ خیز تبصرہ کیا

کھڑگپور: 13 اپریل (عوامی نیوز سروس) بی جے پی لیڈر اور کھڑگپور کے امیدوار دلیپ گھوش ایک بار پھر اپنے خاص جارحانہ موڈ میں نظر آئے۔ کھڑگ پور اسٹیشن سے متصل بوگدا علاقے میں پیر کے روز صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اگر اقتدار میں آیا تو بی جے پی ایک 'بلڈوزر' پالیسی نافذ کرے گی، جو اتر پردیش میں ہے، امن کی بحالی، بدعنوانی پر قابو پانے، اور بنگال میں امن و امان قائم کرنے کے لیے۔ مزید برآں، انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہر ضروری اقدام اٹھایا جائے گا۔ دلیپ نے زور کے ساتھ مزید کہا، ''بلاشبہ بنگال ایک 'رام راجیہ' (ایک مثالی ریاست) بن جائے گا۔ پیر کو پریس سے بات چیت کرتے ہوئے، دلیپ نے کولکاتا کے میئر اور سبکدوش ہونے والے وزیر فرہاد حکیم کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے دلیل دی کہ اتر پردیش، بہار، مدھیہ پردیش، راجستھان، دہلی، گجرات اور مہاراشٹر سمیت مختلف ریاستوں میں پہلے ہی 'رام راجیہ' قائم ہو چکا ہے۔ دلیپ نے فرہاد سے وضاحت طلب کی کہ بنگال کے مسلمان روزگار کی تلاش میں انہی ریاستوں میں کیوں ہجرت کرتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسلمانوں کو بنگال میں تحفظ کا فقدان ہے، جب کہ وہ 'رام راجیہ' میں محفوظ ہیں۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ 'بنگال میں 'رام راجیہ' قائم کی جائے گی، اگر فرہاد کو یہ تکلیف محسوس ہوئی تو وہ دوسری ریاست میں جانے کے لیے آزاد ہے۔ دلیپ نے مزید زور دے کر کہا کہ اس وقت ترنمول کے کارکنان کے ساتھ جو لوگ ہیں وہی ان کی جیت کو یقینی بنائیں گے۔

انتخابات کے قریب آتے ہی مرکزی تفتیشی ایجنسیاں ایک کے بعد ایک حکمراں جماعت کے رہنماؤں کو طلب کررہی ہیں۔ ترنمول کانگریس کا الزام ہے کہ بی جے پی سیاسی انتقام کے تحت انتخابات سے قبل مرکزی ایجنسیوں کو ہتھیار بنا رہی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے دلیپ نے واضح کیا کہ ان کارروائیوں کا انتخابات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے برقرار رکھا کہ بدعنوانی کے لئے لامحالہ انصاف فراہم کیا جائے گا، انہوں نے مزید کہا کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو اس میں ملوث ہر شخص کو قید کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مزید برآں، دلیپ گھوش نے پیر کو ایک بار پھر 'وندے ماترم' کے مقصد کی حمایت کی۔ انہوں نے کہا، ''وندے ماترم کی مخالفت کرنا خود قوم کی مخالفت کے مترادف ہے۔ ہم ایسی حرکتوں میں ملوث افراد کو ملک چھوڑنے کو کہیں گے۔'' مزید برآں، بنگالی شناخت کے مسئلے کو چھوتے ہوئے، دلیپ گھوش نے کیرتی آزاد اور جون مالیا کی مثالیں دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر حملہ کیا۔ خاص طور پر، اتوار کو بنگال میں انتخابی مہم کی ریلی کے دوران، اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے بلڈوزر کے استعمال کو لے کر ایک بار پھر دھمکی آمیز لہجہ اپنایا تھا۔ پیر کو ان کا جواب دیتے ہوئے ممتا بنرجی نے جواب دیا، ''ہم کسی بھی 'بلڈوزر پالیسی' پر یقین نہیں رکھتے، ہم محبت کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں۔''

فلکاٹا کے بی جے پی امیدوار کو پریزائیڈنگ آفیسر مقرر کیا گیا

کمیشن کے فیصلے سے دیپک 'ناراض'

فلکاٹا: 13 اپریل (عوامی نیوز سروس) بی جے پی کے ایک امیدوار کو پریزائیڈنگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ انہیں پولنگ اہلکاروں کے تربیتی سیشن میں شرکت کے لیے بار بار طلب کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں، ان ٹریننگ سیشنز میں شرکت میں ناکام رہنے پر دیپک برمن فلکاٹا کے بی جے پی امیدوار کو ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ ٹریننگ میں ان کی غیر حاضری کے بعد بھی، آئندہ انتخابات (بنگال الیکشن 2026) کے لیے ایک انتخابی ٹیم تشکیل دی گئی ہے، جس نے امیدوار کو دیگر پولنگ اہلکاروں کے ساتھ پریزائیڈنگ آفیسر نامزد کیا ہے۔ بار بار کی اپیلوں کے باوجود الیکشن کمیشن نے امیدوار کو الیکشن ڈیوٹی سے استثنیٰ دینے سے انکار کردیا ہے۔

فلکتا کے بی جے پی امیدوار، دیپک برمن، واقعات کے اس موڑ سے قابل فہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''الیکشن کمیشن نے مجھے پریزائیڈنگ آفیسر کی ذمہ داری سونپی ہے۔ میری بار بار درخواست کے باوجود مجھے اس ڈیوٹی سے مستثنیٰ نہیں کیا جا رہا ہے۔ مجھے ٹریننگ سیشنز کے حوالے سے پیغامات موصول ہوتے رہتے ہیں، مجھے ان میں شرکت نہ کرنے پر شوکاز نوٹس بھی جاری کیا گیا تھا۔ میں سمجھ نہیں سکتا کہ کیا ہو رہا ہے۔'' غور طلب ہے کہ فلکتا کے بی جے پی امیدوار دیپک برمن فلکتا کے دیوگاؤں ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس عہدے کی بنا پر الیکشن کمیشن نے انہیں ایک پولنگ اسٹیشن پر پریزائیڈنگ آفیسر کی ذمہ داری سونپی ہے۔ مزید یہ کہ بی جے پی امیدوار کو جس مخصوص انتخابی ٹیم کو تفویض کیا گیا ہے وہ ٹیم نمبر 202 رکھتی ہے۔

اس ٹیم میں پریزائیڈنگ آفیسر کے طور پر دیپک برمن کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں، سکھی رام رابیداس ایک استاد چواپارہ ٹی جی ہندی ہائی اسکول کو پہلا پولنگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ امیش چندر برمن، ایک استاد، اور شوبھاشس ادھیکاری جو گھر گھریا جونیئر ہائی اسکول میں گروپ ڈی کے ملازم ہیں۔ کو بالترتیب دوسرے اور تیسرے پولنگ افسر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ الیکشن آفس کے کئی عہدیداروں سے رابطہ کیا گیا۔ تاہم، فون کے ذریعے کسی سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ اس کے باوجود ضلعی الیکشن آفس کے ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر تصدیق کی کہ امیدوار کی انتخابی ڈیوٹی یقینی طور پر منسوخ کر دی جائے گی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ، کسی وجہ سے، منسوخی پر ابھی تک باضابطہ کارروائی نہیں ہوئی ہے، لیکن یقین دلایا کہ وہ یقینی طور پر اپنے انتخابی فرائض سے فارغ ہو جائیں گے۔

جوڑاسانکھو اسمبلی حلقہ کے ترنمول امیدوار وجے اپادھیائے کی حمایت میں ایک جلوس وارڈ 41 میں کونسلر مہیش شرما کی قیادت میں نکلا۔ اسکے علاوہ وارڈ 42 کے کاٹن اسٹریٹ میں ایک مرکزی الیکشن آفس کا افتتاح بھی ہوا جس میں کونسلر مہیش شرما، وجے اپادھیائے، سابق ایم ایل اے دینیش بجاج وغیرہ موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تصویر ساجد پرویز)

باریج اسمبلی حلقہ سے ترنمول کانگریس امیدوار سوبھن دیب چٹرجی کی حمایت میں وارڈ نمبر 61 کے کونسلر منظر اقبال و ترنمول یوتھ صدر اظہر اقبال کی قیادت میں پیدل جلوس نکالا گیا جسکی قیادت اظہر اقبال و منظر اقبال کر رہے تھے، ساتھ ہی اپنے علاقے کے عام لوگوں سے ملاقات و ترنمول امیدوار کو بھاری ووٹوں سے کامیاب بنانے کی اپیل بھی کیا۔

دربھنگہ کے تاریخی تالابوں پر تجاوزات کا معاملہ

سپریم کورٹ سخت، نوٹس جاری کر کے جواب طلب

دربھنگہ (اے این بی) دربھنگہ کے تین تاریخی تالابوں دگھی، ہراہی اور گنگا ساگر کی اصل شکل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ، مبینہ مٹی بھرائی، تجاوزات اور تعمیراتی کاموں کے معاملے میں سپریم کورٹ نے سخت رخ اختیار کیا ہے۔ ریاستی حکومت کی ایجنسی کی جانب سے تزئین کے نام پر کی جانے والی اس کارروائی پر عدالت نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ پیر کے روز تالاب بچاؤ مہم بمقابلہ حکومتِ بہار و دیگر کے خلاف دائر رٹ پٹیشن (سول) نمبر 362/2026 کی سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ جس منظم طریقے سے ان تالابوں کو بھرا جا رہا ہے اور ان پر قبضے ہو رہے ہیں، وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ عدالت نے تمام فریقوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے اگلی سماعت کی تاریخ 2 مئی 2026 مقرر کی ہے۔ تالاب بچاؤ مہم کے کنوینر نارائن جی چودھری نے بتایا کہ اس عرضی کی پیروی معروف ماہرِ ماحولیات اور سپریم کورٹ کے وکیل کملیش کمار مشرا اور ان کے ساتھیوں نے کی۔ عرضی میں عدالت سے فوری مداخلت کی اپیل کی گئی ہے تاکہ مٹی کی بھرائی اور تعمیراتی کاموں کو روکا جا سکے، ناجائز تجاوزات ختم کی جائیں اور تالابوں کو ان کی اصل قدیم حالت میں بحال کیا جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بہار اربن انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ سمیت ریاست کی دیگر ایجنسیاں نیشنل گرین ٹریبونل، پٹنہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے سابقہ احکامات کو نظر انداز کر کے تالابوں میں تعمیراتی کام کر رہی ہیں، جس سے ان کا وجود خطرے میں ہے۔ مسٹر چودھری کے مطابق، اس کیس میں حکومتِ بہار، ضلع مجسٹریٹ دربھنگہ، بہار اسٹیٹ پولوشن کنٹرول بورڈ، وزارتِ ریلوے، ڈی ایم آر سمستی پور، بہار اسٹیٹ ویٹ لینڈ اتھارٹی اور بیوڈو کو سمیت کئی اداروں کو فریق بنایا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے ان تمام فریقین کو 2 مئی تک عدالت میں اپنا جواب داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان تاریخی آبی ذخائر کی تزئین کے معاملے پر تنازعہ گزشتہ کچھ عرصے سے سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ عرضی گزاروں کا الزام ہے کہ دگھی، ہراہی اور گنگا ساگر تالاب ایک مشترکہ ویٹ لینڈ نظام کا حصہ ہیں اور اسٹیٹ ویٹ لینڈ اتھارٹی کے ریکارڈ کے مطابق یہ تقریباً 1.8 کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے۔ ماحولیاتی کارکنوں کا کہنا ہے کہ خوبصورتی کے نام پر ریسٹورنٹ، جم، گزیبو اور بیت الخلا جیسی تعمیرات اس قدرتی نظام کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ تاہم، ضلع انتظامیہ کے حکام کے مطابق محکمہ شہری ترقی و ہاؤسنگ نے ان تینوں تالابوں کی ہمہ جہت ترقی کی ذمہ داری بیوڈو کو سونپی ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً 70.34 کروڑ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں، جب کہ تالابوں کو آپس میں جوڑنے کے لیے 52.16 کروڑ روپے کا اضافی منصوبہ بھی منظور کیا گیا ہے۔ اس کے تحت گھاٹ، بیت الخلا، ورزش گاہ، کشتی رانی کی سہولت اور روشنی کے انتظامات جیسی بنیادی سہولیات تیار کی جا رہی ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ تالاب زمینی پانی کی سطح برقرار رکھنے اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ ویٹ لینڈ (تحفظ اور انتظام) رولز، 2017 کے تحت ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کے لیے پیشگی اجازت ضروری ہے۔ دربھنگہ کی پہچان صدیوں پرانے ان تاریخی تالابوں سے وابستہ رہی ہے، لیکن وقت کے ساتھ تجاوزات کی وجہ سے ان کا رقبہ سکڑتا گیا ہے۔ ایسے میں سپریم کورٹ کی سختی نے اس معاملے کو ایک فیصلہ کن موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اب اگلی سماعت میں یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ عدالت اس معاملے میں کیا ہدایات جاری کرتی ہے اور ترقی و تحفظ کے درمیان توازن کیسے قائم ہوتا ہے۔

نالندہ کانگریس میں تنظیمی تیاریاں تیز، انجینئر ٹیپو میڈیا انچارج منتخب

بہار شریف (مرشد دسنوی) انڈین کانگریس کمیٹی کے تنظیمی ترقیاتی پروگرام کے ایک حصے کے طور پر بہار کے تمام اضلاع میں 15 اپریل 2026 سے شروع ہونے والی نئی ضلع اور ریاستی سطح کی کمیٹیاں اگلے 50 دنوں کے اندر تشکیل دی جائیں گی۔ اس مہم کے سلسلے میں نالندہ ضلع کانگریس کے اندر بھی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ اس تناظر میں نئی کمیٹی کی تشکیل تک ضلعی سطح پر انتظامی امور کو ہموار کرنے کے لیے عارضی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ یوتھ ضلع صدر وویکانند پاسوان کو نالندہ ضلع کانگریس کمیٹی کے دفتر کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ ضلع کانگریس کمیٹی کے میڈیا انچارج کی بہار شریف اسمبلی یوتھ صدر انجینئر ٹیپو کو بھی اہم ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ کانگریس کے سینئر قائدین اور کارکنوں نے دونوں قائدین کو ان کی نئی ذمہ داریوں پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ ان کی قیادت میں تنظیمی ترقی کا پروگرام کامیابی سے مکمل ہوگا اور پارٹی ضلع میں نئی طاقت حاصل کرے گی۔

وزیر شرون کمار کے ہاتھوں جنداہا سے پٹنہ بس سروس کا آغاز

حاجی پور: ضلع کے مہنار اسمبلی حلقہ کے جنداہا کے باشندوں کے لیے آج کا دن نہایت ہی تاریخی اور خوشی کا دن ہے۔ عوامی سہولت کو آسان اور محفوظ بنانے کی سمت میں بہار حکومت کے معزز دیہی ترقی و ٹرانسپورٹ وزیر شرون کمار جی کے ہاتھوں "جنداہا تو پٹنہ" سرکاری بس سروس کو ہری جھنڈی دکھا کر باقاعدہ طور پر آغاز کیا گیا۔ یہ بس سروس علاقے کی بڑی آبادی کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ خاص طور پر طلبہ و طالبات، مریضوں اور روزگار کے لیے روزانہ پٹنہ آنے جانے والے شہریوں کو اب ایک آسان، محفوظ اور سستی سفری سہولت میسر ہوگی۔ یہ قدم نہ صرف آمد و رفت کو آسان بنائے گا بلکہ علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی کو بھی نئی رفتار دے گا۔ اس پروگرام کے دوران، حالیہ دنوں میں سڑک حادثے میں جاں بحق ہونے والے تین افراد کے اہل خانہ کو دو دو لاکھ روپے کی امدادی رقم فراہم کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی تربیت یافتہ چھ خواتین بس ڈرائیوروں کو ڈرائیونگ لائسنس بھی تقسیم کیے گئے۔ مزید برآں، جیویکا گروپ کی جانب سے تیار کردہ ملبوسات آنگن واڑی کے بچوں میں تقسیم کیے گئے اور ویشالی ضلع کی جیویکا دیدیوں کو سینکڑوں کروڑ روپے کے بینک قرض فراہم کر کے ان کے معاشی استحکام کو فروغ دیا گیا۔ اس موقع پر جدیو پارٹی کے ریاستی صدر جناب امیش کشواہا سمیت دیگر رہنما موجود تھے

ڈیٹا انٹری آپریٹر رشوت لیتے رنگے ہاتھوں گرفتار

اررریہ: (اے این بی) ضلع مجسٹریٹ اررریہ کی ہدایت کے مطابق ضلع میں بدعنوانی کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں فاربس گنج سرکل آفس میں کام کرنے والے ڈیٹا انٹری آپریٹر یوگیش کمار چودھری کو رشوت لینے کے الزام میں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی اسپیشل ویجیلنس یونٹ، بہار کے ذریعہ درج کئے گئے ایک کیس اور محکمانہ انکوائری کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ فاربس گنج سرکل آفیسر کی طرف سے جاری کردہ حکم میں کہا گیا ہے کہ 31 اکتوبر 2025 کو اسپیشل ویجیلنس یونٹ کی ٹیم نے یوگیش کمار چودھری کو 10,000 روپے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا۔ انسداد بدعنوانی ایکٹ) 1988 ترمیم شدہ (2018 اور بی این ایس ایکٹ 2023 کے سیکشن 61(2)(a) کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ اس کی گرفتاری کے بعد، ملزم کو طبی بنیادوں پر ضمانت دے دی گئی۔ اس کے بعد، 26 دسمبر 2025 کو، متعلقہ ملازم نے زونل آفس، فوربس گنج میں دوبارہ شمولیت اختیار کی۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ان سے وضاحت طلب کی گئی۔ لینڈ ریفارمس سب ڈویژنل مجسٹریٹ، فوربس گنج کے ذریعے موصول ہونے والی وضاحت میں، انہوں نے الزامات سے انکار کیا، لیکن اسپیشل ویجیلنس یونٹ کی رنگے ہاتھوں گرفتاری کو اہم ثبوت کے طور پر قبول کیا گیا۔ محکمانہ تحقیقات نے واضح طور پر ثابت کیا کہ ملازم کے طرزِ عمل میں نہ صرف بدعنوانی شامل ہے بلکہ سرکاری سروس کے معیار اور نظم و ضبط کی بھی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حکام نے سخت کارروائی کی سفارش کی۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں، یوگیش کمار چودھری کو 31 اکتوبر 2025 سے لاگو ڈیٹا انٹری آپریٹر کے عہدے سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے واضح کیا کہ بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرینس کی پالیسی کے مطابق، کسی بھی ملازم کے قصوروار پائے جانے پر اسی طرح کی سخت کارروائی جاری رہے گی۔

قتل کیس میں ملزم کو عمر قید

سہسرام (اے این بی) روہتاس ضلع کی ایک عدالت نے پیر کو قتل کے ایک معاملے میں ایک ملزم کو عمر قید کی سزا سنائی۔ ڈسٹرکٹ جج (19) دنیش پردھان کی عدالت نے ضلع کے دریگاؤں تھانہ علاقے کے کھیرہ گاؤں کے رہنے والے ملزم وششٹ سنگھ عرف منا سنگھ کو امت کمار کے قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔ اس معاملے کی ایف آئی آر نو سال قبل بکھیلا تھانے میں امیت کمار کے والد سنجے سنگھ نے درج کرائی تھی، جو کہ راج پور تھانہ علاقے کے حبو پور کے رہنے والے تھے۔ استغاثہ کے وکیل لکشمن سنگھ نے بتایا کہ یہ واقعہ 2 ستمبر 2017 کو پیش آیا۔ امت کمار اپنے بہنوئی ملزم وششٹ سنگھ کے گھر سے مچھلی لانے کے لیے صبح اپنے گھر سے نکلا تھا۔ شام تک جب وہ واپس نہ آیا تو اس کے گھر والوں نے اس کی تلاش شروع کی لیکن وہ کہیں نہیں ملا۔ 3 ستمبر 2017 کو جب ملزم وششٹ سنگھ گھر واپس آئے تو انہیں پتہ چلا کہ امیت صبح گھر سے نکل گیا تھا۔

18 خون عطیہ کرنے والوں نے ماحولیاتی تحفظ کا دیا پیغام

تیگھرا میں رضاکارانہ خون کا عطیہ کیمپ، انسانیت کی مثال قائم کی

بیگوسرائے (اے این بی): سماجی خدمت اور عوامی بیداری کی جانب ایک قابل ستائش اقدام کے تحت دیویانشو ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ کے زیراہتمام سینٹ پال پبلک اسکول، تیگھرا میں ایک عظیم الشان رضاکارانہ خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اسکول انتظامیہ کی طرف سے تمام خون عطیہ کرنے والوں کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ کیمپ کا مقصد نہ صرف ضرورت مند مریضوں کے لیے خون کی دستیابی کو یقینی بنانا تھا بلکہ خون کے عطیہ کے بارے میں شعور بیدار کرنا بھی تھا۔ پروگرام کا ایک خاص اقدام یہ تھا کہ ہر خون عطیہ کرنے والے کو ٹرسٹ کی طرف سے ایک چادر اور ایک پھل دار درخت بطور اعزاز پیش کیا گیا، جس سے ماحولیاتی تحفظ کا پیغام بھی پھیلا۔ اسکول کے منیجر سنیل کمار سنگھ، ٹرسٹی ہرے رام رائے اور سنجے رائے، پرنسپل تنوسورو، کوآرڈینیٹر رام کمار مشرا، اور اسکول خاندان کے کئی اراکین بشمول رامپونیت رائے، راجندر کمار، سدھانشو وتس، اور سنجیو کمار رائے، کیمپ میں سرگرم طور پر موجود تھے۔ روٹری بلڈ بینک بیگوسرائے کے ڈاکٹروں کی ٹیم نے اس تقریب میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی قابل رہنمائی میں کل 18 خون عطیہ کرنے والوں نے رضاکارانہ طور پر خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی مثال قائم کی۔ خون عطیہ کرنے والوں میں اویناش کمار، روپیش کمار، دیپن کمار، وبھو کمار، اور دیگر نوجوانوں نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مقامی سماجی کارکنوں اور دانشوروں بشمول وتس سیوا سمیتی کے رجنیش کمار اور ساحل سندیل نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں قابل ستائش تعاون کیا۔ وہاں موجود لوگوں نے اس اقدام کو معاشرے کے لیے متاثر کن قرار دیا اور اس طرح کے واقعات کے تسلسل پر زور دیا۔ آخر میں منتظمین نے تمام خون عطیہ کرنے والوں، ڈاکٹروں اور ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں بھی ایسے ہی عوامی فلاحی پروگرام منعقد کرنے کا عزم کیا۔

آگ سے جھلس کر ایک ہی خاندان کے 3 افراد کی موت

دربھنگہ (اے این بی) ضلع دربھنگہ کے یونیورسٹی تھانہ علاقے میں اتوار کی شام آگ سے جھلس کر ایک ہی خاندان کے تین افراد کی موت ہوگئی اور چار دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ سندر پور ٹینو پیڑ محلہ میں بچن داس کی بہو نشو کماری (22) کھانا پکا رہی تھی۔ اس دوران کھانا پکانے کا گیس سلنڈر پھٹ گیا۔ اس واقعہ میں نیشو کماری، اس کے شوہر گووند کمار (24) اور چار ماہ کے بیٹے کی موقع پر ہی جھلس کر موت ہوگئی۔ اس واقعہ میں گھر کے دو دیگر افراد اور پڑوسی آدتیہ شدید طور پر جھلس گئے۔ ذرائع نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی تین گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ آگ پر قابو پانے کے دوران صدر سب ڈویژن کے فائر آفیسر چندر کشور پاسوان بھی جھلس گئے۔ ان تمام کو پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ آدتیہ کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

بہار کے سابق وزیر اعلیٰ بی پی منڈل کی برسی منائی گئی

مدھے پورہ (اے این بی) پیر کو مدھے پورہ میں بہار کے سابق وزیر اعلیٰ بی پی منڈل کی برسی منائی گئی۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ ابھیشیک رنجن اور دیگر معززین نے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منڈل کے مجسمہ پر پھول چڑھائے اور انہیں دلی خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر منڈل کی برسی کے موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے ان کی شخصیت اور کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ انہیں سماجی انصاف، مساوات اور جامع ترقی کے مضبوط حامی کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر منڈل نے پسماندہ طبقات کے حقوق کے تحفظ اور ان کی بہتری کے لئے تاریخی خدمات انجام دیں، جس کا اثر آج بھی ریاست کے سماجی ڈھانچے میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ مسٹر رنجن نے کہا کہ مسٹر منڈل کے خیالات آج بھی اہمیت رکھتے ہیں اور ان کے نظریات ہمیں مساوات پر مبنی سماج کی تعمیر کا درس دیتے ہیں۔ انہوں نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ ان کے اصولوں کو اپنائیں اور معاشرے میں مساوات، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔ پروگرام کے دوران موجود دیگر عہدیداروں، عوامی نمائندوں اور معززین نے بھی بی پی منڈل پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔

پورنیہ سول کورٹ کو بم سے اڑانے کی دھمکی، سیکورٹی سخت

پورنیہ (محمد عرفان کامل) پورنیہ سول کورٹ کو بم سے اڑانے کی دھمکی موصول ہوئی ہے، جس سے ضلع انتظامیہ کو ہائی الرٹ پر جانے کے لیے کہا گیا ہے۔ عدالتی انتظامیہ کی آفیشل ای میل کے ذریعے دھمکی آمیز پیغام موصول ہونے کے بعد ڈاگ اسکواڈز، بم ڈسپوزل یونٹس اور میٹل ڈیٹیکٹرز کے ذریعے کیمپس کے ہر کونے اور جگہ کی سخت تلاشی لی جا رہی ہے۔ پورنیہ میں دہشت کا ماحول ہے، خاص طور پر کورٹ کے ارد گرد میں لوگ کافی خوفزدہ ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ، پورنیہ نے بتایا کہ دھمکی آمیز ای میل کی چھان بین کے لیے سائبر سیل کی ٹیم کو تعینات کیا گیا ہے، اور مجرم کی شناخت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ عدالتی احاطے کے اندر حفاظتی انتظامات کو مزید سخت کر دیا گیا ہے اور تمام گیٹوں پر بھاری سیکورٹی فورسز کو تعینات کر دیا گیا ہے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر احاطے میں داخل ہونے یا باہر جانے والے ہر فرد کی میٹل ڈیٹیکٹر سے اسکریننگ کی جا رہی ہے اور شناختی کارڈ کی تصدیق کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ادھر، وکلاء اور عام لوگوں میں خوف و ہراس کا ماحول ہے، اور وہ اپنی جان کی سلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔

کارپوریشن نے 30 ٹن ممنوعہ پلاسٹک کے تھیلے ضبط کئے

بہار شریف (اے این بی) شہر میں ممنوعہ پلاسٹک کے استعمال اور تجاوزات کے خلاف چلائی گئی خصوصی مہم کے طور پر میونسپل کارپوریشن نے پیر کے روز لہری محلہ (مرار پور) میں ایک بڑا آپریشن شروع کیا۔ ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے ڈپٹی میونسپل کمشنر شمس رضا کی سربراہی میں ایک ٹیم نے علاقے میں چھاپہ مارا، جہاں ایک گودام میں چھپائے گئے ممنوعہ پلاسٹک کے تھیلوں کی بڑی مقدار برآمد ہوئی۔ چھاپے کے دوران گودام سے تقریباً 30 ٹن پلاسٹک کے تھیلے برآمد کیے گئے، جن کی مالیت تقریباً 3 لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ حکام کے مطابق پلاسٹک کی مقدار اتنی زیادہ تھی کہ اسے ہٹانے کے لیے لگ بھگ 13 ٹریکٹر استعمال کیے گئے۔ تمام پلاسٹک کے تھیلوں کو ٹریکٹروں پر لوڈ کیا گیا، ضبط کر لیا گیا اور میونسپل کارپوریشن کے کنٹرول میں محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔ مہم کے دوران میونسپل کارپوریشن کی ٹیم نے بھی تجاوزات کے خلاف سخت کارروائی کی۔ لہری تھانہ کے قریب نجی شادی ہال کے سامنے سڑک پر غیر قانونی طور پر رکھے گئے دو جنریٹر قبضے میں لے لیے گئے۔ یہ جنریٹر عام لوگوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ کا باعث بن رہے تھے۔ موقع پر ہی تجاوزات ہٹا کر سڑک کو صاف کرایا گیا اور متعلقہ لوگوں کو سخت وارننگ دی گئی۔ میونسپل کارپوریشن کی اس فوری کارروائی سے شہر کے تاجروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ کارروائی کی اطلاع ملتے ہی کئی دکانداروں نے جلدی میں اپنے اداروں کے شٹر بند کر دیے جبکہ کچھ لوگ کارروائی کے خوف سے موقع سے فرار ہو گئے۔ پورے علاقے میں افراتفری مچ گئی اور لوگ اس کارروائی پر بحث کرتے نظر آئے۔ اس موقع پر ڈپٹی میونسپل کمشنر شمس رضا نے کہا کہ ممنوعہ پلاسٹک کا استعمال، ذخیرہ اندوزی اور فروخت مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔ ایسی مہم آئندہ بھی جاری رہے گی اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، اس کے ساتھ ساتھ تجاوزات کے خلاف بھی سخت کارروائی کی جائے گی، تاکہ شہر کو صاف ستھرا بنایا جا سکے۔ سٹی منیجر ساکیش کمار، ریونیو آفیسر شیلیندر کمار، پرمانند پرساد اور میونسپل کارپوریشن کے کئی افسران اور ملازمین اس مہم میں شامل تھے۔

'ٹیکنالوجی کے ذریعے قبائلی تبدیلی' پر قومی کانفرنس

راجگیر (اے این بی) قومی پالیسی اور ترقیاتی گفتگو میں اپنی مسلسل شرکت کو جاری رکھتے ہوئے نالندہ یونیورسٹی نے نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقدہ دو روزہ قومی کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کا عنوان "ٹیکنالوجی اور سائنس کے ذریعے قبائلی ہندوستان کو تبدیل کرنا: مواقع، خواہشات اور راستے"، ہندوستان کے نائب صدر ڈاکٹر سی پی رادھا کرشنن نے افتتاح کیا۔ اس تقریب کا اہتمام حکومت ہند کے محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے نارتھ ایسٹ سینٹر فار ٹکنالوجی ایپلی کیشن اینڈ ریچ (NECTAR) اور دون سنسکرت اسکول، دہرادون کے اشتراک سے کیا تھا۔ تقریب کے دوسرے دن نالندہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سچن چترویدی نے ایک اہم سیشن کی صدارت کی جس کا عنوان تھا "ٹیکنالوجی فار لیلی ہوڈ، انٹرپرینیورشپ اور کمیونٹی کو بااختیار بنانا" اس سیشن میں ممتاز ماہرین جیسے ڈاکٹر ارون کمار شرما (نیکٹر کے ڈائریکٹر جنرل)، پروفیسر اے کر کرے اور پروفیسر انوراگ پانڈے (IIT کانپور) اور منی پور سے کاروباری شخصیت این ارابنا سنگھ نے شرکت کی۔ بحث ٹیکنالوجی پر مبنی معاش اور کمیونٹی کو بااختیار بنانے کے راستوں پر مرکوز تھی۔ پروفیسر چترویدی نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ مالی شمولیت کے لیے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی ضرورت ہے جو انٹرنیٹ یا بجلی کے بغیر بھی کام کر سکے۔ یہ دور دراز قبائلی علاقوں میں رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پی ایم جن دھن یوجنا کا ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے ساتھ انضمام اس کی رسائی اور اثر کو مسلسل وسیع کرے گا۔ نالندہ یونیورسٹی علم، ٹیکنالوجی اور جامع ترقی کو مربوط کرنے والے مباحثوں کو آگے بڑھانے کے لیے پر عزم ہے۔

موٹر سائیکل سے دب کر نوجوان کی موت

جالے (اے این بی) سمری تھانہ کے تحت ہرپور پنچایت میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، جہاں بال گووند تیواری کے بیٹے سدھانشو تیواری عرف بھولا (28) کی لاش گاؤں کے بھٹنڈی چوک سے آگے سڑک کنارے ایک گہرے گڑھے میں موٹر سائیکل کے نیچے دبی ہوئی برآمد ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی اور پیر کے روز موقع پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ اطلاع ملنے پر سمری تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور تقریباً 10 فٹ گہرے گڑھے سے شدید طور پر تباہ شدہ موٹر سائیکل کے ساتھ نوجوان کی لاش کو زخمی حالت میں باہر نکالا۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے ڈی ایم سی ایچ بھیج دیا ہے اور معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ واقعہ کو لے کر علاقے میں طرح طرح کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کچھ لوگ اسے حادثہ مان رہے ہیں تو کچھ قتل کا شبہ ظاہر کر رہے ہیں۔ تاہم تھانہ انچارج اروند کمار نے بتایا کہ ابتدائی طور پر جائے وقوعہ اور لاش کی حالت کو دیکھ کر لگتا ہے کہ تیز رفتار موٹر سائیکل کے گڑھے میں گرنے سے شدید چوٹ آنے کے سبب موت ہوئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ متوفی بھولا تیواری دہلی میں ایک کمپنی میں کام کرتا تھا اور اپنے خاندان کی کفالت کرتا تھا۔ وہ اپنے چچیرے بھائی روشن کی شادی میں شرکت کے لیے دہلی سے اپنے گاؤں آیا تھا۔ 11 اپریل کو اس نے تقریب میں حصہ لیا تھا اور 12 اپریل کی دیر شام بارات کی تیاری کے سلسلے میں سرھواڑہ کی طرف موٹر سائیکل سے نکلا تھا، لیکن دیر رات تک واپس نہ آنے پر اہل خانہ نے تلاش شروع کر دی۔ پیر کی صبح سڑک کنارے گڑھے میں موٹر سائیکل کے نیچے دبی ہوئی اس کی لاش دیکھی گئی۔

سوریہ گھر یوجنا بجلی کے بلوں سے راحت فراہم کرے گی: ڈی ایم

سہسرام (اے این بی): مرکزی حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی وزیر اعظم سوریہ گھر مفت بجلی اسکیم، جس کا مقصد عام صارفین کو بجلی کے بلوں سے راحت فراہم کرنا ہے اور صاف اور قابل تجدید توانائی کو فروغ دینا ہے، تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ محکمہ بجلی نے ضلع کے تمام صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مہتواکانکشی اسکیم کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اس سکیم کے تحت صارفین اپنے گھروں کی چھتوں پر سولر پینل لگا کر نہ صرف اپنے بجلی کے اخراجات کو کم کر سکتے ہیں بلکہ طویل عرصے تک مفت بجلی سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ روہتاس کی ضلع مجسٹریٹ مسز اُدیتا سنگھ نے کہا کہ یہ اسکیم عام لوگوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے اور توانائی کے شعبے میں خود انحصاری کو بھی فروغ دے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس اسکیم کے تحت حکومت سولر پلانٹس کی تنصیب کے لیے پرکشش سبسڈی فراہم کر رہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت، 1 کلوواٹ کی صلاحیت کے لیے 30,000 کی سبسڈی، 2 کلو واٹ کی صلاحیت کے لیے 60,000، اور 3 کلوواٹ صلاحیت یا اس سے زیادہ کے لیے 78,000 کی سبسڈی فراہم کی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 7 فیصد کی رعایتی شرح سود پر شمسی پینل لگانے کے لیے صارفین کو بینکوں کے ذریعے 2 لاکھ روپے تک کے قرضے بھی دستیاب کرائے جا رہے ہیں۔ یہ قرض شہری علاقوں میں 4 سے 5 سال اور دیہی علاقوں میں 7 سے 8 سال میں ادا کیا جا سکتا ہے جس سے صارفین پر مالی بوجھ کم ہوگا۔ صارفین اپنی بجلی کی کھپت کی بنیاد پر سولر پینلز کی صلاحیت کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ 1 کلو واٹ کا سولر پینل ماہانہ 150 یونٹس تک کی کھپت کے لیے موزوں ہے، 300 یونٹس تک کے استعمال کے لیے 2 کلوواٹ کا سولر پینل، اور 3 کلوواٹ کا سولر پینل 300 یونٹ سے زیادہ کی گنجائش والا ہے۔ سبسڈی کے ذریعے سولر پینلز کی تنصیب کی لاگت کو نمایاں طور پر کم کیا جا سکتا ہے۔ سولر پینلز سے پیدا ہونے والی بجلی کو گھریلو مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، اضافی بجلی گرڈ میں بھیجنے اور اسے بجلی کے بل کے ساتھ ایڈجسٹ کرنے کی سہولت موجود ہے، جس سے صارفین کو اضافی مالی فوائد ملتے ہیں۔ فی کلوواٹ کے لیے تقریباً 100 مربع فٹ چھت کی جگہ درکار ہے، اور مناسب دیکھ بھال کے ساتھ، سولر پینل تقریباً 25 سال تک مؤثر طریقے سے کام کر سکتے ہیں۔ یہ ماحول کی حفاظت کرتا ہے اور طویل مدتی، سستی بجلی فراہم کرتا ہے۔ اسکیم کے تحت درخواست دینے کے لیے ایک سمارٹ پری پیڈ میٹر کنکشن لازمی ہے۔ آدھار کارڈ، بینک اکاؤنٹ، اور موبائل نمبر بھی ضروری دستاویزات ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے صارفین آسانی سے آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے بجلی صارفین سے اس عوامی فلاحی اسکیم سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے درخواست دہندگان سولر پینل کی تنصیب کے لیے آسانی سے بینک قرض بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں تمام بینکوں کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے نوجوان کی موت

حاجی پور: ضلع کے لال گنج تھانہ علاقے میں ایک دردناک حادثے نے پورے علاقے کو غم اور غصے میں مبتلا کر دیا۔ بیدولی چوک پر تیز رفتار نامعلوم گاڑی کی ٹکر نے 30 سالہ نوجوان کی جان لے لی۔ جس سے گاؤں میں ماتم کا ماحول قائم ہو گیا۔ ذرائع سے موصولہ معلومات کے مطابق جلال پور پنچایت کے کمال پور گاؤں کے رہائشی جگبیر پاسوان گزشتہ شام سبزی خریدنے کے لیے بیدولی چوک گئے تھے۔ اسی دوران ایک تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے انہیں زوردار ٹکر ماری اور موقع سے فرار ہو گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ وہ سنگین طور پر زخمی ہو کر سڑک پر گر پڑے۔ مقامی لوگوں نے انسانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً انہیں لال گنج ریفرل اسپتال پہنچایا۔ جہاں ابتدائی علاج کے بعد حالت نازک دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے انہیں پٹنہ ریفر کر دیا۔ اہل خانہ انہیں پٹنہ لے گئے لیکن علاج کے دوران انہوں نے دم توڑ دیا۔ موت کی خبر ملتے ہی خاندان میں کہرام مچ گیا۔ جگبیر پاسوان اپنے پیچھے دو چھوٹے بچوں کو چھوڑ گئے ہیں۔

ایس پی کے جنتا دربار میں کئی معاملوں کا نمٹارہ

پورنیہ (اے این بی) پورنیہ میں عوامی اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، محترمہ سویٹی نے جنتا دربار کا انعقاد کیا، جہاں درجنوں لوگ اپنی شکایات لے کر پہنچے۔ ایس پی سویٹی نے نہایت توجہ سے عوام کی شکایات سنیں اور ان کے فوری حل کے لیے متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ جنتا دربار میں مختلف قسم کی شکایات پیش کی گئیں، جن میں زمین کے تنازعات، پولیس طرز عمل میں بے قاعدگی، اور دیگر ذاتی مسائل شامل تھے۔ ایس پی سویٹی نے ان تمام مسائل کو انتہائی سنجیدگی سے سنا اور ان کے حل کے لیے فوری کارروائی کا یقین دلایا۔ اس موقع پر ایس پی سویٹی نے کہا کہ "جنتا دربار کا مقصد عوام کے مسائل کو سننا اور ان کا حل فراہم کرنا ہے۔ پولیس کا بنیادی فرض عوام کی خدمت کرنا ہے، اور ہم اس سمت میں مسلسل کوشاں ہیں۔ جنتا دربار کے انعقاد سے عوام میں خوشی کی لہر ہے، اور لوگوں کا پولیس پر اعتماد مزید بڑھ گیا ہے۔

سارن: ٹرک کی زد میں آنے سے ایک شخص کی موت

چھپرہ (اے این بی) سارن ضلع کے نگرا تھانہ علاقہ میں ایک ٹرک کی زد میں آنے سے ایک شخص کی موت ہوگئی ہے۔ پولیس ذرائع نے پیر کو بتایا کہ رسول پور گاؤں کا معذور باشندہ اکلو سنگھ (57) ٹرائی سائیکل (تین پہیوں والی سائیکل) پر بازار سے گھر واپس آ رہا تھا۔ اسی دوران ریت سے لدے ایک ٹرک نے ٹرائی سائیکل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کی وجہ سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ واقعے کی اطلاع ملنے پر اہل خانہ اسے علاج کے لیے قریبی طبی مرکز لے گئے۔

کاربن کے اخراج، درخت کاری اور حیاتیاتی تنوع: موسمیاتی حکمتِ عملی کے درمیان توازن کی تلاش

خصوصی مضمون: ظفر اقبال

دنیا اس وقت ایک ایسے نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات نہ صرف واضح ہو چکے ہیں بلکہ تیزی سے شدت اختیار کر رہے ہیں۔ بڑھتا ہوا عالمی درجہ حرارت، شدید موسمی واقعات، گلیشیئرز کا پگھلنا، سمندری سطح میں اضافہ، اور حیاتیاتی تنوع کا زوال یہ اس بات کے واضح اشارے ہیں کہ انسان کو اپنی ترقی کے ماڈل پر نظرثانی کرنا ہوگی۔ کاربن کے اخراج کو کم کرنا اس جدوجہد کا بنیادی جزو ہے، لیکن موجودہ صورتحال یہ ظاہر کرتی ہے کہ صرف اخراج میں کمی کافی نہیں ہوگی۔ ہمیں فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو نکالنے کے مؤثر طریقے بھی اپنانے ہوں گے۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے: کیا کاربن کو ہٹانے کے لیے درخت لگانا ہمیشہ فائدہ مند ہوتا ہے؟ یا یہ بعض حالات میں ماحول کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا ہے؟ حالیہ سائنسی تحقیق اس پیچیدہ سوال کے کئی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے، خاص طور پر جب بات حیاتیاتی تنوع (biodiversity) کی ہو۔

دنیا بھر میں انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں ہر سال تقریباً 42 ارب ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں شامل ہو رہی ہے۔ اس میں سب سے بڑا حصہ جیواشم ایندھن (fossil fuels) جیسے کوئلہ، تیل اور گیس کے استعمال سے آتا ہے، جبکہ زمین کے استعمال میں تبدیلی-جیسے جنگلات کی کٹائی-بھی اس میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اگرچہ مختلف ممالک نے اخراج کم کرنے کے وعدے کیے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ عالمی سطح پر اخراج میں اب بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین کا ماننا ہے کہ صرف اخراج کو کم کرنا کافی نہیں ہوگا۔ ہمیں "نیٹ زیرو" کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کاربن کو فضا سے نکالنا بھی ہوگا۔

پیرس معاہدہ عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلی کے خلاف ایک اہم قدم ہے، جس کا مقصد عالمی درجہ حرارت میں اضافے کو 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ تک محدود رکھنا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے دنیا کو نہ صرف اخراج میں بڑی حد تک کمی لانی ہوگی بلکہ کاربن ہٹانے کی ٹیکنالوجیز اور حکمت عملیوں کو بھی بڑے پیمانے پر اپنانا ہوگا۔ لیکن یہاں ایک چیلنج ہے۔ کاربن کو ہٹانے کے لیے استعمال ہونے والے طریقے خود ماحول پر منفی اثرات ڈال سکتے ہیں، خاص طور پر اگر انہیں بغیر منصوبہ بندی کے اپنایا جائے۔

کاربن کو ہٹانے کے کئی طریقے زیرِ غور ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

)اول) درخت لگانا: درخت فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور اسے اپنے اندر ذخیرہ کرتے ہیں۔ اس لیے درخت کاری کو سب سے قدرتی اور سستا طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

)دوم) توانائی کی فصلیں :(Bioenergy Crops) ایسی فصلیں اگائی جاتی ہیں جنہیں ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا سکے، اور پھر ان کے جلنے سے پیدا ہونے والے کاربن کو پکڑ کر ذخیرہ کیا جائے۔

)سوم) کاربن کیپچر اور اسٹوریج :(CCS) صنعتی ذرائع سے نکلنے والے کاربن کو پکڑ کر زمین کے اندر محفوظ کرنا۔

)چہارم) ڈائریکٹ ایئر کیپچر :(DAC) جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے فضا سے براہِ راست کاربن کو نکالنا۔ ان میں سے سب سے زیادہ زیر بحث طریقہ درخت لگانا ہے، کیونکہ یہ فطری اور نسبتاً آسان ہے۔ لیکن اس کے بھی کئی پیچیدہ پہلو ہیں۔

بظاہر درخت لگانا ایک بہترین حل معلوم ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف کاربن کو جذب کرتا ہے بلکہ مٹی کو محفوظ رکھتا ہے، پانی کے چکر کو بہتر بناتا ہے اور ماحولیاتی نظام کو مستحکم کرتا ہے۔ لیکن جب اسے بڑے پیمانے پر نافذ کیا جاتا ہے، تو اس کے منفی اثرات بھی سامنے آسکتے ہیں۔

بڑے پیمانے پر درخت لگانے کے لیے لاکھوں مربع کلومیٹر زمین درکار ہوتی ہے۔ یہ زمین کہاں سے آئے گی؟ اکثر یہ زرعی زمین یا قدرتی گھاس کے میدان (grasslands) ہوتی ہے، جو خود بھی اہم ماحولیاتی نظام ہیں۔

اگر ایک ہی قسم کے درخت بڑے پیمانے پر لگائے جائیں (monoculture plantations)، تو یہ مقامی پودوں اور جانوروں کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ اس سے حیاتیاتی تنوع کم ہو جاتا ہے۔

کچھ درخت بہت زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں، جس سے مقامی آبی وسائل پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ زمین کے استعمال میں تبدیلی سے مقامی لوگوں کی روزی روٹی متاثر ہوسکتی ہے، خاص طور پر کسانوں اور چرواہوں کی۔

حالیہ مطالعات میں سائنسدانوں نے مختلف موسمیاتی منظرناموں کا تجزیہ کیا تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ کاربن ہٹانے کی حکمت عملیوں کا حیاتیاتی تنوع پر کیا اثر پڑتا ہے۔

انہوں نے عالمی نقشوں کو استعمال کرتے ہوئے یہ دیکھا کہ مستقبل میں کہاں درخت لگائے جائیں گے یا توانائی کی فصلیں اگائی جائیں گی، اور یہ علاقے حیاتیاتی تنوع کے لحاظ سے کتنے حساس ہیں۔ بہت سے ایسے علاقے جہاں درخت لگانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے، حیاتیاتی تنوع کے لحاظ سے نہایت اہم ہیں۔ اگر ان علاقوں میں غیر مقامی درخت لگائے جائیں، تو مقامی ماحولیاتی نظام کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کچھ علاقوں میں درخت لگانا فائدہ مند ہوسکتا ہے، خاص طور پر جہاں پہلے جنگلات موجود تھے اور انہیں بحال کیا جاسکتا ہے۔

کاربن ہٹانے اور حیاتیاتی تنوع کے درمیان تعلق کو دو طریقوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ درخت لگانے سے کاربن تو کم ہوسکتا ہے، لیکن حیاتیاتی تنوع متاثر ہوسکتا ہے۔ زرعی زمین کو جنگل میں تبدیل کرنے سے خوراک کی پیداوار متاثر ہو سکتی ہے۔ مقامی انواع کے درخت لگانے سے دونوں اہداف حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ جنگلات کی بحالی (restoration) سے کاربن ذخیرہ بھی ہوتا ہے اور حیاتیاتی تنوع بھی بڑھتا ہے۔

ان چیلنجز کو مدنظر رکھتے ہوئے، ماہرین درج ذیل حکمت عملی تجویز کرتے ہیں۔ درخت لگاتے وقت مقامی پودوں کو ترجیح دی جائے۔ حساس ماحولیاتی علاقوں کو محفوظ رکھا جائے۔ مقامی لوگوں کو منصوبوں میں شامل کیا جائے تاکہ ان کے مفادات کا تحفظ ہو۔ صرف درخت لگانے پر انحصار نہ کیا جائے بلکہ مختلف طریقوں کو یکجا کیا جائے۔

موسمیاتی تبدیلی کے خلاف جنگ ایک پیچیدہ اور کثیر جہتی مسئلہ ہے۔ کاربن کو ہٹانا اس کا ایک اہم حصہ ہے، لیکن اسے اکیلے حل کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا۔ ہمیں ایک متوازن نقطہ نظر اپنانا ہوگا جس میں: کاربن کا اخراج (removal)، حیاتیاتی تنوع کا تحفظ، سماجی و اقتصادی انصاف سب کو یکجا کیا جائے۔ درخت لگانا ایک بہتر حل ہوسکتا ہے، لیکن یہ کوئی جادوئی حل نہیں ہے۔ اگر اسے بغیر سوچے سمجھے اپنایا جائے تو یہ ماحول کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم سائنسی شواہد کی بنیاد پر فیصلے کریں اور ایسے اقدامات کریں جو نہ صرف کاربن کو کم کریں بلکہ زمین کے حیاتیاتی نظام کو بھی محفوظ رکھیں۔ مستقبل کی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم ترقی اور تحفظ کے درمیان توازن قائم کریں -ایسا توازن جو انسان اور فطرت دونوں کے لیے فائدہ مند ہو۔

shutterstock.com - 2590648697

قانون ساز اداروں میں خواتین کو ریزرویشن 21ویں صدی کا سب سے بڑا فیصلہ: مودی

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے خواتین کو لوک سبھا اور اسمبلیوں میں ایک تہائی ریزرویشن فراہم کرنے سے متعلق 'ناری شکتی وندن ادھینیم' کے نفاذ کے لیے لائے جانے والے ترمیمی بل کو 21ویں صدی کا سب سے بڑا فیصلہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مکمل طور پر ناری شکتی کے لیے وقف ہے۔ وزیراعظم نے اسے تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی پارلیمنٹ ایک نئی تاریخ رقم کرنے کے قریب ہے جو ماضی کے تصورات اور مستقبل کے عزائم کو پورا کرے گی۔

مسٹر مودی نے جمعرات کو پارلیمنٹ میں پیش کیئے جانے والے اس ترمیمی بل سے قبل پیر کو یہاں وگیان بھون میں 'ناری شکتی وندن پروگرام' سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان 21ویں صدی کے سب سے بڑے فیصلوں میں سے ایک کرنے جا رہا ہے، ایک ایسا فیصلہ جو ناری شکتی کے لیے وقف ہے۔ انہوں نے اس لمحے کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ سماجی انصاف کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ملک ایک ایسے مساوی ہندوستان کا تصور کرتا ہے جہاں سماجی انصاف محض ایک نعرہ نہیں بلکہ کام کرنے کے کلچر کا لازمی حصہ ہو۔ وزیراعظم نے کہا کہ ریاستی اسمبلیوں سے لے کر ملک کی پارلیمنٹ تک، دہائیوں کا انتظار اب ختم ہونے والا ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ سال 2023 میں نئی پارلیمنٹ کی عمارت میں ناری شکتی وندن ادھینیم کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا تھا اور تمام جماعتوں نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ اسے ہر حال میں 2029 تک نافذ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ناری شکتی وندن ادھینیم کو بروقت نافذ کیا جانا چاہیے تاکہ خواتین کی شراکت سے جمہوریت مستحکم ہو۔ اس کے لیے پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کا خصوصی سیشن 16 اپریل سے شروع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش اور ترجیح یہ ہے کہ یہ کام مباحثہ، تعاون اور شراکت داری کے ذریعے مکمل کیا جائے، جس سے پارلیمنٹ کا وقار بڑھے گا۔ اس مسئلے پر خواتین میں پائے جانے والے ملک گیر جوش وخروش کی تعریف کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ملک بھر کی خواتین اسمبلیوں اور لوک سبھا تک پہنچنے کی اپنی خواہشات کا اظہار کر رہی ہیں۔ ان کے خوابوں کو نئی پرواز ملی ہے اور ملک میں ایک مثبت ماحول پیدا ہوا ہے۔ وزیراعظم نے تمام خواتین سے اس پورے عمل میں فعال شرکت برقرار رکھنے اور اپنے اراکینِ پارلیمنٹ سے مل کر اپنے خیالات اور توقعات شیئر کرنے کی اپیل کی۔

وزیراعظم نے جدوجہدِ آزادی سے لے کر دستور ساز اسمبلی تک خواتین کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے آزاد ہندوستان کی بنیاد رکھنے میں ناری شکتی کے لامحدود کردار پر روشنی ڈالی۔ خواتین نے ملک کے لیے ہر شعبے میں بہترین کام کیا ہے اور ملک میں صدرِ جمہوریہ سے لے کر وزیرِ خزانہ تک، خواتین اتنے اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر سے لے کر وزیراعظم تک، جہاں بھی خواتین رہی ہیں، انہوں نے اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے۔ مسٹر مودی نے پنچایتی راج اداروں کو خواتین کی قیادت کی بہترین مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیاست اور سماجی زندگی میں لاکھوں خواتین کی یہ فعال شرکت دنیا کے صفِ اول کے رہنماؤں اور سیاسی ماہرین کو بھی حیران کرتی ہے اور ہندوستان کے فخر میں اضافہ کرتی ہے۔

وزیراعظم نے زور دے کر کہا کہ مقامی اداروں میں برسوں سے کام کرنے والی لاکھوں خواتین کے پاس وسیع تجربہ ہے اور وہ بڑے کردار ادا کرنے کے لیے تیار اور بے تاب ہیں۔ ناری شکتی وندن ادھینیم کا نفاذ ان تمام خواتین کی زندگی میں ایک بڑا موقع ثابت ہوگا۔ وزیراعظم نے کہا کہ پنچایت سے پارلیمنٹ تک کا سفر آسان ہونے والا ہے۔ ترقی یافتہ ہندوستان کے سفر میں خواتین کے اہم کردار کا ذکر کرتے ہوئے، وزیراعظم نے اطمینان کا اظہار کیا کہ ان کی حکومت نے 2014 سے خواتین کے دورِ حیات کے ہر مرحلے کے لیے اسکیمیں بنائی ہیں۔ خواتین کی معاشی شرکت بڑھانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ہر فیصلے اور منصوبے میں خواتین کو بااختیار بنانے کو ترجیح دی گئی ہے جس کے نتیجے میں خواتین معاشی طور پر زیادہ مضبوط ہوئی ہیں۔

وزیراعظم نے اسٹارٹ اپ انقلاب میں خواتین کی قیادت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ رجسٹرڈ اسٹارٹ اپس میں سے 45 فیصد سے زیادہ میں کم از کم ایک خاتون ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برسوں پہلے شروع کیے گئے 'اسکل انڈیا مشن' کے نتائج اب ہزاروں 'ڈرون دیدیوں' کے ذریعے نظر آ رہے ہیں، جو ٹیکنالوجی کے ذریعے جدید کاشتکاری سکھا کر زراعت میں انقلاب لا رہی ہیں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ خواتین کے گرد مرکوز ترقی کے وژن نے پرانی سوچ کو چیلنج کیا ہے اور خواتین آج ان شعبوں میں بھی بلندیوں کو چھو رہی ہیں جنہیں کبھی مردوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ ہندوستانی بیٹیاں لڑاکا پائلٹ بن رہی ہیں اور آسمان کو چھو رہی ہیں۔ مسٹر مودی نے کہا کہ دنیا کے کسی بھی ملک کے مقابلے ہندوستان میں خاتون پائلٹوں کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔

مسٹر مودی نے ملک کی ہر ماں، بہن اور بیٹی کو یقین دلایا کہ قوم ان کی خواہشات کو سمجھتی ہے اور ان کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے ہر ضروری قدم اٹھا رہی ہے۔ ملک کی ناری شکتی نے محنت، ہمت اور خود اعتمادی کے بل بوتے پر نئی بلندیوں کو چھوا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہمیں اجتماعی طور پر اس طاقت کو نئی توانائی فراہم کرنی چاہیے اور ان کے لیے مواقع کو وسعت دینی چاہیے۔ وزیراعظم نے ایک خصوصی اپیل کے ذریعے خواتین سے کہا کہ وہ ناری شکتی وندن پروگرام کے چرچے کو ذاتی ملاقاتوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے ملک کے ہر گاؤں تک پہنچائیں۔ ملک کو اس اہم فیصلے کے بارے میں ہر خاتون کو آگاہ کرنا ہوگا تاکہ وہ اس کی طاقت کو سمجھ سکیں، اپنے کردار کو جان سکیں اور آنے والے وقت میں ریاستوں سے لے کر ملک کی پارلیمنٹ تک اپنی موجودگی درج کرانے کا واضح خواب دیکھ سکیں۔

انہوں نے فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی شرکت کو روشن مستقبل کی ضمانت قرار دیتے ہوئے کہا کہ آئیے ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ناری شکتی کو ان کے حقوق حاصل ہوں اور وہ فیصلہ سازی کے عمل میں مکمل شراکت دار بنیں، یہی ہمارے روشن مستقبل کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔

☆

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | منگل ۱۴؍اپریل ۲۰۲۶ء

ہندستان کی عظمت وانفرادیت میں مسلمانوں کی خدمات پر بحث

تواریخ ہند جو نصاب میں پیش کئے گئے ہیں اس کو دیکھنے سے اندازہ ہوجائے گا کہ ہندستانی بچوں کو جہالت کے سمندر میں غرق کرنے کے لئے جہلا طبقے کی ایک ٹیم کو یہ ذمہ داری دیدی گئی ہے کہ وہ این سی ای آر ٹی کا نصاب تیار کریں جو درجہ اول تا دہم ہو اور این سی اے آر ٹی کے بندھوا مزدور کی حیثیت سے مفکرین، فلسفیانہ خیالات رکھنے والے باشعور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں نے نصاب میں وہی سب کچھ بھر دیا جس پر نظر ثانی کرتے ہی یہ اندازہ ہوجائے گا یہ نصاب دانشوران طبقہ کا نہیں بلکہ ایسے لوگوں کی تیار کردہ ہے جو عقل وخرد سے عاری ہیں ابھی راجدھانی دہلی میں ایک عالمی سطح کا سمینار بعنوان ہندستان کی تاریخ میں مسلمانوں کی خدمات اور اس کی تفاصیل اس طور پر پیش کی گئی کہ مسلمان اس ملک میں بہت کچھ دیکر گئے، بھلے ہی وہ ایک حملہ آور کی طرح سے ملک میں داخل ہوئے لیکن انہوں نے ملک میں کوئی تخریب کاری نہیں کی بلکہ اس ملک کو سجا سنوار دیا اور ایسی ایسی یادگاریں چھوڑ گئے کہ دنیا بھر کی دولت بھی اس کے سامنے ہیچ نظر آئے۔ تاج محل، قطب مینار، حوض خاص، لال قلعہ، یہ سب تو سامنے کی چیزیں ہیں۔ لٹیرے اور چور تو فرنگی حکمراں تھے جو ہندستان سے جاتے جاتے تخت طاؤس اور کوہ نور ہیرا اٹھا کر لے گئے جو اس وقت ملکہ الزبیتھ کے بعد موجودہ رانی شہزادہ چارلس کی بیوی کی ملکیت ہے جو ہر سال دربار عام کے موقع پر وہ کوہ نور ہیرا، اور جڑاؤ تاج جو ملکہ ممتاز محل کا تھا اسے پہنتی ہیں اور حکومت ہند کے پاس اتنی استطاعت نہیں کہ وہ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرے کہ ہیروں سے جڑا ہوا تخت طاؤس جس میں تین ہزار ہیرے جڑے ہوئے ہیں اس تخت طاؤس اور کوہ نور ہیرا حکومت ہند کو واپس کرے، لیکن جس ملک کے حکمراں انگریزوں اور یہودیوں کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے دن گزارنے کے عادی ہوں، وہ بھلا ایسی ہمت اپنے اندر کہاں سے جٹا پائیں گے۔ ہندتانی تہذیب وثقافت میں مسلمانوں کی خدمات اور ان کے احسانات کو موضوع بنا کر ایک عالمی سطح کی بحث نما سمینار کا انعقاد کیا گیا کہ حکومت ہند جو مسلم حکمرانوں خصوصاً مغلیہ خاندان کے شہنشاہوں کے کارنامے اور ان کی یادگاروں کو نصابی کتابوں سے کھرچ کھرچ کر الگ کر رہی ہے ایسے میں وہ نئی نسل کو ایک جاہل قوم بنا کر پیش کرنا چاہتی ہے چونکہ فرقہ پرستوں کی حکومت کے سربراہ کے پاس خود جعلی تعلیمی سرٹیفکیٹ ہے اور کل کا خونی اور قاتل ملک کا وزیر داخلہ بنا ہوا ہے تو ایسے جہلا اور نقص امن کے حامیوں سے اور کیا امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ملک کے لئے کچھ بھی بھلا کر سکتے ہیں۔ جس سمینار کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے اس کا انعقاد "انڈین ہسٹری فورم" کی جانب سے کیا گیا تھا جس میں دانشور طبقہ سے تعلق رکھنے والے ادباء، محقق اور مورخین نے حصہ لیا اور ان کی متفقہ رائے میں ہندستانی صحافت اپنے وجود کو گم کر چکی ہے اور اس وقت اس کا کردار ہاں میں ہاں ملانا، حکومت وقت کی قصیدہ خوانی ہے۔ ایسے میں ایران کی خاتون صحافیہ نرگس کی یاد آتی ہے جسے حکومت ایران نے ملک کے خلاف لکھنے اور حکمرانوں پر تلخ تبصرہ کرنے پر گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ نرگس محمدی جسے نوبل انعام سے نوازا گیا ہے اس نے ایران میں خواتین کی بدتر کنڈیشن دیکھتے ہوئے حکومت ایران کے خلاف مضامین لکھے اور جیل جانے سے کسی خوف کا اظہار نہیں کیا۔ اس بہادر خاتون صحافیہ کی ہمت اور شجاعت کو دیکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندستانی صحافت نے خود کو فروخت کر دیا ہے جس طرح سے مصر کے بازار میں غلاموں کی خرید وفروخت ہوتی تھی اور اب وہی بازار مصر حکومت ہند ہے۔ نرگس محمدی کو 2023 میں امن کا نوبل انعام ملا تھا۔ وہ ایک صحافیہ تھی اور حقوق انسانی کی وکالت کرتی تھی۔ ایرانی حکومت نے اسے کم از کم ایک درجن مرتبہ گرفتار کر کے جیل میں ڈالا تھا۔ وہ اس وقت بھی ایران کی جیل میں تھیں جب اس کے نام پر نوبل انعام کا اعلان ہوا تھا۔ نئی دہلی میں جو سمینار ہوا اس میں اہم مقررین میں کانگریس کے لوک سبھا ممبر ششی تھرور، آر جے ڈی راجیہ سبھا ممبر منوج جھا، سابق راجیہ سبھا ممبر محمد ادیب، مصنف اشوک کمار پانڈے اور اسکالر سعادت اللہ حسینی اور شاداب موسیٰ تھے۔ موسیٰ نے اپنی باتیں رکھتے ہوئے کہا آج جو تاریخ ہند نصاب میں شامل ہے وہ نہ صرف غلط ہے بلکہ انتہائی گمراہ کن اور ایسی جاہلانہ کتاب پڑھ کر نئی نسل کے طلباء کبھی بھی مقابلہ جاتی امتحانات میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ تاریخ کی کتابوں میں عہد قدیم اور آریا قوم کا ذکر ہے پھر سلاطین اور مغلیہ دور کو بالکل اڑا دیا گیا یعنی وسطی دور کو شامل نہیں کیا گیا لیکن اپنے آقاؤں کا پیریڈ جیسے برٹش حکمرانی اور ہندستان کی غلامی کے ذکر نصف کتاب بھر دیئے گئے جس کے بعد جنگ آزادی کی تحریک سے گاندھی، نہرو اور آزاد کا ذکر شامل نہیں اور تاریخ جدید سے جوڑ کر رکھ دیا گیا جب ملک میں ہندو راشٹر کا شور سنا جانے لگا۔ یقین ہے کہ آئندہ سال اس کے باب میں اضافہ ہوگا اور موجودہ کلینڈروں کو خاص محبّ وطن کے طور پر شناخت دی جائے گی شاید اسی لئے این سی ای آر ٹی کو اپنے ریموٹ کنٹرول میں لے لیا گیا ہے۔ (خ الف ف)

اردو زبان وادب اور قومی یکجہتی

محمد یار علی

قدرتی خزانوں سے لبریز ہمارا ملک ہندوستان گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے، جہاں ایک طرف بلند وبالا کوہساروں، حسین آبشاروں سے مزین ہے وہیں دوسری طرف زرخیز وحسین وادیاں اور بل کھاتی ندیاں اس کی دلکشی کو دوبالا کرتی ہیں۔ فطری معادن وخزائن اس پر مستزاد، اسی دلکشی وخوبصورتی کی وجہ سے دیگر اقوام عالم نے ہندوستان کا رخ کیا، اس ملک نے ہر آنے والے کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنے دامن میں جگہ دی، بلکہ جو بھی آیا، اس ملک کا گرویدہ بن گیا، اس کے دام حسن میں گرفتار ہوکر اسی کی دہلیز پر آسن مارے بیٹھ گیا۔ چاہے وہ ہزاروں سال پہلے آنے والے آرین ہوں یا سینکڑوں سال پہلے آنے والے مسلمان۔ بقول طوطی ہند امیر خسرو

گل مارا بہ ہندی نام زشت است
وگرنہ ہر گلی باغ بہشت است

(ہمارے پھولوں کے نام ہندی ہونے کی وجہ سے بہت بہتر نہیں لگتے ہیں ورنہ حقیقت میں ہمارے باغ کا ہر پھول باغ جنت کی طرح ہے۔) نو وارد اقوام وقبائل اپنے ساتھ اپنی تہذیب وثقافت بھی لے کر آئے، جو یہاں کی تہذیب وثقافت سے الگ تھی، جو اخذ وعطا کے باوجود نہ تو ایک دوسرے میں بالکل ضم ہوسکی اور نہ ہی جدا، بلکہ مختلف قوموں، نسلوں، تہذیبوں کے سنگم سے ایک منفرد اور خوبصورت مشترکہ تہذیب وجود میں آئی، جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جس کو گنگا جمنی تہذیب کے نام سے یاد کیا گیا، بلکہ اسے ہندوستانی تہذیب کہنا زیادہ موزوں ہے اور اسی مشترکہ تہذیب کو سب لوگ اپنی تہذیب سمجھتے رہے، اسی کے بارے میں طوطی ہند کہتے ہیں:

نے گلم نے بلبلم نے شمع ونے پروانہ ام
عاشق حسن خودم بر حسن خود دیوانہ ام

مذکورہ بالا امتزاج واختلاط سے ایک مخلوط زبان کا وجود ہوا، جس کا نام ہندوی زبان پڑا، پھر اسے ہندی کہا گیا، اس لئے کہ یہ خالص ہندوستان کی پیداوار تھی، پھر اسے اردوئے معلٰی اور ریختہ کے نام سے بھی جانا گیا، اب یہ ارتقائی منزلیں طے کرنے کے بعد اردو کے نام سے مشہور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی یکجہتی، رواداری اور اتحاد پسندی اس کے رگ وریشے میں شامل ہے۔ بقول ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ”دراصل اردو زبان نام ہی مصالحت، محبت، آشتی اور ہم آہنگی کا ہے، اردو زبان چونکہ دو قوموں کے اختلاط، دو مذہبوں کے ارتباط اور دو تہذیبوں کے سابقے سے وجود میں آئی، قومی یکجہتی، رواداری اور اتحاد پسندی اس کے خون وخمیر میں ہے، لیکن اس رشتہ اتحاد ویگانگت کا ذکر جتنا زیادہ ہوتا ہے، علمی اور معروضی طور پر اس کو پیش کرنے کی کوشش اتنی ہی کم ہوتی ہے۔ (پیش لفظ: اردو شاعری میں قومی یکجہتی کی روایت: رام آسرا راز، صفحہ: 9-10) مولد ومسکن سے محبت انسان کی فطرت میں شامل ہے، اسی فطری محبت کی وجہ سے ہم علاقہ افراد ایک دوسرے سے رواداری ویگانگت کا اظہار کرتے ہیں اور ہر خارجی عناصر کا متحد ہوکر مقابلہ کرتے ہیں، چاہے ان کا مذہب ومشرب جدا ہی کیوں نہ ہو، جب یہ فطری محبت علاقہ سے آگے بڑھتی ہوئے ملکی پیمانے پر وسعت اختیار کر جاتی ہے تو اسے حب الوطنی اور قومی یکجہتی کا نام دیا جاتا ہے۔ چونکہ اردو ادب کا ابتدائی دور منظوم کلام پر مشتمل ہے اور شعری اصناف نثری اصناف سے پہلے ترقی پذیر ہوئی اس لئے قومی یکجہتی اور حب الوطنی کے اثرات فن شاعری میں زیادہ واضح ہیں۔ قومی یکجہتی کو پروان چڑھانے میں صوفی سنتوں اور رشی منیوں کا اہم کردار رہا ہے، انہوں نے لوگوں میں اتحاد وبھائی چارہ کی فضا کو عام کرنے میں سب سے زیادہ خدمات فراہم کی ہیں۔ دکنی شعراء نے بھی اپنی شاعری میں مساوات ورواداری کے جذبات کو بیان کیا، چنانچہ قلی قطب شاہ سے لے کر اردو شاعری کے بابا آدم ولی دکنی اور ان کے تلامذہ تک سبھوں کے یہاں حب الوطنی اور قومی یکجہتی کے نمونے ملتے ہیں۔ اشرف گجراتی تلمیذ ولی دکنی کا شعر بطور نمونہ پیش ہے، جو انہوں نے نادر شاہ کے دہلی پر حملہ کرنے اور بڑی تعداد میں قتل وغارت گری کرنے پر کہا:

یاالٰہی دفع کر اس ظالم بدبخت کوں
جس کی بے مہری وسختی سے فساد ہند ہے

دیوانِ ولی دکنی کے دہلی پہنچنے کے بعد شمالی ہند میں جب شعر گوئی کا باقاعدہ آغاز ہوا تو شمالی ہند کے شعراء نے اردو زبان میں قومی یکجہتی اور حب الوطنی کے جذبہ کو بام عروج تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا، شمالی ہند کے مشہور شعراء میں آبرو، حاتم، میر تقی میر، میر درد، سوز وقائم وغیرہ نے اخوت وبھائی چارہ کے احساسات کو بیان کیے، ذیل میں کچھ شعراء کے کلام درج کیے جاتے ہیں:

شیخ ظہور الدین حاتم کا شعر ہے:

یہ کس مذہب میں اور مشرب میں ہے ہندو مسلمانو
خدا کو چھوڑ دل میں الفت دیر وحرم رکھنا

میر کا منفرد انداز واسلوب کچھ اس طرح ہے:

ہم نہ کہتے تھے کہ مت دَیر وحرم کی راہ چل
اب یہ جھگڑا حشر تک شیخ وبرہمن میں رہا

بقول غالب۔

ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

ہندوستان پر جب انگریزوں کا تسلط ہونے لگا تو انہیں احساس ہو کہ ہندوستان پر مکمل قبضے کے لئے یہاں کی قومی یکجہتی اور حب الوطنی کی بنیاد کو توڑنا ضروری ہے، اسی نظریہ سے انہوں نے یہاں کے باشندوں کو مذہبی خانوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا اور اس میں وہ بہت حد تک کامیاب ہوگئے۔ بلکہ ہندی اور اردو زبانوں کی تقسیم بھی انگریزوں کی شاطرانہ فریب کی مرہون منت ہے۔ اس مکر وفریب کا پردہ چاک کرنے اور قومی یکجہتی کے جذبہ کو اختلاف سے بچانے کی شاعروں نے بھرپور کوشش کی اور اس سلسلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی گئی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی نے ہندوستانی تہذیب اور قومی یکجہتی کے شیرازہ کو بکھیر دیا۔ ایسے دور میں اردو شاعری نے قومی یکجہتی کو فروغ دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس کے مرد میدان مولانا الطاف حسین حالی کا شعر بطور نمونہ پیش ہے:

کبک وقمری میں ہے جھگڑا کہ چمن کس کا ہے
کل بتادے گی خزاں یہ کہ وطن کس کا ہے

علامہ اقبال کہتے ہیں:

وانہ کرنا فرقہ بندی کے لئے اپنی زباں
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامہ محشر یہاں

ایک دوسرے شعر میں کہتے ہیں:

جو تو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبت میں
غلامی ہے اسیر امتیازِ ما وتو رہنا

19 ویں صدی کے اواخر سے ملک کی آزادی تک اردو زبان وادب نے زبردست کروٹیں بدلیں، مختلف تحریکیں اور رجحانات وجود میں آئے، جس سے استعماری قوتوں کے خلاف بغاوت، ملی شناخت سے اوپر اٹھ کر قومی بنیاد پر اتحاد، رواداری وقومی یکجہتی کا جوش وجذبہ پیدا کرنے میں زبردست کامیابی ملی۔ جہاں شعراء نے اپنی شاعری کے ذریعہ ہندو مسلم بھائی چارگی، وسیع النظری، وسیع المشربی اور فرقہ واریت وذات پات کی تفریق سے نفرت کا درس دیا، وہیں نثر نگار ادیبوں نے بھی اپنے قلم سے لوگوں کو قومیت کی بنیاد پر متحد کرنے کی کوشش کی۔ اردو نثر نگاروں کی ایک قابل لحاظ تعداد جن میں مولانا ابوالکلام آزاد، مجنوں گورکھپوری، مولوی عبد الحق، پریم چند، ڈاکٹر محی الدین قادری، احتشام حسین، کرشن چندر، ڈاکٹر ذاکر حسین، رشید احمد صدیقی، پطرس بخاری، خواجہ احمد عباس، کنہیا لعل کپور، گوپی چند نارنگ اور آل احمد سرور وغیرہ کی تحریریں قومی یکجہتی ومشترکہ تہذیب کی رنگا رنگ تصویر پیش کرتی ہیں۔ جس سے حب الوطنی، رواداری وبھائی چارہ کا تاثر قائم ہوتا ہے۔ اس ملک کی خوبصورتی کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت سے عبارت ہے، بقائے باہمی، جیو اور جینے دو اس ملک کا اصول ہے، جس سے ہمیں یگانگت وقومی یکجہتی کا سبق ملتا ہے۔ لیکن ہر زمانے میں کچھ تشدد پسند عناصر رہے ہیں، جو مختلف مذاہب واقوام کے درمیان قائم رواداری وبھائی چارہ کی اس دیوار میں شگاف ڈالنے کی تگ ودو کرتے رہے ہیں۔ ایسے فرقہ واریت والی ذہنیت کو شکست دینے میں اردو زبان وادب کا کردار کافی اہم رہا ہے، چنانچہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں: ”قومی یکجہتی کا مسئلہ اتنا سہل اور سادہ بھی نہیں، جتنا عام طور پر سمجھ لیا جاتا ہے، اگر ایک طرف تہذیبی روایت اور تاریخیت کی رو ہے، تو دوسری طرف کئی داخلی عناصر اس کے درپے آزار بھی رہتے ہیں، اور اس کو شکست دینا چاہتے ہیں، ہر دور میں ایک طرف یگانگت، رواداری اور اتحاد پسندی کی قوتیں رہی ہیں تو دوسری طرف اس کے خلاف علیحدگی پسندی۔ مغائرت اور مخاصمت کی یہ دونوں قوتیں ہندوستانی ذہن کو الگ الگ سمتوں میں کھینچتی رہی ہیں، لیکن ہندوستانی روح اور ذہن ومزاج اپنی سالمیت کو پہلی قوت ہی کی وجہ سے برقرار رکھ سکا ہے، اور اس قوت کو سب سے بڑی مدد اردو زبان اور اردو شاعری سے ملتی رہی ہے۔“ (پیش لفظ؛ اردو شاعری میں قومی یکجہتی کی روایت: رام آسرا راز، صفحہ: 10) قومی یکجہتی کے لئے کی گئی اردو ادب کی خدمات بہت زیادہ ہیں، مشتے از خروارے بطور نمونہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی، کوتاہیوں پر اہل فکر ودانش سے درگزر کی امید کے ساتھ علامہ اقبال کے اس شعر پر اپنی بات ختم کرتے ہیں:

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

رابطہ:8830578702

بسلسلہ یادرفتگاں

سید شاغل قادری۔ایک متاع گم گشتہ

ڈاکٹر وکیل احمد رضوی

سابق صدر شعبۂ اردو
رام گڑھ کالج رام گڑھ

سید شاغل قادری گیاوی ہماری سیاسی، تہذیبی اور ادبی تاریخ کا ایک گمشدہ باب ہیں۔ یہ ہمارے ادب کا ایک تاریک پہلو ہے کہ ہم بعض ممتاز اور اہم شخصیتوں کو بھی گوشہ گمنامی میں چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر حالات اور وقت کے گرد وغبار کی کئی تہیں ان شخصیتوں پر کچھ اس قدر جم جاتی ہے کہ وہ ہماری نظروں سے تقریبا اوجھل ہوجاتے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں چند شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی گلشن ادب کی آبیاری اپنے خون جگر سے کی ہوتی ہے۔ جناب شاغل قادری مرحوم کا شمار بھی ایسی ہی گمشدہ شخصیتوں کی فہرست میں ہوتا ہے۔ شاغل قادری اپنے عہد کے ایک ممتاز شخص تھے جنہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی کی، خواہ وہ مذہبی معاملہ ہو یا سیاسی اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوسروں کی رہنمائی بھی قبول کی۔ معروف مجاہد آزادی امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد سے آپ بے حد متاثر تھے ان سے اکثر وبیش تر خط وکتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا کرتا تھا۔ شاغل صاحب مولانا کی قد آور شخصیت، قومی وملی خدمات اور دینی وادبی صلاحیتوں سے، بہت متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری مذہب کے ساتھ ساتھ سیاست کے رنگ سے بھی مہمیز نظر آتی ہے۔ وہ ہندوستان کے مختلف فرقوں اور طبقوں کو ملک کے اعلیٰ مفادات کے تحت ایک دوسرے سے قریب لانا چاہتے تھے۔ انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے فروغ کے لیے نہایت سنجیدہ کوششیں کیں۔ ان کی تحریری اور شعری نگارشات اس بات کا بین ثبوت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے نقیب اور داعی رہے۔ جناب شمشیر کمار لعل ان کے ایک اچھے دوست اور ہم نوا تھے۔ ان دونوں نے اس سلسلے میں باہمی اتحاد کے ساتھ ایک دوسرے کا بھرپور ساتھ دیا، اس تحریک کو تقویت بخشی اور فروغ دیا۔ شاغل قادری کی نجی زندگی بہت زیادہ خوشگوار نہیں تھی کیونکہ موصوف کی اہلیہ برابر بیمار رہا کرتی تھیں، ان کے علاج ومعالجہ کے علاوہ دفتری مصروفیات ان کے ساتھ تھیں۔ آپ انڈین ریلوے میں اسٹیشن انچارج کی حیثیت سے ملازم تھے۔ عہدہ کے لحاظ سے ذمہ داریاں بھی کافی تھیں۔ لیکن ان تمام فکر وتردد اور پریشانیوں کے باوجود ادبی خدمات میں بہت زیادہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ شاغل قادری کے بیٹے (لے پالک) سید عرفان قادری ان دنوں رانچی میں مقیم ہیں۔ ان کے بیٹے سید ارمان قادری گیوال بگہہ گیا میں مستقل طور پر اپنی رہائش گاہ میں قیام پذیر ہیں۔ ارمان قادری میرا بھانجہ ہے۔ اس مضمون میں بہت ساری معلومات فراہم کرنے میں اس نے میرے ساتھ تعاون بھی کیا ہے۔ اس نے مجھ سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ دادا جان (شاغل قادری) کی علمی وادبی خدمات پر اگر ایک کتاب شائع ہوجائے تو کیا ہی بہتر بات ہوگی۔ میں نے اس سے وعدہ بھی کرلیا ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ میں تمھاری اس خواہش کو ضرور پورا کروں گا۔ اس مضمون کو لکھنے کی جانب معروف شاعر، فکشن نگار اور ادب دوست ڈاکٹر سید احسان تابش نے ایک گفتگو کے دوران میری توجہ اس جانب مبذول کرائی۔ بہر حال، شاغل قادری کے تعلق سے جب میں نے تحقیقی معلومات حاصل کی تو مستند ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ موصوف خطہ جھارکھنڈ میں واقع کوئلہ نگری جھریا کے ایک اسکول میں پڑھتے تھے۔ یہاں ان کے والد محترم سید عبدالجبا قادری بھی قیام پذیر تھے۔ یہاں پر بنگالی راج نے اردو اور ہندی پڑھنے والے طلبہ کو 1938 میں اس وقت نکال دیا جب مملکت صوبہ بہار کے وزیر اعظم ڈاکٹر سید محمود تھے اور موصوف نے فخر الدین علی احمد مرحوم کے زمانہ کے اس قانون کو کالعدم ٹھہرا دیا تھا کہ ریاست بہار میں کوئی ہائی اسکول اس وقت تک منظور نہیں کیا جائے گا جب تک بہار یونیورسٹی کی تمام منظور شدہ زبانوں کے پڑھانے کا نظم نہ ہوجائے۔ نتیجے کے طور پر اس قانون کا نفاذ ہوا کہ بہار یونیورسٹی کی منظور شدہ کسی ایک زبان کا بھی ہائی سکول منظور ہوسکتا ہے۔ 1938 میں جب اس اسکول کے اردو ہندی پڑھنے والے طلبہ نکال دیے گئے تو سات اردو ہندی پڑھانے والے اساتذہ اور 29 میٹرک کے طلبا نے اپنی جدوجہد سے "جھریا اکیڈمی" نام کا ایک اسکول قائم کیا۔ اردو داں طلبہ میں صرف شاغل قادری اس جدوجہد میں شامل تھے ان کی کوششوں میں ان کے ایک ساتھی جناب علی عباس انصاری نے تعاون کیا۔ موصوف تعلیم یا ملازمت کے سلسلے میں جہاں کہیں بھی رہے وہاں شعر وشاعری اور مشاعرہ بازی کا مشغلہ اور اردو ادب کی خدمت کا جذبہ آخر دم تک قائم رہا۔ موصوف کے بڑے بھائی جناب مولانا سید محمد ذاکر قادری کے دوست جناب محمد جان انصاری ہمیشہ کہا کرتے تھے "ارے شاغل کی جیب میں تو ہمیشہ مشاعرہ رہا کرتا ہے"۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ طالب علم تھے۔ شاغل قادری اپنے کام کے علاوہ دوسروں سے کام لینے کی مہارت بھی رکھتے تھے جذباتیت کا اثر گو کہ ان پر غالب نہ تھا لیکن کچھ حد تک اس کا عنصر ضرور موجود تھا جب بھی جلال میں آجاتے تو یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی باتوں کا دوسروں پر کیا اثر ہوگا۔ ناواقف لوگ ان سے کبھی برافروختہ ہوجاتے مگر واقف کار لوگ جانتے تھے کہ قادری کی فطرت میں حد درجہ خلوص کا جذبہ کارفرما ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجائیں گے۔ کینہ، ہوس، حسد اور عداوت کا جذبہ موصوف کے اندر قطعی طور پر موجود نہ تھا۔ ورنہ ان کے اندر یہ انفرادیت جو کام کرنے اور لوگوں سے کام لینے کی تھی موجود نہ ہوتی۔ شاغل صاحب کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ وہ ہر کسی کی تعریف کیا کرتے۔ مشاعروں میں ہر شاعر کے شعر پر داد دیتے اور جب کوئی پوچھتا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو جواب دیتے۔ "میں جب کسی انسان کی تعریف کرتا ہوں تو اس کی خوبیوں کو دیکھ کر، اس کو پیش نظر رکھ کر اور خرابیوں سے صرف نظر کرکے اشعار کی داد اپنی پسند کے معیار پر نہیں بلکہ شعر کے رنگ وآہنگ اور صلاحیت کا لحاظ رکھتے ہوئے جو شعر کامیاب ہوتا ہے اس کی تعریف کرتا ہوں۔" یہاں تک تو درست ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کی بہت تعریفیں کر رہے ہوتے پھر اس سے رنج ہوجاتے اور اس کی موجودگی میں ہی اس کو کھری کھری سنا ڈالتے اس کی وجہ دریافت کرنے پر بتاتے نجی طور پر پسند الگ بات ہے مگر اجتماعی کام میں کسی کی ذات سے نقصان پہنچے گا تو اس کو ٹوکنا اور اس کی نشاندہی کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ شاغل صاحب کی یہ حکمت عملی ایسی تھی کہ جن کو ان کے بہت سارے مخلص احباب بھی ناپسند کرتے مگر یہ جانتے ہوئے کہ اس شخص کا دل صاف ہے اور سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھنا چاہتے ہیں اس لیے کوئی مزاج شناس شخص ان سے نفرت کر ہی نہیں سکتا۔ اردو دنیا کے قابل قدر شعراء اور ادباء کا تذکرہ جب بھی کیا کرتے تھے بڑے حسین انداز میں کرتے۔ تحقیق کرتے وقت ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے کہ انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اور بزرگوں کی پگڑی نہ اچھالی جائے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا شاغل قادری کا مخصوص طرز عمل تھا۔ شاغل قادری کو مطالعہ سے بے حد تعلق تھا ادبی اور دینی کتابوں کا ایک ذخیرہ ان کے پاس موجود تھا جو ایک ضخیم لائبریری کی شکل اختیار کر سکتا تھا لیکن مرحوم کے انتقال کے بعد لوگوں نے اسے مال غنیمت سمجھ کر صاف کر دیا۔ موصوف سینکڑوں روپے ماہانہ کتابوں کی خریداری پر کیا کرتے تھے۔ ادبی کتابوں کے علاوہ میگزین اور رسائل منگوایا کرتے۔ کتابوں سے وابستگی اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ اپنی کتاب اور رسالے دوسروں کو پڑھنے کے لیے دینے سے بہت حد تک اجتناب کرتے، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بغیر تقاضے کی لوگ کتاب واپس نہیں کرتے۔ اگر کوئی طلب کرتا تو خدمت زبان و ادب کے موضوع پر ایک لکچر دینے لگتے۔ ان کے مخصوص جملے یہ ہوتے۔ "اردو کوئی دیوی نہیں جسے پوجا جائے۔ اس کی خدمت کا یہ طریقہ درست نہیں کہ غیر اردو داں کی اردو دشمنی کا دن رات تذکرہ کیا جائے، بلکہ اردو کی خدمت یہ ہے کہ اس کے اخبار ورسائل اور کتابیں خرید کر پڑھی جائیں، اس کے شاعر وادیب کی عزت افزائی کی جائے آئندہ نسل کو اردو اور اسی کے ادب سے دلچسپی پیدا کرنے کی جدوجہد کی جائے۔" اس قسم کی تقریر کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ قادری صاحب سے اخبار ورسائل طلب کرنے پر زور دے۔ دراصل یہ جو کہتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے تمام احباب بھی ایسا ہی کریں۔ اردو کے اخبار رسائل کی توسیع میں بھی ہمیشہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اسکول اور کالج کے طلبہ اکثر شاغل قادری کے دارالمطالعہ سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے آیا کرتے تھے اور اکثر یہ بھی دیکھا گیا کہ یہ اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے نصاب کی کتاب طلباء کو پڑھا رہے ہیں چکبست، غالب، میر، جمیل مظہری اور فراق گورکھپوری وغیرہ کی نظمیں سمجھا رہے ہیں اور اس پر نوٹ لکھوا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کام میں اتنی مہارت حاصل ہوچکی تھی کہ طلبہ سے صرف عنوان پوچھتے اور زبانی لکھوانا شروع کر دیتے۔ شعر کہنے کا ڈھنگ بھی شاغل صاحب کا نرالا تھا۔ کاغذ قلم لے کر دیر تک غور وفکر کرتے مگر کچھ نہیں کر پاتے ہاں اگر کوئی لکھنے والا ل جائے تو موڈ خراب ہی کیوں نہ ہو فورا تازہ دم ہوجاتے۔ اس وقت جو بھی سامنے آ گیا شعر پر شعر لکھواتے چلے جاتے۔ اس قسم کا ایک واقعہ تب پیش آیا جب وہ ہاٹ پوریٔنی سے تبادلہ ہونے پر رخصت ہو رہے تھے۔ دل میں احباب اور جگہ سے بچھڑنے کا شدید رنج وغم اور صدمہ تھا۔ دماغ پر ایک کیفیت طاری تھی۔ اتفاق سے ان کے گہرے دوست حکیم عبدالباقی صاحب مل گئے ان کو پکڑ لیا اور صرف ایک گھنٹے کے اندر میں 70 اشعار پر مشتمل ایک طویل مثنوی بہ عنوان "پورینی نامہ" کہہ گیے۔ ان کی یہ مثنوی اسی عنوان سے شائع بھی ہوئی پھر 1905 سے مسلسل ہندو پاک کے مختلف پرچوں اور رسالوں میں شاغل صاحب کا کلام چھپتا رہا، اس کے بعد جب ان کا مجموعہ کلام "متاع شوق" کے نام سے شائع ہوا تو پھر رسالوں کی طرف کم دھیان دینے لگے لیکن قطعہ تاریخ وفات اکثر وبیش تر اخباروں میں آتے رہتے۔ تاریخ گوئی میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے پروفیسر مظفر اقبال انہیں جانشین حضرت بسمل سہنسراوی کہتے تھے جو اس عہد کی بہت بڑے پایہ کے شاعر اور استاد تھے۔ مگر شاغل قادری خود اس کی تردید کرتے ہوئے کہتے کہ خیر مخدوم آبادی اور حکیم یوسف پھلواروی اس اعزاز کے زیادہ مستحق ہیں۔ اب اس کا فیصلہ تو وہی کر سکتا ہے جس نے ان کی تاریخ گوئی کا تقابلی مطالعہ کیا ہو یا تنقیدی جائزہ لیا ہو۔ ریڈیو سے بھی شاغل صاحب کا کلام اکثر وبیش تر نشر ہوا کرتا تھا۔ ایک شاعر کی حیثیت سے ان کی شہرت اردو دنیا کے ایک بڑے اور وسیع حلقے میں تھی۔ کسی شہر کی اردو محفلوں میں کسی شاعر یا ادیب سے کوئی ملتا تو شاغل صاحب کا غائبانہ تعارف اسے ضرور مل جاتا۔ بہار میں تو زیادہ تر لوگ شاغل صاحب کو ذاتی طور پر بھی جانتے تھے۔ چونکہ ریلوے میں سروس کرنے کی وجہ کر انہوں نے ایک طویل مدت بھاگلپور میں گزاری جہاں کی ادبی فضا نہایت صحت مند اور خوشگوار تھی۔ شاعر وادیب کا اتحاد جو اس شہر میں تھا وہ شاذ ونادر ہی کہیں اور دکھائی دیتی ہو۔ جہاں لوگ بلا تکلف ایک دوسرے کے اشعار پر تنقید کرتے اور مشورے دیا کرتے۔ مذاکرے اور مباحثے ہوا کرتے۔ کہیں کوئی کسی کا برا نہیں مانتا۔ اس قسم کی فضا پیدا کرنے میں موصوف کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔ یہ اپنی نظمیں اور غزلیں دوسروں کے سامنے رکھ دیتے تا کہ لوگ پرکھیں اور مشورے دیں۔ اسی طرح دوسروں کے کلام کو بھی شاغل صاحب پرکھتے اور اور ضروری ومناسب مشورے دیا کرتے۔ جب کہ عام طور پر ان حالات میں لوگ ایک دوسرے کے سامنے اکثر خاموش رہ جایا کرتے ہیں۔ دراصل یہ خاص ماحول اور آپسی میل ومحبت کا ثمرہ تھا۔ شاغل قادری کی حالات زندگی اور شعر وادب کا جائزہ بہت پہلے "نظارہ" (لکھنو) "نقوش کارواں" (صاحب گنج) "گلستان ہزار رنگ" مرتبہ جناب بہاؤ دین صاحب، "نقش دوام" (گیا) اور "نظارہ خیال" (بھاگل پور) میں بھی شائع ہوچکے ہیں۔ ان سب سے پتہ چلتا ہے کہ شاغل صاحب شاعری دس گیارہ سال کی عمر سے ہی کرنے لگے تھے۔ ان کی شاعری کا آغاز موضع پیر بگہا ضلع گیا سے ہوا، جہاں 1935 میں یہ ساتویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ اس گاؤں میں ہر ہفتہ کسی نہ کسی کے بنگلے پر مشاعرے کا اہتمام ہوا کرتا تھا۔ اس قسم کے دو چار مشاعروں میں شرکت کے بعد شاغل صاحب نے بھی شاعری شروع کر دی۔ انہوں نے پہلا تخلص سنجیدہ کلام میں صادق اور مزاحیہ کلام کے لیے کاذب رکھا جھریا میں یہ دانش تخلص کیا کرتے پھر کچھ دنوں تک شاہد بھی تخلص کیا۔ شاغل قادری جب کمرڈوبی انجینئرنگ ورکس میں تھے اس وقت انہوں نے اپنا تعلق شرر رکھا۔ اس کے بعد موصوف نے تخلص رکھنا ترک کر دیا اور ایک مدت تک قطع میں قادری جوان کے نام کے ساتھ خاندانی سلسلے کے طور پر چسپاں تھا استعمال کرتے رہے، اور آخر میں کہیں شاغل اور کہیں قادری تخلص کرتے تھے۔ مزاحیہ تخلیقات میں کاذب سے تلخ زمانی بن گئے اس قسم کی نظموں میں تلخ حقیقتوں کو ہی بیان کیا کرتے تھے۔ زبان وادب اور شعر وشاعری کے علاوہ بھی شاغل صاحب کی ایک شخصیت اور تھی جو بہت نمایاں رہی اور وہ یہ کہ کوئی ناواقف بھی جب پہلی بار شاغل صاحب سے ملتا تو ذہنی طور پر ان کی صورت وشباہت کو دیکھ کر یہ تاثر قائم کرتا کہ موصوف کسی مسجد کے امام یا کسی مدرسے کے معلم ہیں۔ بڑی بڑی داڑھی لحیم وشحیم جسم پر کھدر کا کرتا پاجامہ اور سر پر دو پلی ٹوپی اور آخر عمر میں کچھ دنوں سے عصا لے کر بھی چلتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو سہارے کی ضرورت ہوگئی تھی وہ تو آخر دم تک دوسروں کو سہارا دینے کے لائق رہے۔ بس یوں ہی عصا لے کر چلا کرتے تھے۔ جس کے متعلق مرحوم کا یہ خیال تھا کہ یہ حاجی ملنگ صاحب کے جیسا ہے جو ایک شخص نے سات گز مارکین کی عوض میں دیا تھا۔ اس عصا کو لیے ہوئے جس طرح یہ جھومتے جھامتے مشاعروں میں جاتے اسی طرح دینی اور دیگر مجالس میں بھی دیکھے جاتے۔ ان کے اس رنگ وروپ اور وضع قطع میں خاندانی وجاہت کے اثرات کی جھلک نمایاں تھی۔ ان کے بڑے بھائی جناب مولانا ذاکر قادری کی تربیت اور گھریلو ماحول نے انہیں یہ وصف عطا کیا تھا۔ سادگی ان کے خاصیت تھی جو ظاہر سے لے کر باطن میں سمائی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ کے کلام میں بھی واضح طور پر سادگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان کا کھدر کا لباس دیکھ کر کچھ لوگ انہیں سیاسی آدمی بھی سمجھ بیٹھتے۔ مگر ان کی سیاست طالب علمی کے ساتھ ہی رخصت ہوچکی تھی۔ اس کی وضاحت کے متعلق دریافت کرنے پر یہ بتاتے کہ چونکہ جمیعت علماء کے اکابرین اور میرے بڑے بھائی اسی لباس میں رہتے ہیں۔ اسی لیے مجھے بھی یہ لباس بہت پسند ہے۔ نیز کھادی کے استعمال سے گھریلو صنعت کو بھی فروغ حاصل ہوتا ہے۔ شاغل قادری کوئی عالم، فاضل یا حافظ تو نہیں تھے لیکن دینی کتب کے مطالعے کی وجہ کر دینی معاملات میں بڑی مہارت رکھتے تھے اور بہت سارے نکتوں سے بخوبی واقف تھے۔ یہ باتیں کرتے، شعر پڑھتے یا نثر پڑھتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو خلاف شریعت ہو۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ یہ ایک باخبر انسان تھے۔ جس طرح شاعری کی تاریخ اور اس کے ارتقا اور حسن معنی پر اپنے انداز میں روشنی ڈالنے کی صلاحیت رکھتے تھے اسی طرح دینی معاملات اور دنیاوی حالات پر بھی اپنی رائے کا بے باک اظہار فرمایا کرتے۔ پورینی کے اکثر احباب چھیڑ کر کسی موضوع کی طرف ذہن کو مرکوز کرتے اور مضراب کی ایک ہلکی سی ضرب سے یہ ساز نغمہ سرا ہونے لگتا تو ہر شخص حلقہ بگوش ہوکر ان کی باتیں اور کلام سنا کرتا تھا۔ جناب شاغل قادری مرحوم اپنے ہم عصر شعراء میں بڑی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے چونکہ وہ اس کے لائق بھی تھے۔ باوجود کئی مشغولیات کے وہ ادبی خدمات کے لیے وقت ضرور نکال لیا کرتے اور یہی وجہ تھی کہ وہ جہاں بھی رہے ہر گلی اور ہر نکڑ پر نظر آتے۔ کسی کو یہ شکایت نہیں ہوتی کہ وہ وقت نہیں دیتے ہیں اور شاید یہی محنت و مشقت لگن اور کاوش تھی جو ان کو ایمانداری کے راستے سے نہ ہٹا سکی۔ وہ کچھ نہ کچھ کہنے کے لیے بھی وقت نکال ہی لیتے تھے اور روزانہ کچھ نہ کچھ ضرور کہا کرتے تھے۔ اس سے ان کے افکار وخیالات کا پتہ چلتا ہے۔ وہ فطری طور پر بچپن سے ہی مصروف زندگی گزارنے کی عادی تھے اور یہ اب یہ بات ان کی عادت اور ان کی فطرت میں شامل ہوچکی تھی۔ عبادات کو بھی حق جان کر اس کا پورا پورا حق ادا کرنا ان کا لازمی امر تھا۔ دفتر سے جو بھی وقت بچتا وہ مطالعہ درس تدریس یا تصنیف تالیف میں ہی گزارتے اور ایک صاحب علم شخصیت کے لیے مذکورہ تین چیزیں ہیں ضروری ہوتی ہیں۔ ان کا زیادہ تر وقت انہی کاموں میں صرف ہوا کرتا تھا وہ علم کے بے کراں سمندر میں غوطے لگاتے اس کی تہہ میں پہنچتے اور جو بھی ہاتھ لگتا اسے سمیٹ کر سطح پر آجاتے پھر اسے اپنی مٹھی یا تھیلے میں بند کر کے محفوظ نہیں رکھتے بلکہ ان کی پوری کوشش ہوتی کہ وہ اس سلسلے میں اپنی سخاوت دکھائیں۔ لہٰذا وہ اپنے خیالات اور احساسات کی صورت میں اسے دوسروں کے سامنے پیش کر دیتے اور حالات جس قدر اس کے لیے سازگار ہوتے وہ بھرپور اس کا فائدہ اٹھاتے چلے جاتے، یا یوں کہیں اپنا موافق حلات کو بھی موافق بنا لیتے یا پھر اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے سے بھی بعض نہیں اتے۔ وہ اپنے قلم کو تمام بندشوں سے آزاد اور اپنے قلب وذہن کو تمام آلائشوں سے پاک رکھتے۔ ایسے لوگ اپنی زندگی میں اپنی تمام تخلیقات کو محفوظ نہیں بھی کر پاتے تو ان کے بعد پرستاران ادب اسے اپنی کوشش اور جستجو سے اکٹھا کر کے اسے محفوظ کر لیتے ہیں۔ آج علم وادب کا میدان جس قدر وسیع معلوم ہوتا ہے اس میں ایسے ہی پرستاران ادب کی بے لوث معاونت شامل ہے۔ شاغل صاحب بھی ایک ایسے ہی اہل علم اور قدردان ادب میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی حصول علم کے لیے صرف کردی۔ انہیں جتنا بھی وقت ملتا اس کا ایک حصہ وہ مطالعہ اور علم کی تشنگی بجھانے میں صرف کر دیا کرتے۔ دوسرا حصہ تصنیف وتالیف کی نذر ہوا کرتا تھا لیکن افسوس کہ انہیں وقت نے بہت زیادہ موقع نہیں دیا اور وہ دوران سروس محض 47 سال کی عمر میں ہی عارضہ قلب کا شکار ہوکر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انہیں ایسے مواقع اور حالات ہی فراہم نہیں ہو سکے کہ وہ مزید اپنا پورا وقت تصنیف وتالیف میں لگاتے۔ بہر حال، ان کی تخلیقات کی نوعیت بھی ایک مطبوعہ اور دوسرا غیر مطبوعہ ہے۔ مطبوعہ تصنیف میں متاع شوق ہے جو ان کا مجموعہ کلام ہے اس سے تقریبا بہار کے تمام اہل ادب اور شعراء کا طبقہ واقف ہے ان میں جو نظمیں اور غزلیں شامل ہیں ان میں قومی اور وطنی جذبات نمایاں طور پر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ چونکہ یہ اور ان کے ہم عصر شعراء آزادی کے بعد کی صورت حال سے پوری طرح آشنا تھے، اس لیے وطن کے شہیدوں نے جو گل ورنگت بخشی تھی شاعری میں اسی کا اظہار بھی ضروری تھا۔ اہل علم اور اہل ادب کا اخلاقی فریضہ تھا کہ وہ ان کے زخموں کو دھوئے ان کی قربانیوں کو محسوس کرے اور یہ بتائیں کہ آزادی جان سے بھی زیادہ پیاری شے ہوتی ہے۔ حب الوطنی کے گیت گائے جائیں اس کے روشن اور تابناک مستقبل کی تمنا کی جائے انہوں نے ان تمام چیزوں کو بڑی باریکی اور گہرائی سے دیکھا اور پرکھا ان لوگوں سے بھی استفادہ کیا جنہوں نے اس میں براہ راست حصہ نہیں لیا تھا اور ایسے ادیبوں سے بھی جن کا اس سلسلے میں کوئی ادبی خدمات یا کارنامہ رہا ہے۔ یوں تو وہ آزادی کے پہلے سے ہی یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے لیکن آزادی کے بعد ان کی شاعری میں ایک اہم موڑ آتا ہے۔ اس سے پہلے کا جو بہاؤ تھا وہ ٹھہراو کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر وہ تجربات کی بھٹی میں تپتے ہوئے اشعار کہنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں داخلیت اور رومان پرستی کی واضح کمی دکھائی پڑتی ہے اور اب تک ہم ایسا محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے شعرا اور ادبا کے اندر ان چیزوں کی کمی پائی جاتی ہے شاغل صاحب کے ہم عصر شعرا وادباء کے اندر بھی کم وبیش ایسی ہی کیفیت پائی جاتی ہے۔ یوں تو شاغل صاحب کو شاعری کا ذوق ورثے میں ملا تھا وہ فطری فطری شاعر تھے اور تمام اصناف سخن کو ذریعہ اظہار بناتے تھے، مگر وہ نظموں کی طرف زیادہ مائل تھے۔ ان کے کلام میں سادگی، پرکاری، معنویت، دلکشی، بے ساختگی اور سوز وگداز کے ساتھ بے تکلفی، برجستگی، حسن انگیزی اور شگفتگی بھی پائی جاتی ہے۔ موصوف کلاسیکی روایت کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے نکتہ آفرینی اور معنویت کے حسین فضا کو برقرار رکھنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ اگر شاغل صاحب کے ظاہری حلیہ کی بات کی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ گورا رنگ، شکیل وجمیل چہرہ، بلند پیشانی روشن آنکھیں ستواں ناک متناسب اعضا اور ظاہری شخصیت کی دلکشی ان کے وقار تمکنت اور عظمت وجلال کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔ ان کی گفتگو کے لہجے میں بڑی شیرینی بڑی مٹھاس نغمگی ٹھہراو دل پذیری اور دل کشی ہوا کرتی تھی اور وہ اس کا برملا اظہار بھی اسی انداز میں کیا کرتے تھے۔ کینہ پروری، تعصب، تنگ نظری، حسد، رقابت، رشک اور دشمنی جیسی خطرناک معاشرتی بیماریوں سے یکسر پاک تھے۔ اس لیے ظاہر وباطن دونوں اعتبار سے وہ ہر جگہ یکساں نظر آیا کرتے تھے۔ ان کی ذات گرامی علم وادب، صالح مقاصد شعور وآگہی کی فیض وبرکت سے مملو تھی جو آخری دم تک باقی رہی اور ان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ اس مادہ پرست دنیا میں بڑے بڑے زاہدوں اور عابدوں کے ایمان ویقین کو متزلزل کر دیا لیکن شاغل صاحب اپنے ایمان یقین اور روایت پسندی کے لیے ایک سخت چٹان ثابت ہوئے۔ آخری دم تک اپنے مخصوص روایتی وضع پر قائم رہے۔ کسی کی ذات سے اگر کوئی تکلیف پہنچی تو اس سے بھی شکایت نہیں کی۔ جذبہ انتقام تو دور کی بات تھی اسی طرح ان کی باطنی شخصیت اسلامی تعلیمات کی آئینہ دار دکھائی دیتی ہے۔ چونکہ وہ بنیادی طور پر ایک شاعر تھے اس لئے یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ان کے خزانہ شاعری سے کچھ ایسے نمائندہ اشعار بطور نمونہ پیش کر دیئے جائیں جو ان کے افکار وخیالات کے ساتھ ان کے احساسات وجذبات کو ظاہر کرتے ہوں۔ بخوف طوالت مضمون یہاں چند اشعار پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ممنون قادری ہوں اس نکتہ چیں کا دل سے
تنقید جس کی صیقل ہے میری شاعری پر
جو شگفتگی گل وسمن کی ملی قفس میں مجھے خبر
تو سرشک خوں کے بہار سے لہک اٹھے دامن وآستیں
بھلا چارہ گرو بخیہ گری ممکن کہاں تم سے
نہ چھیڑو صرف حال زخم پنہاں دیکھتے جاؤ
ان کی پرسش پہ جو دیکھا متبسم مجھ کو
رازداروں کو مرے انداز پہ رونا آیا
شب فراق گذاری عجیب تصور میں
کہ جیسے پاس مرے آپ آ ے جاتے ہیں
کیسے انسان ہو یہ اشک ندامت کب تک
قادری جرائت عصیاں کی ذرا بات کرو
اے دل یہ ترے سوز دروں کا اثر نہ ہو
ان کی بھی چشم نم ہے، مرے چشم تر کے ساتھ
ظلمت میں شب کی نور سحر ڈھونڈتی ہے آنکھ
پیدا ہوا ہے خیر کا پہلو بھی شر کے ساتھ
جس میں ہنسنے کی سر دار جرائت آئی
اس کے قدموں میں زمانے کی قیادت آئی
غزل میں قادری یہ زندگی کی ترجمانی کیا
یہ وہ صنف سخن ہے جس کا ذکر بتاں تک ہے
تری شاعری ہے ابھی قادری اسیر کہنہ رواج کی
وہی حسن وعشق کی داستاں وہی ذکر بادہ وانگبیں
کہاں دیکھا تھا کب دیکھا تھا، اتنا ہوش ہے کس کو
مگر اب تک وہ صورت دل نشیں معلوم ہوتی ہے
شب کی آواز نہ پاؤ گے تو ڈھونڈو گے مجھے
آہ زاری کی سنو گے نہ صدائیں میرے بعد
بخشی ہے رہائی غم دوراں سے اس نے
ہم تو غم جاناں کا مداوا نہ کریں گے
چمن میں آگ برسائیں گی آخر بجلیاں کب تک
اٹھے گا اس طرح شاخ نشیمن سے دھواں کب تک
قفس میں خواب بن کر شکل گل یوں بار بار آئی
اسیران کہن سوتے میں چیخ اٹھے کہ بہار آئی
خزاں مایوسیوں کی چھا چکی گلشن دل پر
بہاریں لاکھ آئیں، یہ کہاں آباد ہوتا ہے
مجھے قادری جہاں کو اس اوج پر ہے لانا
میری نظم کر رہی ہے مرے دل کی ترجمانی
وداع، وداع دوستو! الوداع
چلا قادری ہم دمو، الوداع

اس طرح مختلف النوع خیالات کے حامل اشعار کی ایک بڑی تعداد ان یہاں موجود ہے جس کا تفصیلی ذکر یہاں ممکن نہیں، اسے آئندہ کے لیے رکھ چھوڑتا ہوں۔

خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی بلوں پر اہم ووٹنگ سے قبل کانگریس کا لوک سبھا ارکان کے لیے وہپ جاری

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) کانگریس نے پیر کے روز اپنے تمام لوک سبھا اراکینِ پارلیمنٹ کے لیے ایک سخت 'تھری لائن وہپ' جاری کیا ہے، جس میں انہیں 16 سے 18 اپریل تک ایوان میں لازمی موجودگی کی ہدایت دی گئی ہے۔ پارٹی نے خصوصی سیشن کے دوران زیرِ بحث آنے والے معاملات اور ووٹنگ کو "انتہائی اہم مسائل" قرار دیا ہے۔

اس ہدایت نامے میں پارٹی نے اپنے تمام اراکین کو حکم دیا ہے کہ وہ جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو "صبح 11:00 بجے سے ایوان کی کارروائی ملتوی ہونے تک موجود رہیں" اور "ہر حال میں پارٹی کے موقف کی حمایت کریں"۔ اس مراسلے پر "انتہائی اہم" درج کیا گیا ہے، جو کہ آنے والی قانون سازی کی کارروائی کی حساسیت اور اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ قدم 16 اپریل سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کے پس منظر میں اٹھایا گیا ہے، جس میں حکومت کی جانب سے 'ناری شکتی وندن ادھینیم ('2023 جسے عام طور پر خواتین کا ریزرویشن بل کہا جاتا ہے) سے متعلق مجوزہ ترمیم اور 'حد بندی بل) 'ڈی لیمیٹیشن بل) کو آگے بڑھائے جانے کی توقع ہے ۔ ان دونوں اقدامات پر وسیع بحث اور ووٹنگ کا امکان ہے، جس کی وجہ سے پارٹی کے تمام ارکان کی حاضری اور اتحاد کو ناگزیر قرار دیا گیا ہے۔

پارلیمانی طریقہ کار میں 'تھری لائن وہپ' پارٹی کی جانب سے جاری کردہ سخت ترین ہدایت ہوتی ہے ، جس کے تحت قانون سازوں کے لیے ایوان میں موجود رہنا اور پارٹی کے موقف کے مطابق ووٹ دینا لازمی ہوتا ہے ۔ اس کی خلاف ورزی کی صورت میں تادیبی کارروائی کی جاسکتی ہے ۔اس وہپ کا اجرا ظاہر کرتا ہے کہ کانگریس قیادت آنے والی ووٹنگ کو سیاسی اور قانون سازی کے لحاظ سے انتہائی اہمیت کا حامل سمجھتی ہے۔

یہ پیش رفت کانگریس ورکنگ کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں ہونے والی مشاورت کے عین مطابق ہے، جہاں سینئر لیڈر جے رام رمیش نے مجوزہ قوانین کے وقت، ترتیب اور نفاذ کے حوالے سے پارٹی کے تحفظات سے میڈیا کو آگاہ کیا تھا۔ پارٹی خاص طور پر حد بندی اور خواتین کے لیے ریزرویشن کو عملی جامہ پہنانے کے ٹائم لائن پر وضاحت کا مطالبہ کرتی رہی ہے، اور اس کا موقف ہے کہ ان مسائل کے عوامی نمائندگی اور وفاقی توازن پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔

خواتین کے ریزرویشن کا بل لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی نشستیں مخصوص کرنے کی کوشش ہے، جو ایک طویل عرصے سے زیر التوا مطالبہ ہے ۔ تاہم، کانگریس سمیت اپوزیشن جماعتوں نے اس بل کو حد بندی اور مردم شماری سے جوڑنے پر سوالات اٹھائے ہیں، اور خبردار کیا ہے کہ ان عمل میں تاخیر سے ریزرویشن کے اصل نفاذ میں مزید تاخیر ہوسکتی ہے۔

اسی طرح، حد بندی بل-جس کے تحت آبادی میں تبدیلیوں کی بنیاد پر پارلیمانی اور اسمبلی حلقوں کی حدود دوبارہ طے کی جاتی ہیں-نے مختلف ریاستوں کی سیاسی نمائندگی پر ممکنہ اثرات کے حوالے سے بحث چھیڑدی ہے، خاص طور پر ملک بھر میں آبادیاتی فرق کے تناظر میں۔

تھری لائن وہپ جاری کر کے کانگریس قیادت نے ان متنازعہ اور دور رس نتائج کے حامل بلوں پر بحث کے دوران اپنی پارلیمانی صفوں میں زیادہ سے زیادہ شرکت اور ہم آہنگی کو یقینی بنانے کا اشارہ دے دیا ہے۔آنے والے دنوں میں لوک سبھا میں شدید بحث وتکرار کی توقع ہے، کیونکہ حکومت اور اپوزیشن دونوں ہی ان مسائل پر اپنا موقف مضبوط کرنے کے لیے تیار ہیں۔

☆

حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن پر سونیا گاندھی کا حکومت پر نشانہ

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی نے ایک نجی اخبار میں شائع اپنے مضمون کے ذریعے مرکزی حکومت پر خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی کے معاملے پر شدید تنقید کی ہے۔

محترمہ گاندھی نے پیر کو یہاں واضح طور پر کہا کہ موجودہ وقت میں اصل تشویش خواتین کا ریزرویشن نہیں، بلکہ مجوزہ حد بندی ہے ، جسے انہوں نے "انتہائی خطرناک "اور "آئین پر حملہ "قرار دیا ہے۔اپنے مضمون میں انہوں نے خبردار کیا کہ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں جس طرح سے حد بندی کا معاملہ سامنے آ رہا ہے، وہ جمہوری توازن کو متاثر کرسکتا ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت جلد بازی میں اس موضوع کو آگے بڑھا رہی ہے، جس کے پیچھے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ ہوسکتا ہے۔

انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن سے حمایت تو مانگی جا رہی ہے لیکن اس اہم معاملے پر شفافیت نہیں برتی جا رہی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپوزیشن کی جانب سے کل جماعتی اجلاس کے مطالبے کو مسلسل نظر انداز کیا گیا ہے۔محترمہ گاندھی نے یاد دلایا کہ 2023 میں پارلیمنٹ سے منظور شدہ 'ناری شکتی وندن ادھینیم 'کے تحت لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کی گنجائش پہلے ہی کی جا چکی ہے۔تاہم، اس کے نفاذ کے لیے مردم شماری اور حد بندی ضروری ہے۔

انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت 2029 سے خواتین کے لیئے ریزریشن نافذ کرنا چاہتی ہے، تو یہ فیصلہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ صرف ریاضیاتی بنیاد پر نہیں، بلکہ سیاسی توازن کو مدنظر رکھ کر ہونا چاہیے ، تاکہ آبادی پر قابو پانے میں آگے رہنے والی ریاستوں (خاص طور پر جنوبی ریاستوں) کو نقصان نہ ہو۔

اس کے علاوہ انہوں نے ذات پات پر مبنی مردم شماری میں تاخیر پر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ بہار اور تلنگانہ جیسی ریاستوں نے کم وقت میں سروے کر کے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ کام ممکن ہے۔

آخر میں انہوں نے 2021 کی مردم شماری ملتوی کرنے کے فیصلے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے کروڑوں لوگ سرکاری اسکیموں کے فوائد سے محروم رہ گئے۔انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ ایسے اہم فیصلوں پر جلد بازی کے بجائے اپوزیشن کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے اور پورے عمل کو جمہوری بنایا جائے۔

قابل ذکر ہے کہ خواتین کے ریزرویشن کے معاملے پر 16 سے 18 اپریل تک پارلیمنٹ کا تین روزہ خصوصی اجلاس طلب کیا گیا ہے۔

وزیراعظم مودی نے پیٹر ماگیار کو مبارکباد دی، ہندوستان-ہنگری اور ہندوستان-ای یو تعلقات کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کے روز پیٹر ماگیار اور ان کی 'تسزا پارٹی ' کو ہنگری کے حالیہ انتخابات میں شاندار کامیابی پر مبارکباد دی اور دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ اور اسٹریٹجک تعلقات کو مزید گہرا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس 'پر جاری کردہ ایک پیغام میں مسٹر مودی نے کہا، "جناب پیٹر ماگیار اور تسزا پارٹی کو آپ کی انتخابی فتح پر دلی مبارکباد۔ "انہوں نے ہندوستان اور ہنگری کے درمیان دیرینہ تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک " گہری جڑوں والی دوستی، مشترکہ اقدار اور پائیدار باہمی احترام کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں۔"

وزیراعظم نے مستقبل کے تعاون کے حوالے سے پرامیدی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ دوطرفہ روابط کو مزید مستحکم کرنے کے لیے پیٹر ماگیار کے ساتھ مل کر کام کرنے کے منتظر ہیں۔انہوں نے مزید کہا، "میں آپ کے ساتھ مل کر اپنے دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے اور ہندوستان-یورپی یونین (ای یو) اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو آگے بڑھانے کا منتظر ہوں تاکہ ہمارے عوام کی مشترکہ خوشحالی اور فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جاسکے۔"

ہندوستان اور ہنگری کے درمیان روایتی طور پر خوشگوار تعلقات رہے ہیں، جن میں تجارت، تعلیم، ثقافت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون شامل ہے ۔ ہنگری وسطی یورپ میں ہدوستان کا ایک اہم شراکت دار رہا ہے، اور دونوں ممالک نے حالیہ برسوں میں اقتصادی اور سفارتی روابط کو وسعت دینے کی مسلسل کوششیں کی ہیں۔

مسٹر مودی کے پیغام نے ہندوستان کے لیے ایک اہم اسٹریٹجک پارٹنر کے طور پر یورپی یونین کی وسیع تر اہمیت پر بھی زور دیا۔ ہندوستان-ای یو اسٹریٹجک پارٹنرشپ نے حالیہ برسوں میں رفتار پکڑی ہے، جس میں تجارت، موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے اقدامات، ڈیجیٹل تبدیلی اور عالمی نظم ونسق (گلوبل گورننس) جیسے شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

مبارکباد کا یہ پیغام نئی دہلی کے اس ارادے کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ نئی قیادت کے تحت بوداپست (ہنگری) کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کا سلسلہ جاری رکھے گا، اور ساتھ ہی یورپی بلاک کے ساتھ اپنی وسیع تر وابستگی کو بھی آگے بڑھائے گا۔

خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے زندگی کے ہر مرحلے کے لیے منصوبہ بندی کر رہی ہے حکومت: مودی

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کو کہا کہ حکومت خواتین کو حقیقی معنوں میں بااختیار بنانے کے لیے زندگی کے ہر مرحلے کے لیے خصوصی منصوبے بنا رہی ہے اور انہیں کامیابی کے ساتھ نافذ کیا جارہا ہے۔

مسٹر مودی نے جمعرات کو پارلیمنٹ میں ہونے والی خواتین کے ریزرییشن بل پر بحث اور منظوری سے قبل اس کے پس منظر میں یہاں منعقدہ 'ناری شکتی وندن کانفرنس' سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "ہماری حکومت نے خواتین کو بااختیار بنانے لیئے زندگی کے ہر مرحلے کے لیے اسکیمیں بنائیں اور انہیں کامیابی سے نافذ کیا ہے ۔ "انہوں نے کہا کہ جدوجہدِ آزادی سے لے کر دستور ساز اسمبلی کے فیصلوں تک، آزاد ہندوستان کی بنیاد رکھنے میں ہندوستان کی ناری شکتی نے لامحدود تعاون دیا ہے اور ملک میں خواتین کی قیادت کی بہترین مثال پنچایتی راج ادارے ہیں۔

وزیراعظم نے کہا کہ حکومت ترقی پسند معاشرے کے تصور کو شرمندہ تعبیر کرنے کے مقصد سے کئی چھوٹے بڑے اقدامات کے ذریعے خواتین کو با اختیار بنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن بل کے ذریعے لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کو ایک تہائی ریزرویشن دے کر اب ملک خواتین کو با اختیار بنا کر جمہوریت کو بھی نئے انداز سے مضبوط کرنے جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا، "آج خواتین ان شعبوں میں بھی بلندیوں کو چھو رہی ہیں جہاں کبھی مردوں کی اجارہ داری سمجھی جاتی تھی۔ ملک کی ناری شکتی نے اپنی محنت، ہمت اور خود اعتمادی سے نئی بلندیوں کو چھوا ہے ۔ اب ہمیں مل کر اس طاقت کو نئی توانائی دینی ہے اور اس کے لیے مواقع کو وسعت دینی ہے۔"

مسٹر مودی نے کانفرنس میں موجود خواتین کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے مسلسل اقدامات کر رہی ہے ۔ انہوں نے کہا، "میں سب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ملک ان کی خواہشات کو سمجھتا ہے اور انہیں پورا کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔"

مسٹر مودی نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ خواتین کے ریزرویشن بل کو منظور کرانے کے لیے تمام اراکینِ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیں اور انہیں اس کی حمایت کے لیے تیار کریں۔انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں ہونے والی بحث کو ملک کے کونے کونے تک ہر خاتون تک پہنچایا جانا چاہیے۔

انہوں نے کہا، "خواتین اراکینِ پارلیمنٹ سے مل کر اپنا موقف پیش کریں اور اپنی خواہشات کا اظہار کریں۔ "وزیراعظم نے کہا کہ وہ تمام ماؤں اور بہنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ جس دن یہ بل پارلیمنٹ میں آئے ، اس دن اراکینِ پارلیمنٹ کو پھولوں کے ہار پہنا کر رخصت کریں تاکہ وہ اس مثبت فیصلے میں شراکت دار بنیں۔

انہوں نے کہا کہ آج کے دن سبھی عہد کریں کہ ناری شکتی کے پاس حقوق بھی رہیں گے اور وہ فیصلہ سازی کی طاقت میں شراکت دار بھی بنے گی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ اگرچہ یہ لوک سبھا کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین کا اختیار ہے ، لیکن وہ چاہتے ہیں کہ اس بل پر بحث کے دوران پارلیمنٹ کی وزیٹرز گیلری خواتین سے بھری رہے۔انہوں نے کہا کہ اس سے ملک میں جشن کا ماحول بنے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس کامیابی کا تمام تر سہرا ملک کی ماتر شکتی ، پارلیمنٹ اور تمام جماعتوں کو جاتا ہے۔

☆

کھرگے نے جلیانوالہ باغ کے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا، ان کی قربانی کو لازوال قرار دیا

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے پیر کے روز جلیانوالہ باغ قتلِ عام کے شہداء کو دلی خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی قربانی کو جرات، حب الوطنی اور ملک کے تئیں غیر متزلزل عزم کی علامت کے طور پر یاد کیا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس 'پر ایک پوسٹ میں مسٹر کھرگے نے کہا، "ہم جلیانوالہ باغ کے لافانی شہداء کو اپنا دلی اور عاجزانہ خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگرچہ وہ لوگ نہتے تھے، لیکن انہوں نے "بے مثال جرات، غیر متزلزل حب الوطنی اور عظیم ترین قربانی کا مظاہرہ کیا"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "قوم ان بہادر مجاہدینِ آزادی کی قربانی کو ہمیشہ احسان مندی کے ساتھ یاد رکھے گی۔"

شہداء کی قربانی کے دیرپا اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا، "جدوجہدِ آزادی میں ان کی شہادت کے ذریعے دیا گیا تعاون ہمیشہ لازوال اور ناقابلِ فراموش رہے گا۔"

جلیانوالہ باغ قتلِ عام، جو 13 اپریل 1919 کو امرتسر میں پیش آیا تھا، ہدوستان کے نوآبادیاتی ماضی کے المناک ترین واقعات میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اس دن سینکڑوں نہتے شہری اس مقام پر جمع ہوئے تھے جب جنرل ریجینالڈ ڈائر کی قیادت میں برطانوی فوجیوں نے بغیر کسی وارننگ کے گولیاں چلادیں، جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں ہلاکتیں ہوئیں۔

اس واقعے نے پورے ملک میں غم وغصے کی لہر دوڑا دی تھی اور یہ ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا، جس نے برطانوی راج کے خلاف مزاحمت کو مزید تقویت بخشی۔ ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی، تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین اس دن کی مناسبت سے ان شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں جن کی قربانی قوم کے اجتماعی حافظے میں آج بھی نقش ہے۔

این ایس ای آئی ایل کو اپنا نام نیشنل کول ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ رکھنے کی منظوری حاصل

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ (این ایس ای آئی ایل) کو کارپوریٹ امور کی وزارت سے اپنا نام نیشنل کول ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ رکھنے کی منظوری مل گئی ہے۔پیر کو ایک پریس ریلیز میں این ایس ای نے کہا کہ یہ منظوری صرف نام کی حد تک محدود ہے اور یہ آپریشنل یا ریگولیٹری لائسنس نہیں۔قابلِ ذکر ہے کہ ملک کے بڑے شیئر بازار این ایس ای کا انتظام سنبھالنے والی کمپنی این ایس ای آئی ایل کے ڈائرکٹر بورڈ نے رواں سال فروری میں مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی کے قیام کی منظوری دی تھی ۔ اس کے تجویز کردہ ناموں میں 'نیشنل کول ایکسچینج '، 'بھارت کول ایکسچینج 'اور 'انڈیا کول ایکسچینج 'شامل تھے ۔این ایس ای آئی ایل نے اس منصوبے میں 100 کروڑ روپے تک کی ابتدائی سرمایہ کاری کا عہد کیا ہے۔ اس میں کمپنی کا حصہ 60 فیصد ہوگا، جب کہ بقیہ 40 فی صد دیگر شیئر ہولڈرز کو دیا جائے گا۔این ایس ای کے مینجنگ ڈائریکٹر اور سی ای او آشیش کمار چوہان نے کہا، ہم کارپوریٹ امور کی وزارت کی جانب سے 'نیشنل کول ایکسچینج آف انڈیا لمیٹڈ 'نام کی منظوری کا خیر مقدم اور تعریف کرتے ہیں۔

تاریخ میں آج کا دن

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) ہندوستان اور عالمی تاریخ میں 14 اپریل کے اہم واقعات درج ذیل ہیں۔

- 1891 ہندوستانی قانون اور سیاست داں بھیم راؤ رام جی امبیڈکر کی پیدائش ہوئی۔
- 1919 آسٹریا کے حکمراں کو سوئٹزرلینڈ جلاوطن کر دیا گیا۔
- 1927 پہلی وولووکار، پریمیئر، گوتھنبرگ، سویڈن میں لانچ کی گئی۔
- 1939 امریکی مصنف جان اسٹین بیک کا ناول "دی ورلڈ وار" پہلی بار وائکنگ پریس نے شائع کیا۔
- 1941 دوسری جنگ عظیم: جرمن جنرل ایرون رومیل نے توبروک پر حملہ کیا۔
- 1944 بمبئی دھماکہ: بمبئی پورٹ میں ایک زبردست دھماکہ ہوا، جس میں 300 افراد ہلاک ہوئے۔
- 1981 ایس ٹی ایس :1- پہلی آپریشنل خلائی شٹل، کولمبیا نے اپنی پہلی آزمائشی پرواز مکمل کی۔
- 1988 یو ایس ایس سیموئیل بی رابرٹس نے آپریشن ارنسٹ ول کے دوران خلیج فارس میں ایک کان کو نشانہ بنایا۔
- 1988 سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں اقوام متحدہ کی ایک تقریب میں سوویت یونین نے افغانستان سے اپنی فوجیں نکالنے کا وعدہ کیا۔
- 1991 جمہوریہ جارجیا نے صدارت کو متعارف کراتے ہوئے سوویت یونین سے آزادی کا اعلان کیا۔
- 1999 آسٹریلیا کی تاریخ کی بدترین قدرتی آفت نے 2.3 بلین امریکی ڈالر کا نقصان پہنچایا۔
- 2003 امریکی فوجیوں نے بغداد پر قبضہ کیا۔
- 2005 اوریگون سپریم کورٹ نے ایک سال قبل ملٹنو مہ کاؤنٹی کی طرف سے ہم جنس پرست جوڑوں کو شادی کے لائسنس جاری کرنے کو برقرار رکھا۔
- 2010 یوشو تبتی خود مختار پریفکچر میں 6.9 شدت کے زلزلے سے تقریباً 2,700 افراد ہلاک ہوئے۔
- 2010 مغربی بنگال، بہار، جھارکھنڈ اور اڈیشہ سے ایک طوفان ٹکرانے کے نتیجے میں 123 افراد ہلاک ہوئے۔
- 2014 ابوجا، نائیجیریا میں دو بم دھماکوں میں کم از کم 75 افراد ہلاک اور 141 دیگر زخمی ہوئے۔

سپریم کورٹ نے لالو پرساد کو 'زمین کے بدلے نوکری کیس' میں نچلی عدالت میں پیشی سے استثنیٰ دے دیا

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سربراہ لالو پرساد یادو کو 'زمین کے بدلے نوکری) 'لینڈ فار جاب) کیس کی کارروائی کے دوران نچلی عدالت میں ذاتی طور پر پیش ہونے سے استثنیٰ دے دیا ہے ۔عدالت عظمیٰ مسٹر پرساد کی اس درخواست پر سماعت کر رہی تھی جس میں مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) کے کیس کو چیلنج کیا گیا ہے۔اس درخواست میں متعلقہ اتھارٹی سے لازمی پیشگی منظوری کے بغیر مبینہ طور پر نئی پوچھ گچھ اور تحقیقات شروع کرنے کے اقدام کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔اس سے قبل 24 مارچ کو دہلی ہائی کورٹ نے اس معاملے میں سی بی آئی کی ایف آئی آر کو منسوخ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت نے مسٹر یادو کی اس دلیل کو مسترد کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ انسدادِ بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ اے 17 کے تحت پیشگی منظوری کی عدم موجودگی میں یہ کارروائی قانونی طور پر درست نہیں ہے ۔یہ معاملہ 2004 سے 2009 کے درمیان مسٹر پرساد کے بطور وزیر ریلوے دورِ اقتدار کے دوران مدھیہ پردیش کے جبل پور میں انڈین ریلوے کے ویسٹ سنٹرل زون میں کی گئی مبینہ' گروپ ڈی 'بھرتیوں سے متعلق ہے۔ تفتیشی اداروں کا الزام ہے کہ امیدواروں کو زمین کے ان ٹکڑوں کے عوض ملازمتیں دی گئی تھیں جو لالو پرساد کے خاندان کے افراد یا قریبی ساتھیوں کے نام پر تحفے میں دیے گئے تھے یا منتقل کیے گئے تھے۔

دہلی کے ہری نگر میں دو چور گرفتار، پولیس پر کیا حملہ

نئی دہلی، 13 اپریل (یو این آئی) نئی دہلی کے ہری نگر میں دو چوروں کو گرفتار کرنے گئی پولیس ٹیم پر ملزمان نے چاقو سے حملہ کر دیا، تاہم پولیس نے انہیں پھر بھی قابو میں کر لیا۔ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ ملزمان کی شناخت بلو سنگھ اور دھرم سنگھ کے طور پر ہوئی ہے ۔ زخمی پولیس اہلکاروں کو دین دیال اپادھیائے ہسپتال لے جایا گیا۔آؤٹر ڈسٹرکٹ کی اینٹی سنیچنگ اور چوری کی روک تھام سیل کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر (اے ایس آئی) ونود، ہیڈ کانسٹیبل روی، کانسٹیبل دیویندر اور ابھیشیک ،رانی باغ تھانے کے ایک کیس میں اتوار کو مطلوب کچھ مشتبہ افراد کا پیچھا کرتے ہوئے شیو نگر پہنچے تھے۔اس وقت دونوں چور آدرش نگر سے چوری کی گئی موٹر سائیکل پر ایک گھر میں چوری کی واردات انجام دینے کی کوشش میں تھے، تبھی جوانوں نے انہیں روک لیا۔افسر نے بتایا کہ چوروں کو پکڑنے کی کوشش کے دوران انہوں نے اے ایس آئی ونود اور کانسٹیبل ابھیشیک پر چاقو سے حملہ کر دیا۔اے ایس آئی ونود کو چاقو لگنے سے زخم آیا ہے۔زخمی ہونے کے باوجود پولیس ٹیم دونوں ملزمان کو دبوچنے میں کامیاب رہی۔ان کے پاس سے موٹر سائیکل اور چوری میں استعمال ہونے والے اوزار بھی ضبط کر لیے گئے ہیں۔ملزم بلو سنگھ اور دھرم سنگھ مغربی دہلی کے ناگلوئی کے رہنے والے بتائے جا رہے ہیں۔پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

ٹرمپ ایسا کیا کرے جس سے معاہدے کی راہیں کھل جائیں گی؟ ایرانی صدر نے دل چسپ نکتہ بتادیا

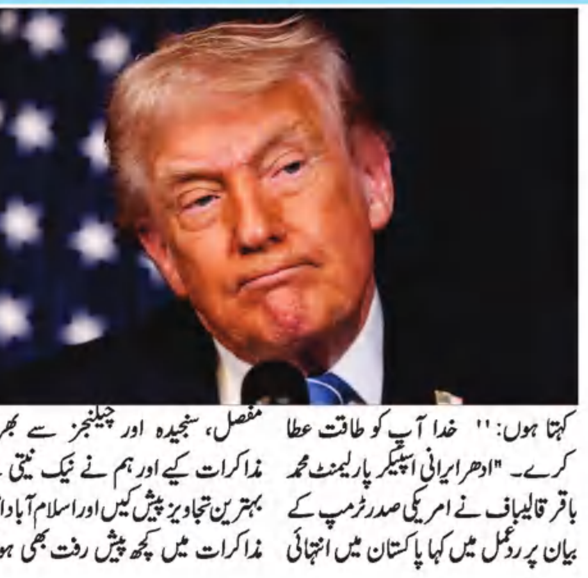

تہران، 13اپریل (یو این آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ امریکی حکومت خود کو آقا سمجھنا چھوڑ دے تو معاہدے کی راہیں کھل سکتی ہیں۔

ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا "اگر امریکی حکومت اپنی آمریت پسندی چھوڑ دے اور ایرانی قوم کے حقوق کا احترام کرے تو یقیناً معاہدے تک پہنچنے کے راستے نکل آئیں گے۔ "صدر مسعود نے مذاکراتی ٹیم کے ارکان کی کارکردگی کی بھی تعریف کی، اور لکھا "میں مذاکراتی ٹیم کے اراکین، خاص طور پر میرے عزیز بھائی ڈاکٹر قالیباف صاحب، کوخراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں: '' خدا آپ کو طاقت عطا کرے۔ "ادھر ایرانی اسپیکر پارلیمنٹ محمد باقر قالیباف نے امریکی صدر ٹرمپ کے بیان پر ردعمل میں کہا پاکستان میں انتہائی مفصل، سنجیدہ اور چیلنجز سے بھرپور مذاکرات کیے اور ہم نے نیک نیتی سے بہترین تجاویز پیش کیں اور اسلام آباد امن مذاکرات میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی، لیکن امریکہ کو فیصلہ کرنا ہوگا وہ ایران کا اعتماد جیتنے کے لیے تیار ہے یا نہیں۔

امریکہ اور ایران میں چند روز بعد بات چیت کا ایک اور راؤنڈ ہوسکتا ہے، وال اسٹریٹ جرنل باقر قالیباف کا کہنا تھا امریکہ نے ایک سال میں 2بار ایران پر حملہ کیا، اسے ہمارا اعتماد بحال کرنے کی ضرورت ہے، صدر ٹرمپ کی دھمکیاں ایرانی عوام پر اثرانداز نہیں ہوتیں، امریکہ نے ہمارا دوبارہ امتحان لیا تو بڑا سبق پڑھائیں گے۔ انھوں نے کہا "اگر آپ جنگ کریں گے تو ہم بھی جنگ کے لیے تیار ہیں، اگر آپ منطق کے ساتھ آگے آئیں تو ہم بھی منطق سے بات کریں گے۔"

امریکی سینٹکام پیر سے ایران کی بحری ناکہ بندی شروع کرے گا

نیویارک، 13اپریل (اسپوتنک، یو این آئی) :امریکہ کی مرکزی فوجی کمان (سینٹکام) نے اعلان کیا ہے کہ وہ پیر کے روز ہندستانی وقت کے مطابق شام ساڑھے سات بجے ایران کی سمندری ناکہ بندی شروع کرے گی۔ سینٹکام کے بیان کے مطابق،"امریکی افواج صدر کے اعلان کے مطابق 13اپریل کو امریکی وقت صبح 10 بجے ایران کی بندرگاہوں میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے والی تمام بحری آمد و رفت کو روکنے کے لیے کارروائی شروع کریں گی۔ "بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ ناکہ بندی بلا امتیاز ہوگی، یعنی تمام ممالک کے جہازوں پر یکساں طور پر نافذ ہوگی جو ایران کی بندرگاہوں یا اس کے ساحلی علاقوں، بشمول خلیج فارس اور خلیج عمان کی بندرگاہوں، میں آتے جاتے ہیں۔ تاہم، سینٹکام نے واضح کیا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے ان جہازوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی جو ایرانی بندرگاہوں کے علاوہ دیگر ممالک کی بندرگاہوں کے لیے جا رہے ہوں۔

دریں اثنا، اسلام آباد میں ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے ۔ اس کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کو اعلان کیا کہ امریکہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے ان تمام جہازوں کی نگرانی اور روک تھام کرے گا جو ایران کو راستہ استعمال کرنے کے لیے ادائیگی کرتے ہیں۔

☆

امریکی بحری ناکہ بندی کا اعلان، ایران کی مشرق وسطیٰ کی تمام بندرگاہوں کونشانہ بنانے کی دھمکی

تہران، 13اپریل (یو این آئی) امریکہ کی جانب سے بحری ناکہ بندی کے اعلان کے بعد اعلیٰ سطح کے ایرانی حکام نے جوابی کارروائی کی دھمکیاں دی ہیں۔

سابق پاسداران انقلاب کمانڈر اور موجودہ عسکری مشیر محسن رضائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ایرانی مسلح افواج کے پاس آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کا مقابلہ کرنے کے لیے کئی ایسے 'خفیہ ہتھیار اور ذرائع 'موجود ہیں جنہیں ابھی تک استعمال نہیں کیا گیا۔

ایرانی کمانڈر کا کہنا تھا کہ ٹرمپ کی منصوبہ بندی صرف ٹوئٹس اور خیالی اقدامات پر مبنی ہے ، انہوں نے واضح کیا کہ ایران محض ٹوئٹس اور خیالی منصوبوں سے مرعوب نہیں ہوگا، آبنائے ہرمز ایران کے مکمل کنٹرول میں ہے۔

امریکہ مذاکرات میں ایرانی وفد کی قیادت کرنے والے پارلیمانی اسپیکر محمد باقر قالیباف نے وطن واپسی پر صدر ٹرمپ کو براہِ راست مخاطب کرتے ہوئے کہا "اگر آپ لڑیں گے ، تو ہم بھی لڑیں گے ۔" دوسری جانب ایرانی پاسداران انقلاب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آبنائے ہرمز اب بھی ایران کے " مکمل کنٹرول "میں ہے تاہم کسی بھی فوجی نقل و حرکت کا " بھرپور جواب "دیا جائے گا۔

امریکی سینٹرل کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ ناکہ بندی کا آغاز پیر کو امریکی وقت کے مطابق صبح 10 بجے ہوگا، جس کا اطلاق ایرانی بندرگاہوں اور ساحلی علاقوں میں داخل ہونے یا وہاں سے نکلنے والے تمام ممالک کے جہازوں پر بلاامتیاز ہوگا۔

اس اعلان کے فوراً بعد ایران نے سخت ردعمل دیتے ہوئے خلیج فارس اور خلیج عمان کی تمام بندرگاہوں کو دھمکی دی ہے جس سے خطے میں بڑے ٹکراؤ کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق پیر کو جاری بیان میں خاتم الانبیاء سینٹرل ہیڈ کوارٹر کے ترجمان نے کہا کہ خلیج فارس اور بحیرہ عمان کی سیکیورٹی یا تو سب کے لیے ہوگی یا پھر کسی کے لیے بھی نہیں ہوگی۔ ایرانی فوج اور پاسدارانِ انقلاب کے مشترکہ بیان میں خبردار کیا گیا ہے کہ اب خطے کی کوئی بھی بندرگاہ محفوظ نہیں رہے گی۔

☆

آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کے اعلان کے بعد تیل کی قیمتوں میں 8فیصد اضافہ

ماسکو، 13اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کے اعلان کے بعد عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں 8 فیصد اضافہ ہوگیا ہے، جس کے بعد برینٹ کروڈ کی قیمت 102 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کرگئی ہے۔ تجارتی اعداد و شمار کے مطابق یہ حالیہ برسوں کا بڑا اضافہ ہے ۔اتوار کے روز جی ایم ٹی 22:01 بجے (ہندوستان میں پیر کی صبح 3:31 بجے)، جون کے لیے برینٹ کروڈ کی قیمت 7.76 فیصد بڑھ کر 102.59 ڈالر فی بیرل ہوگئی، جبکہ مئی کے لیے ڈبلیو ٹی آئی 8.2 فیصد اضافے کے ساتھ 104.51 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گیا۔ سنیچر کے روز اسلام آباد میں ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا آغاز ہوا تھا۔ اس سے قبل بدھ کی رات صدر ٹرمپ نے تہران کے ساتھ دو ہفتوں کی جنگ بندی کے معاہدے کا اعلان کیا تھا۔ اتوار کی صبح امریکی وفد کے سربراہ، نائب صدر جے ڈی وینس نے اعلان کیا کہ طویل مذاکرات کے باوجود ایران اور امریکہ کسی معاہدے پر پہنچنے میں ناکام رہے ہیں، جس کے بعد امریکی وفد بغیر کسی ڈیل کے وطن واپس روانہ ہورہا ہے۔ اتوار کے روز صدر ٹرمپ نے اعلان کیا کہ امریکہ آبنائے ہرمز میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے والے تمام جہازوں کی ناکہ بندی شروع کردے گا۔ انہوں نے امریکی بحریہ کو ان تمام جہازوں کو ٹریک کرنے اور روکنے کی ہدایت بھی دی جنہوں نے آبنائے سے گزرنے کے لیے ایران کو ادائیگی کی ہے۔

ایران میں امریکی اقدامات پر تنقید کرنے پر پوپ کو ٹرمپ نے سخت تنقید کا نشانہ بنایا

نیویارک، 13اپریل (سپوتنک/ یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پوپ لیو چودہویں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ایسے پوپ کی ضرورت نہیں ہے جو ان کی پالیسیوں کی مخالفت کرے۔

پوپ نے ایران میں امریکی اقدامات پر تنقید کی ہے۔ خاص طور پر ، انہوں نے ایرانی عوام کے خلاف امریکی دھمکیوں کو ناقابل قبول قرار دیا۔ اپریل کے اوائل میں ، جنگ کے امریکی وزیر پیٹ ہیگسیتھ کی طرف سے فوجی اہلکاروں کے لیے دعا کی اپیل کے بعد، پوپ نے ایک خطبہ میں کہا کہ غلبہ حاصل کرنے کی خواہش عیسی مسیح کے اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتی ۔ صدر ٹرمپ نے کہا "میں ایسا پوپ نہیں چاہتا جو یہ سمجھے کہ ایران کے لیے جوہری ہتھیار رکھنا ٹھیک ہے۔ "میں ایسا پوپ نہیں چاہتا جو یہ سوچتا ہو کہ یہ خوفناک ہے کہ امریکہ نے وینیز ویلا پر حملہ کیا، ایک ایسا ملک جو امریکہ میں بڑے پیمانے پر منشیات بھیج رہا تھا اور اس سے بھی بدتر ، ان کی جیلیں خالی کر رہا تھا ، بشمول قاتل ، منشیات فروش ، اور قاتل ، ہمارے ملک میں ۔ اور میں ایسا پوپ نہیں چاہتا جو امریکہ کے صدر پر تنقید کرے کیونکہ میں بالکل وہی کر رہا ہوں جو مجھے منتخب کیا گیا تھا ، ایک لینڈ سلائیڈ میں، کرنے کے لیے،"امریکی رہنما نے ٹروتھ سوشل پر کہا۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ "لیو ویٹیکن میں نہ ہوتے "اگر وہ ،ٹرمپ، وائٹ ہاؤس میں نہ ہوتے ۔ ٹرمپ نے پوپ سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ "ریڈیکل لیفٹ " کی طرف راغب ہونا بند کریں اور" سیاست دان نہیں بلکہ عظیم پوپ بننے پر توجہ دیں "۔

امریکہ اور ایران میں چندروز بعد بات چیت کا ایک اور راؤنڈ ہوسکتا ہے: وال اسٹریٹ جرنل

واشنگٹن، 13اپریل (یو این آئی) امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے رپورٹ کیا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان چند روز بعد بات چیت کا ایک اور راؤنڈ منعقد ہونے کا امکان ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں اسلام آباد میں ہونے والے طویل مذاکرات کے باوجود فریقین کسی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچ سکے ، تاہم اس کے بعد بھی سفارتی رابطوں کا سلسلہ مکمل طور پر منقطع نہیں ہوا۔ رپورٹ کے مطابق واشنگٹن اور تہران کے درمیان سفارت کاری کے دروازے ابھی مکمل طور پر بند نہیں ہوئے اور رابطوں کا سلسلہ برقرار رہنے کی توقع ہے۔ علاقائی حکام کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ آئندہ چند دنوں میں دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں، جب کہ بعض علاقائی ممالک اس عمل کو دوبارہ آگے بڑھانے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جنگ بندی میں مزید توسیع کے لیے بھی سفارتی سطح پر کوششیں جاری ہیں۔ اگرچہ دونوں ممالک کی جانب سے سخت بیانات سامنے آ رہے ہیں، لیکن سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ پسِ پردہ رابطے اور غیر رسمی مذاکرات جاری ہیں، اور بات چیت مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق یہ صورت حال اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ بحران کے باوجود امریکہ اور ایران کے درمیان کسی نہ کسی سطح پر مذاکراتی راستہ ابھی بھی موجود ہے، اور آنے والے دنوں میں دوبارہ بات چیت شروع ہونے کا امکان رد نہیں کیا جاسکتا۔

ہم اسلام آباد معاہدے سے چندانچ کے فاصلے پر تھے: ایرانی وزیر خارجہ

تہران، 13اپریل (یو این آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے انکشاف کیا ہے کہ مذاکراتی ٹیمیں اسلام آباد معاہدے سے بس چند انچ کے فاصلے پر تھیں۔ انھوں نے ایکس پر لکھا 47"سال میں اعلیٰ ترین سطح پر ہونے والی بھرپور بات چیت کے دوران، ایران نے جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ کے ساتھ نیک نیتی سے مذاکرات کیے۔ "عباس عراقچی نے مزید لکھا "لیکن جب ہم اسلام آباد مفاہمتی یادداشت سے صرف چند انچ کے فاصلے پر تھے، تو ہمیں زیادہ سے زیادہ مطالبات، مسلسل بدلتے ہوئے اہداف اور ناکہ بندی کا سامنا کرنا پڑا۔ "وزیر خارجہ ایران کا کہنا تھا کہ وہ اسلام آباد معاہدے سے چندانچ کے فاصلے پر تھے اور معاہدہ ہونے والا تھا لیکن امریکی سخت رویہ رکاوٹ بن گیا، امریکہ نے زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کی اور اہداف بدلے۔ انھوں نے ٹویٹ میں لکھا کہ کوئی سبق نہیں سیکھا گیا، نیک نیتی، نیک نیتی کو جنم دیتی ہے اور دشمنی، دشمنی کو جنم دیتی ہے۔ ٹرمپ ایسا کیا کرے جس سے معاہدے کی راہیں کھل جائیں گی؟ ایرانی صدر نے دل چسپ نکتہ بتادیا ادھر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا "اگر امریکی حکومت اپنی آمریت پسندی چھوڑ دے اور ایرانی قوم کے حقوق کا احترام کرے تو یقیناً معاہدے تک پہنچنے کے راستے نکل آئیں گے۔

امریکہ ایران مذاکرات صورتحال بہتر بنانے کی جانب قدم ہیں: چین

بیجنگ، 13اپریل (یو این آئی) چین نے اسلام آباد میں ہونے والے امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ ایران مذاکرات کا آغاز صورتِ حال بہتر بنانے کی جانب ایک قدم ہے۔ ایک بیان میں ترجمان چینی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ اُمید ہے کہ فریقین جنگ بندی کی پاسداری کریں گے۔ آبنائے ہرمز کے معاملے پر امریکا کی ممکنہ بحری ناکہ بندی کی دھمکی پر چین نے ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ فریقین تحمل اور ضبط کا مظاہرہ کریں۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ اہم آبی راستے کو محفوظ، مستحکم اور بلا رکاوٹ رکھنا بین الاقوامی برادری کے مشترکہ مفاد میں ہے۔ ترجمان چینی وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ چین توانائی کے تحفظ اور فراہمی کے لیے تمام فریقین کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہے۔

'جلد ہی تمھیں 4 ڈالر والا پیٹرول یاد آئے گا' قالیباف کا ٹرمپ پر طنز اور نئی وارننگ

تہران، 13اپریل (یو این آئی) ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے آبنائے ہرمز کے حوالے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حالیہ ریمارکس پر سخت اور طنزیہ ردعمل جاری کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں قالیباف نے ممکنہ ناکہ بندی کے تصور کا مذاق اڑاتے ہوئے امریکہ اور عالمی منڈیوں کے لیے سنگین معاشی نتائج کی وارننگ دی۔ باقر قالیباف نے ٹرمپ کے بیانات پر براہ راست ضرب لگاتے ہوئے لکھا "اس نام نہاد ناکہ بندی کے بعد تم جلد ہی 4 سے 5 ڈالر فی گیلن ایندھن کی قیمتوں کو یاد کرو گے۔ قالیباف کے اس بیان کو وسیع پیمانے پر ایک انتباہ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ دنیا میں تیل کی ترسیل کے اہم ترین راستے آبنائے ہرمز میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ عالمی سطح پر توانائی کی قیمتوں میں زبردست اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ ایرانی اسپیکر نے معاشی وارننگ کے ساتھ ساتھ امریکہ کو ایران کے عزم کا امتحان لینے کے خلاف بھی متنبہ کیا۔ انہوں نے کہا ایران کے پختہ ارادے کو دوبارہ آزمانے کی کوشش نہ کریں۔ کوئی بھی غلطی پہلے سے بڑا سبق سکھائے گی۔

ایران میں حالیہ حملوں میں متاثرہ اہم ریلوے لائنیں مرمت کے بعد بحال

تہران، 13اپریل (یو این آئی) ایران میں حالیہ حملوں میں متاثر ہونے والی اہم ریلوے لائنیں مرمت کے بعد بحال کردی گئیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق ریل سروس 4 سے 5 روز کی معطلی کے بعد دوبارہ شروع ہو چکی ہے متاثرہ ریلوے لائنوں کی مرمت کے بعد تہران، تبریز اور مشہد کے درمیان ٹرین سروس بحال کردی گئی ہے۔ تہران سے ترکی کے شہر وان کے لیے ٹرین بھی روانہ ہوگئی ہے۔

روس اور چین قرارداد پر ووٹنگ کا فیصلہ حالات کے مطابق ہوگا: ماسکو

ماسکو، 13اپریل (یو این آئی) روسی وزارت خارجہ کے بین الاقوامی تنظیموں کے شعبے کے ڈائریکٹر کیرل لوگوینوف نے اسپوتنک کو بتایا کہ مشرق وسطیٰ کی صورتحال کو پرامن بنانے کے لیے روس اور چین کی جانب سے پیش کردہ قرارداد پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ووٹنگ کی تاریخ کا تعین زمینی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ اس سے قبل، روس اور چین نے تجویز دی تھی کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال، بشمول بحری سکیورٹی کے تناظر میں ایک متبادل قرارداد کے مسودے پر غور کرے۔ مسٹر لوگوینوف نے کہا کہ "مذکورہ اجلاس میں، ہم نے اپنے چینی شراکت داروں کے ساتھ مل کر تناؤ میں کمی اور مذاکراتی حل کے حق میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متبادل قرارداد کا مسودہ پیش کرنے کا اعلان کیا۔ ووٹنگ کی تاریخ کا فیصلہ زمینی صورتحال کے مطابق کیا جائے گا۔ "روسی سفارت کار نے امید ظاہر کی کہ سلامتی کونسل کے دیگر ارکان روس اور چین کے اس اقدام کی حمایت کریں گے۔ امر ملحوظ رہے کہ 7اپریل کو روس اور چین نے آبنائے ہرمز کے حوالے سے سلامتی کونسل کی قرارداد کے ایک مسودے کو ویٹو کر دیا تھا۔ اقوام متحدہ میں روس کے مستقل مندوب واسیلی نیبنزیا نے کہا تھا کہ روس ایسے مسودے کی حمایت نہیں کرسکتا جو بین الاقوامی قانون کے لیے خطرناک نظیر بنے۔ یہ تازہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ نے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی کا اعلان کر کے خطے میں تناؤ کو مزید بڑھا دیا ہے۔

ممدانی کا نیویارک میں سرکاری ملکیت کے گروسری اسٹورز کے قیام کا اعلان

نیویارک، 13اپریل (یو این آئی) نیویارک سٹی کے میئر زہران ممدانی نے شہر میں پہلی بار سرکاری ملکیت کے گروسری اسٹورز کے قیام کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت حکومت شہریوں کو سستی اور براہِ راست سرکاری سطح پر اشیائے خورونوش فراہم کرے گی۔ یہ منصوبہ شہر کے علاقے لا مارکیٹا (La Marqueta) میں شروع کیا جائے گا، جو ایسٹ ہارلم میں ریلوے ٹریکس کے نیچے واقع ایک تاریخی سرکاری مارکیٹ ہے۔ یہ منصوبہ میئر کی اس وسیع تر پالیسی کا حصہ ہے جس کے تحت شہر کے ہر بورو میں ایک ایک سرکاری گروسری اسٹور قائم کیا جائے گا۔ نیویارک میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے زہران ممدانی نے کہا شہریوں کے لیے سستے اسٹورز کا جلد افتتاح کریں گے ، جہاں سے شہری مناسب قیمت پر اشیا خرید سکیں گے ، شہریوں کے لیے فری ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا نیویارک میں ریسکیو سسٹم کو بہترین کر دیا گیا ہے، ہم نے اپنے وعدوں کو پورا کیا ہے اور مزید وعدے بھی پورے کریں گے۔

رپورٹ کے مطابق میئر انتظامیہ اس منصوبے پر تقریباً 30 ملین ڈالر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جب کہ اس کا مقصد نجی اجارہ داری کے مقابلے میں عوامی سطح پر سستے نرخوں پر خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ میئر نے اپنے 100 دن کی کارکردگی کے موقع پر واضح کیا کہ شہر میں خوراک کی قیمتوں میں کووڈ نائنٹین کے بعد حالیہ برسوں کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس کے باعث کم آمدنی والے طبقے پر شدید دباؤ بڑھا ہے۔ اسی تناظر میں یہ منصوبہ ایک "پبلک آپشن "کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے تاکہ مارکیٹ میں قیمتوں کو متوازن کیا جاسکے۔

انھوں نے کہا کہ اس منصوبے کے تحت شہر میں مجموعی طور پر پانچ سرکاری گروسری اسٹورز قائم کیے جائیں گے اور ان کا مقصد صرف سستی خوراک نہیں بلکہ ایک منصفانہ نظامِ تقسیم بھی ہے۔ منصوبے کے مطابق یہ اسٹورز شہری حکومت کی ملکیت میں ہوں گے اور براہِ راست سرکاری نگرانی میں چلائے جائیں گے ۔ میئر انتظامیہ کے مطابق یہ منصوبہ سابقہ نیویارک ماڈلز اور تاریخی عوامی مارکیٹس سے متاثر ہے، جن کا مقصد شہریوں کو درمیانی تاجروں کے بغیر سستی اشیا کی فراہمی تھا۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب شہر میں مہنگائی، خاص طور پر خوراک کی قیمتوں میں اضافہ، ایک بڑا سیاسی اور معاشی مسئلہ بنا ہوا ہے ، اور انتظامیہ اسے "عوامی ریلیف پالیسی "کے طور پر پیش کررہی ہے۔

تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے سرکاری اسٹورز کے لیے بھاری فنڈنگ، انتظامی چیلنجز اور نجی کاروبار کے ساتھ مقابلہ اہم سوالات پیدا کرتے ہیں، جن پر مزید وضاحت درکار ہے برنی سینڈرز نے ایک بیان میں کہا کہ ظہران ممدانی سوشلزم کی کامیاب مثال ہیں، انھوں نے جو اقدامات کیے ہمیں فخر ہے ، یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں کہ لوگ جمہوریت سے بے زار ہو چکے ہیں، لوگ سوچتے ہیں ہمارے ووٹوں سے کچھ لوگ امیر اور ہم غریب ہوتے جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا ممدانی نے ثابت کیا حکومت اشرافیہ کی بجائے عوام کے لیے بھی کام کرسکتی ہے، کہ حکومت عوام کی فلاح کے لیے بھی کام کرسکتی ہے، ممدانی امریکی عوام سمیت دنیا بھر میں جمہوریت کے لیے امید پیدا کر رہے ہیں۔

☆

آسٹریلیا میں نئی تاریخ رقم! پہلی بار خاتون آرمی چیف مقرر

کینبرا، 13اپریل (یو این آئی) آسٹریلیا کی دفاعی تاریخ میں نیا باب رقم ہونے کا جا رہا ہے، پہلی بار خاتون جنرل کو فوج کا سربراہ مقرر کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق آسٹریلیا کی دفاعی قیادت میں ایک بڑی اور تاریخی تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے۔ آسٹریلیا کی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون جنرل کو فوج کا سربراہ (آرمی چیف) مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم انتھونی البانیز نے باضابطہ اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ لیفٹیننٹ جنرل سوسن کوائل، جو اس وقت جوائنٹ کیپبلٹیز کی سربراہ ہیں۔ جولائی میں سبکدوش ہونے والے آرمی چیف کی جگہ اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گی، وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ یہ تقرری آسٹریلوی دفاعی نظام میں ایک نئی روایت کا آغاز ہے اور جولائی سے ملک کو اپنی تاریخ کی پہلی خاتون فوجی سربراہ میسر ہوگی۔ 55 سالہ سوسن کوائل نے 1987 میں آسٹریلوی فوج میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اپنے طویل اور شاندار کیریئر کے دوران وہ کئی اہم کمانڈ عہدوں پر فائز رہی ہیں، تاہم وہ آسٹریلوی فوج کی کسی بھی شاخ کی قیادت کرنے والی پہلی خاتون بننے جا رہی ہیں۔ دفاعی ماہرین کے مطابق سوسن کوائل کی یہ تعیناتی ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب آسٹریلوی افواج اپنی صفوں میں خواتین افسران کی نمائندگی بڑھانے کے لیے بھرپور کوششیں کر رہی ہیں۔

کویت، رہائشی سہولت کے قوانین مزید سخت کر دیئے گئے

کویت، 13اپریل (یو این آئی) وزیر مملکت برائے بلدیاتی امور اور وزیر مملکت برائے رہائش نے وزارتی فرمان نمبر 6 برائے 2026 جاری کرتے ہوئے ہاؤسنگ ویلفیئر ریگولیشنز میں ترمیم کردی ہے، جس کا مقصد سرکاری کرائے کے مکانات کے لیے اہلیت کے معیار کو مزید مؤثر بنانا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق پبلک اتھارٹی برائے ہاؤسنگ ویلفیئر نے بتایا کہ ان ترامیم کا مقصد شفافیت اور انصاف کو فروغ دینا ہے تاکہ رہائشی سہولت حقیقی مستحقین تک پہنچ سکے ۔ نئے قواعد کے مطابق درخواست دہندہ نے پہلے کبھی سرکاری ہاؤسنگ سہولت سے فائدہ نہ اٹھایا ہو اور نہ ہی کسی خلاف ورزی کے باعث اس کی سرکاری رہائش منسوخ کی گئی ہو۔ ترمیم شدہ ضوابط کے تحت خاندان کے سربراہ یا اس کے شریک حیات کو کسی اور ادارے سے رہائشی یا مالی الاؤنس بھی موصول نہیں ہونا چاہیے۔

کڈس کی رنگا رنگ تعلیمی تقریب میں طلبہ کی امڈی بھیڑ،293
طلبہ،اساتذہ وگارجین انعامات سے سرفراز،مشاعرہ کی بھی سجی محفل

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس):موجودہ وقت میں ریاست مغربی بنگال میں طلبہ کی تعلیمی ترقی کیلئے کوشاں غیر سرکاری تنظیموں میں کڈس (کوی تیرتھ انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اینڈ اسٹڈیز) سرفہرست ہے۔اس تنظیم کے بانی،روح رواں اور جنرل سکریٹری محمد رضوان (سابق ایڈیشنل لیبر کمشنر) کی سربراہی میں کڈس کی پوری ٹیم نیا پنے طور پر ایک نئی مگر قابل تقلید کوشش کرتے ہوئے مادری زبان والے اردو،ہندی اور بنگلہ میڈیم اسکولوں کیدرجہ نہم،دہم،یازدہم اور دوازدہم کے طلباء وطالبات کونصاب کی بنیاد پر مسابقتی امتحان کیطرز پراوایم آرشیٹ پراسٹوڈنٹس ایوالیویشن ٹسٹ (SET) کا انعقاد کیا جوگذشتہ سال 7 دسمبر کو ریاست بھر کے سات اضلاع کے 12 سنٹروں پر ایک ہی وقت میں ہوا۔اس میں 67 اسکولوں کے کل 10100 طلبہ شامل ہوئے تھے۔ان میں سے 293 طلبہ کوان کی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر استقبالیہ اور تقسیم ایوارڈ پروگرام کا انعقاد دھونو دھانو آڈیٹوریم میں کیا گیا۔کولکاتہ کے اس شاندار اور بہترین آڈیٹوریم میں پہلی بار طلبہ کی بہت بڑی بھیڑ دیکھنے کوملی جن میں کولکاتہ اطراف کے علاوہ رانی گنج،آسنسول اور پرولیا کے طلبہ اوران کے گارجینوں کی اتنی بڑی تعداد شامل تھی کہ ہال میں بیٹھنے کی گنجائش نہ رہی اور بیشمار طلبہ وگارجین ہال کی نچلی منزل پر اس انتظار میں بیٹھے نظر آئے کہ اندر سے کچھ لوگ باہر نکلیں تو انہیں بھی اس یادگار اور تاریخی پروگرام کا حصہ بننے کا موقع ملے۔بہر حال تین دور پر مشتمل کڈس کے اس تاریخی پروگرام کا اغاز نوشاد علی نے کڈس کا خوبصورت ترانہ اپنی مخملی آواز میں پیش کر کے کیا۔دور حاضر میں ریاست میں تعلیمی تحریک کے سب سے بڑے علمبردار اور بیلوث سماجی خدمت گار محمد رضوان نے سکریٹری رپورٹ کے ذریعہ کڈس کیاب تک کے تعلیمی سفر کی تفصیل اور مستقبل کے ارادے بیان کرتے ہوئے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ عنقریب کڈس انٹرنیشنل گروکل کی بنیاد ڈالی جائے گی جس کے لئےتعلیم سے محبت کرنے والے ایک مخلص بندہ نے کئی بیگھہ زمین اس مقصد کے لئے وقف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔موصوف نے تمام مہمانوں،طلبہ اور گارجین کے ساتھ کڈس کے تعلیمی پروگرام میں ہر طرح سے تعاون پیش کرنے والوں کا اپنی اور پوری ٹیم کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔بعدازاں صدف رضوان نے اپنی سحر انگیز نظامت کا جادو جگاتے ہوئے ڈائس پر تشریف فرما انڈین بائیو ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے چیئرمین بھگوان رائے،آسنسول کارپوریشن کے ڈپٹی میئر سید وسیم الحق،آسٹریلیا میں مقیم اسکالر ڈاکٹر جاوید اختر محمد،رام کرشن مشن پرولیا ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری کے ڈاکٹر محمد انوار الحق، ٹالی ووڈ کے ابھرتے اسٹار اور جوان دلوں کی دھڑکن رضوان محمد،کھوسلہ انٹرپرائز کی خوشبو کھوسلہ،اقبال انصاری،محمد رضوان ،گوپال سونار ودیگر مہمانوں کی عزت افزائی کے بعد معروف شاعر وادیب اور ڈبلیو بی سی ایس آفیسر سید انجم رومان کی ادارت میں شائع ہونے والا کڈس کا اولین ترجمان خوبصورت اور معیاری مجلّہ انسپائر کا اجراء ان ہی مہمانوں کے ہاتھوں ہوا۔معزز مہمانوں کیذریعہ اسٹوڈنٹس ایوالیویشن ٹسٹ میں ریاستی سطح پر اول نمبر سے کامیاب ہونے والی عالیہ خاتون (کولکاتہ) اور سندیپ کمار (رانی گنج) سمیت 293 طلبہ کوانعامات کے چیک دیئے گئے جن میں 152 ٹاپ ٹین،67 سبجیکٹ ٹاپر،50 اساتذہ واستانیوں کے ساتھ 21 ٹاپر طلبہ کے گارجینوں کو بھی ایوارڈ وتحائف پیش کئے گئے۔علاوہ ازیں تین ایسے اسکول جن کے طلبہ نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ان اسکولوں کے ساتھ ریاست بھر میں مذکورہ ٹسٹ کو کامیابی سے ہمکنار کرانے میں ہوڑہ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر محمد آفتاب،آسنسول کے امتیاز احمد انصاری اور رانی گنج کے افتخار احمد کو بہترین کوآرڈینیٹر ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔تمام مہمانوں نیاپنے تاثرات کے دوران کڈس کی اس انفرادی اور بامقصد کوشش کی بھرپور ستائش کی اور طلبہ کی تعلیمی ترقی کے لئے محمد رضوان اور کڈس کی پوری ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کیا۔دوران تقریب مختلف اسکولوں کے ننھے منے طلباء وطالبات نے رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کر کے ناظرین کا دل جیت لیا۔دن کے گیارہ بجےشروع ہونے والے اس پروگرام کا اختتام پروقار مشاعرہ پر ہوا۔"ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے" کے عنوان سے منعقدہ اس مشاعرہ کی صدارت بزرگ شاعر حلیم صابر نے کی جبکہ ارشاد آرزو کی خوبصورت نظامت میں احمد کمال حشمی،ڈاکٹر عقیل احمد عقیل،عظیم انصاری،شمیم انجم وارثی،وقیع منظر،سید انجم رومان،اشرف یعقوبی،نسیم فائق،ڈاکٹر احمد معراج،فیروز اختر،خلوص گیاوی،عامر عطا،محمد رضوان شبیری کوثر پروین،شہناز رحمت،رونق افروز اور فوزیہ اختر ازکی نے اپنی اپنی تخلیقات پیش کر کے خوب خوب داد وتحسین بٹورے۔محمد رضوان شبیری کے اظہار تشکر کیساتھ اس یادگار اور تاریخی پروگرام کے خاتمے کا اعلان کیا گیا۔

راکھا کوڈیا: آتشزدگی سے سب برباد، فائر اسٹیشن نہ ہونے پر دیہاتی برہم

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس):چرولیا کا رکھا کوڈیا گاؤں میں زبردست آگ بھڑک اٹھی جس سے مقامی رہائشی انارول کا گھر اور جان بچانے والی چیزیں جل گئیں اس واقعہ نے ایک بار پھر علاقے میں فائر اسٹیشن نہ ہونے پر گاؤں والوں کے غصے کو ہوا دی ہے صبح 11 بجے لگنے والی آگ کو بجھانے کے لیے گاؤں والوں نے گھنٹوں جدوجہد کی،لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے وہ بے بس ہو گئے۔گاؤں والوں کا الزام ہے کہ گنجان آبادی کے باوجود انتظامیہ فائر اسٹیشن کے مطالبے کونظر انداز کر رہی ہے مقامی رہائشی محمد آزاد نے کہا کہ یقین دہانی صرف انتخابات کے دوران دی جاتی ہے۔تاہم بروقت امداد نہ ملنے کی وجہ سے آج ایک خاندان مشکلات کا شکار ہے متاثرین معاوضے کا مطالبہ کر رہے ہیں، جب کہ حالات تباہ ہو چکے ہیں۔پریشان دیہاتیوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر فائر اسٹیشن جلد تعمیر نہیں کیا گیا تو وہ سڑکوں پر آکر پرتشدد احتجاج شروع کریں گے۔

☆

سائنی گھوش کی ممتا کے ترقیاتی کاموں کی تعریف

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس): کلٹی اسمبلی حلقہ کے لئے ٹی ایم سی امیدوار ابھیجیت گھٹک کی حمایت میں کل دیرشام براکر بس اسٹینڈ پر ایک انتخابی ریلی نکالی گئی۔ریلی سے خطاب کرتے ہوئے سیانی گھوش نے بی جے پی پر حملہ بولا۔انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو لوگوں کو اپنے کپڑوں کے رنگ، کھانے کے انتخاب اور طرز زندگی کے حوالے سے بی جے پی کی خواہشات کے مطابق ہونا پڑے گا بنگال میں ایسا کبھی ممکن نہیں آج بی جے پی کی حمایت یافتہ ریاست میں مائیں بہنیں محفوظ نہیں ہیں ممتا بنرجی کی حکومت نے جو ترقی حاصل کی ہے وہ دوسری ریاستوں کے لیے ایک تحریک ہے انہوں نے لوگوں سے فلمی گانوں کا استعمال کرتے ہوئے ترنمول کانگریس کو ووٹ دینے کی اپیل کی اس موقع پر ٹی ایم سی کے ضلع چیرمین اجل چٹرجی، بلاک صدر کنچن رائے، پریم ناتھ سو، اور رابن لائک، پپو سنگھ، سنتو بھویا، ویمن منڈل، تجل گھوش، اور ابھیجیت سنگھ سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے اس سلسلے میں بی جے پی کے آسنسول ضلع جنرل سکریٹری کیشو پودار نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ کلٹی میں ایم ایل اے کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے ڈاکٹر اجے کمار پودار نے جو کام کیا ہے اسے یہاں کے لوگوں نے دیکھا ہے۔انہوں نے کہا کہ ابھیجیت گھٹک میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی میئر ہیں،لیکن آج بھی میونسپل کارپوریشن کے تحت کئی علاقے ایسے ہیں جہاں کے لوگ پینے کے پانی، سڑکوں وغیرہ جیسے بنیادی مسائل سے نبرد آزما ہیں۔

درگاپور مشرقی اور مغربی حلقے ہاٹ سیٹ پر سہ طرفہ مقابلہ متوقع

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس): درگاپور مشرقی اور مغربی اسمبلی حلقے اس الیکشن میں گرم مقامات کے طور پر ابھرے ہیں۔دونوں سیٹوں پر ترنمول کانگریس اور بی جے پی کے درمیان براہ راست مقابلہ ہونے کی توقع ہے، جبکہ سی پی آئی (ایم) اور کانگریس بھی اپنے ووٹروں کو راغب کر رہی ہیں۔گزشتہ الیکشن کا نتیجہ اور اس بار کا چیلنج: درگاپور ایسٹ اسمبلی انتخابات میں ترنمول کانگریس نے بی جے پی کے دیپانشو چودھری کو 3000 سے زیادہ ووٹوں سے شکست دی۔ درگاپور ویسٹ سیٹ پر بی جے پی کیلکھن گھوروئی نے ترنمول کے وشوناتھ پریال کو تقریباً14 ہزار ووٹوں سے شکست دے کر کامیابی حاصل کی تھی۔اس بار دونوں سیٹیں ترنمول اور بی جے پی کے لیے اہم ہو گئی ہیں۔درگاپور ایسٹ میں ترنمول کے پردیپ مجمدار اور ویسٹ میں بی جے پی کے لکھن گھروائی کے لیے مسلسل لڑائی رہی ہے۔ترنمول کانگریس اور بی جے پی نے دونوں سیٹوں پر قبضہ کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت لگا دی ہے۔ترنمول سپریمو ممتا بنرجی باقاعدگی سے درگاپور کا دورہ کر رہی ہیں پارٹی اپنے قائدین کو متحرک کر رہی ہے۔دریں اثناء، کئی سینئر ریاستی اور مرکزی بی جے پی رہنما حکمت عملی بنانے کے لیے میٹنگ کر رہے ہیں۔امید ہے کہ امیت شاہ اور یوگی آدتیہ ناتھ بھی پارٹی کے لیے مہم چلائیں پچھلے انتخابات میں بائیں بازو اور کانگریس کے ووٹوں نے دونوں سیٹوں کے نتائج کو متاثر کیا۔سی پی آئی (ایم) کے ووٹروں نے درگا پور ایسٹ میں مختصر جیت میں کلیدی کردار ادا کیا۔مغربی حلقہ میں بی جے پی کی جیت میں بائیں بازو کانگریس کے ووٹوں میں تبدیلی کو ایک عنصر سمجھا جاتا تھا اس بار سی پی آئی (ایم) اور کانگریس دونوں الگ الگ الیکشن لڑ رہے ہیں اور اپنے ووٹ بینک کی حفاظت پر توجہ دے رہے ہیں۔درگاپور میں ان کا ووٹ شیئر تقریباً20% ہونے کا اندازہ ہے، جس میں صنعتی شعبے میں CITU سے وابستہ کارکن اور دیہی علاقوں میں کسان اور مزدور شامل ہیں۔سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ اگر سی پی آئی (ایم) اور کانگریس اپنے روایتی ووٹ بچانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو درگاپور کی دونوں سیٹوں پر مقابلہ زیادہ سخت اور دلچسپ ہوسکتا ہے۔

چرولیا میں ایس ایف آئی اور ڈی وائی ایف آئی کی ریلی

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس): ریاست میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔جموڑیہ اسمبلی حلقہ کے چورولیا علاقے میں بایاں محاذ کی طلبہ اور نوجوانوں کی تنظیموں نے ایک زبردست ریلی اور جلسہ عام کا اہتمام کیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (SFI) اور ڈیموکریٹک یوتھ فیڈریشن آف انڈیا نے (DYFI) ایک ریلی اور جلسہ عام کا اہتمام کیا۔(DYFI) کی قیادت میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں طلباء اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، جس میں بائیں بازو کے امیدوار ماسٹر شبیر حسین کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا۔تقریب کے دوران پورے علاقے میں جوش وخروش کی فضا چھا گئی ریلی میں شریک نوجوانوں نے تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہوئے زوردار نعرے لگائے اور موجودہ نظام کے خلاف آواز بلند کی پنڈال میں بڑے پیمانے پر ٹرن آؤٹ نے اشارہ دیا کہ انتخابی ماحول میں نوجوانوں کا کردار فیصلہ کن ہوسکتا ہے۔اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایس ایف آئی کے ضلع سکریٹری سدیپ کوری نے ریاست کے تعلیمی نظام اور روزگار کے مسائل پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں بڑی تعداد میں اسکولوں کے بند ہونے سے طلباء کے مستقبل پر برا اثر پڑا بیان کے مطابق تعلیم کے زوال نے نوجوانوں کے لیے غیر یقینی کی صورتحال پیدا کر دی ہے۔بائیں محاذ کی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس دور میں خطے میں صنعتی ترقی کو ترجیح دی گئی جس کی وجہ سے جموڑیہ کو ایک اہم صنعتی مرکز کے طور پر پہچانا گیا ان کے مطابق اس عرصے کے دوران مقامی نوجوانوں کو روزگار کے وسیع مواقع فراہم کیے گئے جس سے خطے کی معاشی حالت مضبوط ہوئی۔

محمد سلیم کا برنپور میں انتخابی اجلاس سے خطاب ،بائیں بازو کو مضبوط کرنے پر زور

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے درمیان، محمد سلیم نے برن پور کے باری میدان میں منعقدہ ایک ریلی میں بائیں بازو کے امیدوار کی حمایت میں بھرپور مہم چلائی ریلی میں کارکنوں اور حامیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، جہاں انہوں نے موجودہ سیاسی صورتحال پر تند وتیز تبصرے کیریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دائیں بازو کی سیاست کا پھیلاؤ ملک ودنیا میں بڑھتے ہوئے عدم استحکام کی بڑی وجہ ہےانہوں نے دعویٰ کیا کہ جب دائیں بازو مضبوط ہوتا ہے تو معاشرے میں تناؤ اور تصادم بڑھ جاتا ہے اس کے برعکس بائیں بازو کا نظریہ امن، مساوات اور سماجی انصاف کا حامی رہا ہے، اس لیے اسے مضبوط کرنا قوم کا تقاضا ہے۔انہوں نے ابھیشیک بنرجی پر براہ راست الزام لگایا اور بدعنوانی کا مسئلہ اٹھایا۔سلیم نے کہا کہ عام لوگ کچھ لیڈر ذاتی فائدے کے لیے وسائل کا غلط استعمال کر رہے ہیں انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بڑی سیاسی جماعتیں اپنے مفادات کو عوامی مفاد پر ترجیح دے رہی ہیں۔بی جے پی اور ترنمول کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا، رامسایا کو دونوں پارٹیوں کی پالیسیوں میں لوگوں کے لیے کوئی ٹھوس حل نظر نہیں آتا۔ان کے مطابق قدرتی وسائل کا اندھا دھند استعمال کیا جا رہا ہے جس سے مستقبل میں سنگین بحران پیدا ہوسکتا ہے۔ایک بین الاقوامی فورم سے خطاب کرتے ہوئے سلیم نے مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعات پر تشویش کا اظہار کیا انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کو عالمی سطح پر امن اور استحکام کو فروغ دینے میں مضبوط کردار ادا کرنا چاہیےاگر درست سمت میں کوششیں کی جائیں تو ہندوستان بین الاقوامی سطح پر مثبت تبدیلی لاسکتا ہے ریلی کے اختتام پر محمد سلیم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے آگے آئیں اور ایسی قیادت کا ساتھ دیں جو معاشرے کے تمام طبقات کے مفاد میں کام کرے انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ اس بار عوام باخبر فیصلے کر کے تبدیلی کی طرف بڑھیں گے۔

☆

کیرتی آزاد کا درگاپور میں میتھلی میں خطاب

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس):درگاپور مشرقی اسمبلی حلقہ سے امیدوار پردیپ مجمدار کی حمایت میں ترنمول کانگریس کی ایک ریلی نکالی گئی کیرتی آزاد نے میتھلی میں رہائشیوں سے خطاب کیا انہوں نے بہار کے دربھنگہ اور سمستی پور کے خاندانوں سے ترنمول کو ووٹ دینے کی اپیل کی انہوں نے ایس آئی آر کے تحت ووٹر لسٹ سے ناموں کے حذف ہونے پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔اطلاعات کے مطابق پانچ دہائیوں قبل بہار کے دربھنگہ ضلع سے 300 سے زیادہ خاندانوں نے ناتون پلی بستی میں نقل مکانی کی تھی وہ بنیادی طور پر یومیہ اجرت کی مزدوری کے ذریعے اپنی روزی کماتے ہیں۔کیونکہ کیرتی آزاد کا تعلق بھی دربھنگہ سے ہے،اس لیے انہیں دیکھنے کے لیے ایک بڑی بھیڑ جمع ہوگئی۔

AIMIM سربراہ اسدالدین اویسی رانی گنج پہنچے

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس):آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) کے سربراہ بیرسٹر اسدالدین اویسی نے رانی گنج کی درگاہ کا دورہ کیا کہا کہ مسلمانوں کو سیاسی طور پر مضبوط ہونے کی ضرورت ہے
اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی آج رانی گنج کے حضور غوث بنگالہ پہنچے مغربی بردوان ضلع سے اے آئی ایم آئی ایم کے اراکین اور اسمبلی انتخابات کے امیدوار دانیش عزیز بھی ان کے ساتھ تھے اس کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اسدالدین اویسی نے کہا کہ اس بار وہ بنگال میں الیکشن لڑ رہے ہیں کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ بنگال میں مسلمانوں کی اپنی قیادت ہو اب تک بنگال کے مسلمان صرف چند سیاسی جماعتوں میں شامل ہوتے تھے لیکن اس سے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ آج بھی غربت اور ناخواندگی کی زندگی گزار رہے ہیں اس سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مسلمانوں کو سیاسی طور پر مضبوط ہونا پڑے گا اور یہی ان کی پارٹی کا مقصد ہےبنگال میں عام جنتا انین پارٹی سے اتحاد توڑنے کے بعد اے آئی ایم آئی ایم کو ٹی ایم سی کی بی ٹیم کہے جانے کے معاملے پر اسدالدین اویسی نے کہا کہ کبھی ان کی پارٹی کو بی جے پی کی بی ٹیم کہا جاتا ہے اور کبھی ٹی ایم سی اسدالدین اویسی نے واضح طور پر کہا کہ وہ کسی پارٹی کی بی ٹیم نہیں ہیں، وہ عام لوگوں کی آواز ہیں اور محروم طبقے کو ان کے حقوق دلانا چاہتے ہیں۔

آزاد امیدوار سے نامزدگی کرنے والے سابق کونسلر اختر حسین کا یوٹرن، کھل کر ترنمول کی حمایت

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس):اسمبلی انتخابات سے پہلے، کلٹی خطہ میں سیاسی منظر نامے میں ایک اہم تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ سابق باغی لیڈر اختر حسین، جنہوں نے طویل عرصے سے ایک مختلف موقف برقرار رکھا تھا، ترنمول کانگریس کے پلیٹ فارم پر آئے اور کھل کر پارٹی امیدوار کی حمایت کی اپیل کی، جس سے مقامی سیاست میں ایک نئی ہلچل پیدا ہوئی یہ پیش رفت ایک انتخابی جلسہ میں پیش آئی جو براکر بس اسٹینڈ کے قریب منعقد ہوئی۔ترنمول کانگریس کے امیدوار ابھیجیت گھٹک اور پارٹی کے ایم پی سیانی گھوش سمیت کئی مقامی لیڈران اور کارکنان اس تقریب میں موجود تھے اختر حسین نے بڑی تعداد میں حامیوں کے ساتھ اسٹیج شیئر کیا اور پارٹی کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی غور طلب ہے کہ اختر حسین نے پہلے ترنمول کانگریس سے غیر مطمئن ہو کر آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑنے کا اشارہ دیا تھا ان کے موقف کی اچانک تبدیلی سیاسی تجزیہ کاروں میں موضوع بحث بن گئی ہے۔مانا جارہا ہے کہ ان کے فیصلے کا براہ راست اثر کلٹی اسمبلی حلقہ میں انتخابی حرکیات پر پڑ سکتا ہے۔اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ابھیجیت گھٹک نے علاقے کی مجموعی ترقی کے لیے روڈ میپ پیش کی دریں اثنا، اپنے خطاب میں، سیانی گھوش نے مرکزی حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کی اور ریاست میں جاری ترقیاتی اسکیموں کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ریلی نے کارکنوں میں جوش وخروش کو جنم دیا جس سے پورے خطے میں اس سیاسی پیش رفت کے بارے میں وسیع بحث چھڑ گئی۔مقامی طور پر اسے انتخابات سے قبل ایک اہم اسٹریٹجک تبدیلی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

ووٹر کی تصدیق میں ہزاروں نام نااہل

آسنسول:13راپریل،(عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے آسنسول-درگاپور صنعتی علاقے میں ووٹروں کی تصدیق کے جاری عمل نے انتخابی منظر نامے کے بارے میں کئی اہم اشارے فراہم کیے ہیں۔کئی علاقوں میں انتخابی ریاضی بدل گئی۔جاری کردہ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کی بڑے پیمانے پر جانچ اور اسکریننگ کے بعد اہل اور نااہل ووٹروں کی حیثیت واضح ہوگئی ہیاس وسیع عمل نے نہ صرف انتظامی فعالیت کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ انتخابی مساوات میں ممکنہ تبدیلی کا بھی اشارہ دیاہیسرکاری معلومات کے مطابق، ریاست بھر میں اس تصدیقی مہم کے تحت 60 لاکھ سے زیادہ کیسوں پر کارروائی کی گئی ہے۔مغربی بردوان ضلع میں بھی تین لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے نام پہلے ہی فہرست سے نکالے جا چکے ہیں، جبکہ اب اس عمل میں مزید 74,100 نام شامل کیے گئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الیکشن کمیشن اور انتظامیہ ووٹر لسٹ کو مزید درست اور شفاف بنانے کے لیے سنجیدہ کوششیں کر رہی ہیضلع کے اندر سب سے زیادہ سرگرمی آسنسول نارتھ اسمبلی حلقہ میں ریکارڈ کی گئی، جہاں کل 28,767 کیسوں میں سے 28,714 پر کارروائی کی گئی، جس سے نمٹانے کا عمل آگے بڑھا۔اس حلقے میں 14,183 ووٹرز اہل جبکہ 14,531 کو نااہل قرار دیا گیا۔واضح رہے کہ یہاں تقریباً مساوی تناسب دیکھا گیا، حالانکہ نااہل ووٹروں کی تعداد کچھ زیادہ تھی۔دریں اثنا، شہری علاقوں میں نااہل ووٹروں کی تعداد نسبتاً زیادہ پائی گئی۔آسنسول جنوبی اسمبلی حلقہ میں تقریباً62 فیصد معاملات کو نااہل قرار دیا گیا تھا۔ 16,729 مقدمات میں سے 16,712 پر کارروائی کی گئی جن میں 10,444 افراد شامل تھے نااہل قرار پائے جبکہ 6,268 اہل قرار پائے۔اسی طرح رانی گنج حلقہ میں 17,849 کیسوں کی جانچ پڑتال کے بعد 10,017 لوگ نااہل اور 7,832 اہل پائے گئے۔یہ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ گنجان آباد علاقوں میں تصدیقی عمل کو بہت سختی سے لاگو کیا گیا تھا۔کلٹی اسمبلی حلقہ میں بھی صورتحال تقریباً متوازن تھی، جہاں 10,845 ووٹر اہل اور 11,664 نااہل پائے گئے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں بھی فہرست میں ایک اہم ترمیم کی گئی ہے۔تاہم، کچھ علاقوں میں نسبتاً مثبت نمو بھی دیکھی گئی ہے۔جموڑیہ اور بارہ بونی اسمبلی حلقوں میں اہل ووٹروں کی تعداد نااہل ووٹروں کی تعداد سے زیادہ ہوگئی۔بارابانی میں 4,862 افراد اہل پائے گئے جبکہ 3,664 کو نااہل قرار دیا گیا۔جموڑیہ میں 7,061 ووٹر اہل پائے گئے اور 6,337 نااہل پائے گئے۔یہ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ ان علاقوں میں ووٹر لسٹیں نسبتاً زیادہ درست تھیں درگاپور حلقہ میں ملے جلے نتائج دیکھنے میں آئے۔درگاپور ویسٹ میں 4,567 لوگ اہل اور 6,968 نااہل پائے گئے، جبکہ درگاپور ایسٹ میں 3,908 اہل اور 4,577 نااہل پائے گئے۔اسی طرح پانڈویشور اسمبلی حلقہ میں 4,208 افراد اہل اور 5,898 نااہل پائے گئے۔

☆

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: بھاجپا ڈنگے باز

کیا کہ مستقبل میں درگاپور میں نوجوانوں کے لیے مفت کوچنگ قائم کی جائے گی۔ممتا بنرجی نے مرکزی حکومت پر بنگال کے فنڈز کو چوری کرنے کے سنگین الزامات لگائے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اہم اسکیموں جیسے منریگا، ہاؤسنگ اسکیم، اور جل جیون مشن کے فنڈز کو روک رکھا ہے۔انہوں نے کہا،"بی جے پی بنگال کے عوام کے پیسے پر بیٹھی ہے،لیکن میں نے ریاست کے فنڈز سے عوام سے جو وعدے کیے تھے وہ پورے کیے ہیں۔" زندگی بھر لکشمی بھنڈر،صحت کی دیکھ بھال ہر گھر تک پہنچائی جائے گی۔اپنی حکومت کی کلیدی اسکیموں کا ذکر کرتے ہوئے،ممتا بنرجی نے خواتین اور عام لوگوں سے کئی بڑے وعدے کئے۔ممتا بنرجی نے یقین دلایا کہ ریاست کی خواتین اپنی پوری زندگی لکشمی بھنڈار اسکیم کے فوائد حاصل کرتی رہیں گی۔انہوں نے کہا کہ اس بار، ان کے "10 وعدوں" میں سے ایک "دروازے کی صحت کی خدمات" ہے۔لوگوں کو علاج کے لیے اب بھاگ دوڑ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔اس کے بجائے، صحت کی خدمات براہ راست ان کے گھروں تک پہنچائی جائیں گی۔ بی جے پی پر فرقہ وارانہ سیاست کا الزام لگاتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا کہ بی جے پی بنگال میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صدیوں پرانے بھائی چارے اور خیر سگالی کو ختم کرنا چاہتی ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ بنگال کے باشعور عوام بی جے پی کے ان تفرقہ انگیز منصوبوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔بی جے پی کو "جھوٹی پارٹی" قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کے لیڈر صرف جھوٹ کی سیاست کرتے ہیں۔

بقیہ: تنخواہ میں اضافہ

ہے اور بہت سے لوگ وقت پر اپنی منزلوں تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔دفتر جانے والوں کو خاص طور پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔اسی کے ساتھ فرید آباد کے سیکٹر 37 سرائے خواجہ علاقے میں ایک پرائیویٹ کمپنی کے 500 سے زائد ملازمین کمپنی کے باہر احتجاج کر رہے ہیں۔تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کر رہے ہیں۔پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے۔اسی طرح پلول میں بھی سائی آٹو کمپنی کے ملازمین نے پرتھلا کے قریب آگرہ ہائی وے کو بلاک کر دیا۔

بقیہ: معاہدے کے قریب

آباد ایم او یو "کے قریب پہنچنے پر امریکی جانب سے سخت شرائط اور ناکہ بندی کے اعلان کا سامنا کرنا پڑا۔واضح رہے کہ یہ بیان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس اعلان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے مذاکرات کی ناکامی کا حوالہ دیتے ہوئے ایران کی بحری ناکہ بندی کا حکم دیا ہے۔

بقیہ: آبنائے ہرمز کی ناکہ

ایران اپنا تیل فروخت نہ کر سکے۔امریکی صدر نے خبردار کیا کہ جو بھی بحری جہاز ایران کو غیر قانونی طور پر ٹول ادا کرے گا، اسے کھلے سمندر میں 'محفوظ راستہ' فراہم نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ ایران کو کسی صورت جوہری ہتھیاروں کے حصول کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اب انہیں اس بات کی پرواہ نہیں کہ ایران مذاکرات کی میز پر واپس آتا ہے یا نہیں۔ ناکہ بندی کے اعلان کے ساتھ ہی عالمی سمندری حدود میں صورتحال کشیدہ ہوگئی ہے۔اطلاعات کے مطابق، تیل بردار جہازوں نے آبنائے ہرمز کے متاثرہ حصوں سے نکلنا شروع کر دیا ہے اور عراق سے تیل لے کر روانہ ہونے والا مالٹا کا ایک بڑا بحری جہاز امریکی اعلان کے بعد واپس مڑ گیا ہے اور اس وقت خلیج عمان میں لنگر انداز ہے دفاعی ماہرین کے مطابق، اس اقدام کا مقصد مخصوص سیکیورٹی خدشات اور ایران پر معاشی دباؤ میں اضافہ کرنا ہے۔

بقیہ: ایران نے امن

گول پوسٹ بدلنے اور ناکہ بندی (بلاکیڈ) کا سامنا کرنا پڑا۔کوئی سبق نہیں سیکھا گیا۔ نیک نیتی سے نیک نیتی جنم لیتی ہے، جبکہ دشمنی سے دشمنی پیدا ہوتی ہے۔" ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ سفارتی پیش رفت کا امکان اب بھی موجود ہے، بشرطیکہ واشنگٹن اپنا نظریہ بدلے۔انہوں نے امریکہ سے آمریت چھوڑنے اور ایران کے حقوق کا احترام کرنے کی اپیل کی۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ایسی تبدیلی ایک معاہدے کی راہ ہموار کر سکتی ہے۔واضح رہے کہ آمریت ایک ایسا سیاسی نظام ہے جس میں ریاست عوامی اور ذاتی زندگی کے ہر پہلو پر مکمل کنٹرول رکھتی ہے۔ایرانی صدر پیزشکیان نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں مذاکراتی وفد کے اراکین کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ "اگر امریکی حکومت اپنی آمریت چھوڑ دے اور ایرانی قوم کے حقوق کا احترام کرے، تو کسی معاہدے تک پہنچنے کی راہیں ضرور نکل آئیں گی۔" دوسری جانب امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ پیر (13 اپریل) سے ایرانی بندرگاہوں پر آنے جانے والے تمام جہازوں پر مکمل طور پر بحری ناکہ بندی نافذ کرنا شروع کر دے گا۔

بقیہ: اسرائیلی وزیر اتمار

سکے، جبکہ دوسری جانب آباد کاروں کو احاطے کے اندر مذہبی رسومات ادا کرنے کی کھلی چھوٹ دی گئی۔موقع پر گفتگو کرتے ہوئے بن گویر نے کہا، "آج میں یہاں خود کو مالک محسوس کر رہا ہوں"۔انہوں نے مزید کہا کہ وہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو پر دباؤ ڈالتے رہیں گے کہ یہودیوں کے لیے مسجدِ اقصیٰ تک رسائی میں مزید اضافہ کیا جائے۔یہ ایک ہفتے کے اندر بن گویر کا مسجدِ اقصیٰ میں دوسرا داخلہ ہے،عرب اور اسلامی دنیا سمیت عالمی سطح پر ان اقدامات کی شدید مذمت کی جا رہی ہے، جسے مسلمانوں کے تیسرے مقدس ترین مقام کی حرمت کے خلاف سنگین سازش قرار دیا جا رہا ہے۔اردنی وزارتِ خارجہ نے اسے تاریخی اور قانونی حیثیت کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور "مقدس مقام کی بے حرمتی" قرار دیا جبکہ صدر محمود عباس کے دفتر نے خبردار کیا کہ ایسے اقدامات خطے کو مزید عدم استحکام کا شکار کر دیں گے۔حماس نے اسے "یہودیانے کے منصوبوں" کا حصہ قرار دیتے ہوئے عالمِ اسلام سے مسجدِ اقصیٰ کے دفاع کی اپیل کی۔یاد رہے کہ گزشتہ پیر 6 اپریل کو بھی بن گویر نے ایسا ہی قدم اٹھایا تھا، جس کے بعد سے پورے مشرقِ وسطیٰ میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔خیال رہے مسجدِ اقصیٰ کو تقریباً 40 روز کی بندش کے بعد حال ہی میں دوبارہ کھولا گیا تھا۔

اوبسٹیکل ریس: چستی، رفتار، طاقت اور دلیری کا انوکھا کھیل

اوبسٹیکل ریسنگ ایک ایسا کھیل ہے جس میں ایک مدمقابل کو پیدل چلتے ہوئے رکاوٹوں کی شکل میں مختلف جسمانی چیلنجوں پر قابو پانا ہوتا ہے۔ ریس کی لمبائی مختلف ہوتی ہے جس میں رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ کئی کلومیٹر کے ایونٹس ہوتے ہیں۔ جس میں ٹریک، روڈ، کراس کنٹری/ٹریل رننگ کے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ کورسز میں دیواروں یا رسیوں پر چڑھنا، منکی بار، بھاری اشیاء کو لے جانا، پانی یا کیچڑ کو عبور کرنا، خاردار تاروں کے نیچے رینگنا، اور آگ سے کودنا شامل ہو سکتے ہیں۔ 1987 میں جدید او سی آر کے آغاز کے

بعد سے، اس کھیل کی مقبولیت میں اس طرح اضافہ ہوا ہے کہ دنیا بھر میں سالانہ 2500 سے زیادہ ایونٹس منعقد ہوتے ہیں۔ اوبسٹیکل کورس ریسنگ میں بڑے پیمانے پر مقابلے شامل ہوتے ہیں جو زیادہ تر باضابطہ منعقد ہوتے ہیں، جو 100 میٹر سے لے کر الٹرا میراتھن فاصلے تک ہو سکتے ہیں۔ یہ مقابلے عام طور پر آف روڈ یعنی سڑک سے ہٹ کر ٹیرین ہوتے ہیں۔ ان مقابلوں میں کیچڑ، پہاڑیوں اور مٹی کو عبور کرنا اور خاردار تاروں کے نیچے رینگنا شامل ہوتا ہے۔ دوڑ میں مختلف رکاوٹیں ہوتی ہیں جن میں دیواریں، رسیاں چڑھنا، بندر کی سلاخیں، جھولے، ٹائر، کیری اور توازن کے چیلنج شامل ہیں۔ برطانیہ اور در حقیقت دنیا بھر میں بہت سی ریسیں، چیمپئن شپ، سیریز، برانڈز، جیمز اور تربیتی مراکز ہیں۔ جب کوئی کھلاڑی کسی رکاوٹ کو مکمل کرنے سے قاصر ہوتا ہے تو مختلف پنالٹی ہوتی ہیں جو دوڑ ختم کرنے سے پہلے مکمل کیے جانے ہوتے ہیں۔ مسابقتی ریسوں کا وقت مقرر کیا جاتا ہے اور فاتح کھلاڑی یا ٹیم وہ ہوتی ہے جو کورس اور کسی بھی جرمانے کو جتنی جلدی ممکن ہو مکمل کرتی ہے۔ ٹیم/ریلے ایونٹس اور مختلف فاصلے کے ایونٹس ہوتے ہیں۔

مقابلے کے لیے رکاوٹوں کو استعمال کرنے کا تصور 1800 کی دہائی سے ہے، جس میں پیرس میں 1900 کے سمر اولمپک گیمز میں 200 میٹر رکاوٹ تیراکی بھی شامل ہے، جس میں فوجی پینٹا تھلون کی رکاوٹ دوڑ ہے، جو پہلی باضابطہ زمین پر مبنی ریس تھی، جو پہلی بار اگست 1947 میں جرمنی میں فرانسیسی قبضے والے علاقے فریبرگ میں ملٹری فزیکل ٹریننگ سینٹر میں منعقد ہوئی تھی۔ مقابلے میں صرف بیلجیئم، ڈچ اور فرانسیسی ٹیموں نے حصہ لیا۔ 1950 سے سالانہ عالمی چیمپئن شپ منعقد کی جا رہی ہیں۔ اس کھیل کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے، اور اب 138 سے زیادہ ممالک ورلڈ ملٹری گیمز میں حصہ لیتے ہیں۔ کھیل کی گورننگ باڈی، انٹرنیشنل ملٹری اسپورٹس کونسل (سی آئی ایس ایم) اب بحریہ اور فضائیہ کے اہلکاروں کے لیے پینٹا تھلون کا بھی اہتمام کرتی ہے۔ عام طور پر اوبسٹیکل ریس کورس تقریباً 25 رکاوٹوں کے ساتھ 3 کلومیٹر لمبی ہوتی ہے۔ لیکن یہ 100 سے زیادہ رکاوٹوں کے ساتھ 12 کلومیٹر تک جا سکتی ہے۔ رکاوٹ کورس کی دوڑ میں مقابلہ کرنے کے لیے، کھلاڑی کے پاس چستی، برداشت، رفتار، طاقت اور دلیری کا مناسب امتزاج ہونا چاہیے۔

ٹف گائی کو بڑے پیمانے پر قدیم ترین ہم عصر او سی آر سمجھا جاتا ہے، جس کی پہلی دوڑ 1987 میں منعقد ہوئی تھی۔ نیدرلینڈز میں 1980 کی دہائی کے آخر میں بھی بقا کا سلسلہ سامنے آیا۔ اس کا آغاز اس وقت ہوا جب ہیلٹرم گاؤں میں ڈریگ ہنٹ ٹریل کے سیٹروں نے پیدل دوڑ کا اہتمام کیا جس میں کورس کی قدرتی رکاوٹیں شامل تھیں۔

رکاوٹ ریس کورسز کے بہت سے تغیرات ہیں جو کھلاڑیوں کی وسیع اقسام کو ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ ننجا ریس جیسے کہ ولف پیک ننجا ٹور عام طور پر 50 میٹر سے 100 میٹر لمبی ہوتی ہیں جن میں بہت سی رکاوٹیں اور بہت کم دوڑ ہوتی ہے۔ او سی آر ریس عام طور پر ایتھلیٹک ٹریکس پر منعقد کی جاتی ہیں اور 400 میٹر اور 5,000 میٹر کے درمیان مختلف ہوتی ہیں۔ کراس کنٹری ریس ایک میل اور اس سے اوپر کے فاصلے پر ہوتی ہیں، جن میں زیادہ تر ریس 5 کلومیٹر اور 10 میل کے درمیان ہوتی ہیں۔ طویل دوڑ 100 میل تک مختلف ہوتی ہیں، جن میں سپارٹن بیسٹ، الٹرا بیسٹ، اور ایگل شامل ہیں۔ فکسڈ ٹائم ایونٹس میں ورلڈ ٹف مڈر (24 گھنٹے)، سپارٹن الٹرا ورلڈ چیمپئن شپ، اور 36 گھنٹے اگنگ شامل ہیں۔

سپارٹن ریس کے بانی جو ڈی سینا نے اس کھیل کو اولمپکس میں لے جانے کا ہدف مقرر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے بین الاقوامی کھیلوں کی فیڈریشن کی بنیاد رکھی، جسے اب ورلڈ اوبسٹیکل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ورلڈ اوبسٹیکل ایک غیر منافع بخش، اراکین پر مبنی کھیلوں کی تنظیم ہے اور رکاوٹ کورس ریسنگ کی واحد عالمی گورننگ باڈی ہے۔ 2022 تک، ورلڈ اوبسٹیکل کی چار براعظمی خطوں (افریقہ، امریکہ، ایشیا پیسفک، اور یورپ) کے 115 ممالک میں قومی ممبر فیڈریشنز تھیں جو سب سے زیادہ تعداد یورپ میں تھی۔

او سی آر کے لیے مکمل تمغے کے مقابلوں کو پہلی بار 2019 کے جنوب مشرقی ایشیائی کھیلوں میں بین الاقوامی ملٹی اسپورٹس گیمز میں شامل کیا گیا تھا۔ 100 میٹر، 400 میٹر اور 5 کلومیٹر کے فاصلے کے لیے تمغوں کے مقابلوں کو منظوری دی گئی۔ پہلی اسپارٹن ریس ورلڈ چیمپئن شپ دسمبر 2011 میں ٹیکساس کے گلین روز میں منعقد ہوئی تھی۔ اسپارٹن ریس کورس کے طور پر منعقد کیے گئے تھے جس میں 36 رکاوٹیں تھیں۔ دنیا کے 30 سے زیادہ ممالک میں اسپارٹن ریس ہوتی ہیں۔ سپارٹن ریس کورس کے دوران رکاوٹوں میں خاردار تاروں کے نیچے چڑھنا، دیوار پر چڑھنا، آگ پر چھلانگ لگانا، بھاری چیزیں لے جانا، برچھی پھینکنا، کیچڑ والی دیواریں، رسی پر چڑھنا، ٹائر پلٹنا اور رسی کا جھولنا شامل ہو سکتا ہے۔ سپارٹن ریس نے کڈز ورلڈ چیمپئن شپ کی میزبانی کی جو 17 نومبر 2018 کو منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے 10 سے 13 سال کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں نے اس ریس میں حصہ لیا۔ ٹف مڈر کا پہلا ایونٹ 2010 میں منعقد ہوا۔ ٹف مڈر تکنیکی طور پر ایک دوڑ نہیں ہے بلکہ اس کے بجائے ایک خصوصی وقت کے اندر ختم کرنے والے ٹیم ورک اور ایونٹ کو مکمل کرنے پر مرکوز ہے۔ سخت مٹی کے راستے 10 اور 12 میل کے درمیان ہوتے ہیں اور مختلف فوجی طرز کی رکاوٹوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ٹف مڈ سیزن کا آخری ایونٹ دنیا کا سب سے سخت مڈر ہوتا ہے۔ یہ 24 گھنٹے کا ایونٹ ہے جس میں حریف ایک گھنٹے کا مڈر کورس چلاتے ہیں جس میں عام ٹف مڈر کے مقابلے میں بہت زیادہ شدید رکاوٹیں ہیں اور اسے زیادہ شدت سے بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ دنیا کے سب سے مشکل مٹی میں حصہ لینے والے کا مقصد 24 گھنٹے کی مدت میں زیادہ سے زیادہ مڈ مکمل کرنا ہے۔ سب سے زیادہ لیپس مکمل کرنے والے ایتھلیٹس کو دنیا کا سخت ترین مٹی والا قرار دیا جاتا ہے۔

ورلڈ ریس واکنگ چیمپئن شپ: ہندوستانی خواتین کی شاندار پیش قدمی، پانچویں پوزیشن پر قبضہ

برازیلیا 13 اپریل (یو این آئی) دو بار کی اولمپین اور کامن ویلتھ گیمز کی سلور میڈلسٹ پرینکا گوسوامی کی قیادت میں ہندوستانی خواتین کی ٹیم نے ورلڈ ریس واکنگ ٹیم چیمپئن شپ 2026 میں پانچویں پوزیشن حاصل کر کے ملک کا نام روشن کر دیا۔ اتوار کو برازیل کے دارالحکومت میں منعقدہ اس چیمپئن شپ کے 12 ویں ایڈیشن میں ہندوستانی ایتھلیٹس نے سخت مقابلے کے بعد یہ مقام حاصل کیا۔ پرینکا گوسوامی نے میراتھن ریس واک میں اپنی مہارت کا لوہا منواتے ہوئے 3:43:01 کے وقت کے ساتھ انفرادی طور پر 10 واں مقام حاصل کیا۔ ٹیم کے مجموعی اسکور کو بہتر بنانے میں پائل (26 واں مقام) اور منجو رانی (30 واں مقام) نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

اس زمرے میں ایکواڈور کی پاولا ٹوریس نے 3:24:37 کے ریکارڈ وقت کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا، جبکہ ٹیم رینکنگ میں بھی ایکواڈور کی حکمرانی برقرار رہی۔

ہندوستانی مہم کی روداد مردوں کے زمرے میں ہندوستان کی کارکردگی ملی جلی رہی۔ میراتھن ریس واک (42.195 کلومیٹر) میں ہندوستان کے صرف دو ایتھلیٹس شریک تھے، جس کی وجہ سے ہندوستانی ٹیم رینکنگ کی دوڑ سے باہر ہو گیا۔ رام بابو نے 17 واں مقام (3:13:55) اور سندیپ کمار نے 20 واں مقام (3:15:41) حاصل کیا۔ جاپان کے ہایاتو کاتسوکی نے اس مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے ٹائٹل اپنے نام کیا۔

مردوں کی ہاف میراتھن میں ہندوستان کی ٹیم 11 ویں نمبر پر رہی۔ سروین سیبسٹیان ہندوستان کی جانب سے سرفہرست رہے جنہوں نے 19 ویں پوزیشن حاصل کی۔ اکشدیپ سنگھ، ہردیپ اور ساحل خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے۔ خواتین کی ہاف میراتھن: ایک مشکل چیلنج

خواتین کی ہاف میراتھن میں بھی بھارتی ٹیم 11 ویں نمبر پر رہی۔ روینہ (39 واں مقام) ہندوستان کی بہترین ایتھلیٹ ثابت ہوئیں، جبکہ مونیتا پرجاپتی اور مانسی نیگی ترتیب وار 43 ویں اور 52 ویں نمبر پر رہیں۔ قوانین میں تبدیلی: نئے دور کا آغاز

واضح رہے کہ اس بار ورلڈ ریس واکنگ ٹیم چیمپئن شپ میں روایتی 20 کلومیٹر اور 35 کلومیٹر کے مقابلوں کی جگہ ہاف میراتھن اور مکمل میراتھن کو شامل کیا گیا تھا۔ سینئر سطح پر ان نئی مسافتوں کا یہ پہلا تجربہ تھا، جس نے ایتھلیٹس کے اسٹیمنا اور رفتار کا کڑا امتحان لیا۔

آسٹریلوی اسپرنٹ اسٹار گاؤٹ گاؤٹ کا عالمی دھماکہ: یوسین بولٹ کا ریکارڈ توڑ دیا

سڈنی، 13 اپریل (یو این آئی) آسٹریلیا کے 18 سالہ نوجوان ایتھلیٹ گاؤٹ گاؤٹ نے عالمی ایتھلیٹکس میں ہلچل مچا دی ہے۔ سڈنی میں منعقدہ آسٹریلین ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کے دوران انہوں نے 200 میٹر کی دوڑ صرف 19.67 سیکنڈز میں مکمل کر کے نیا انڈر 20- عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ گاؤٹ گاؤٹ کی یہ کارکردگی اس لیے بھی غیر معمولی ہے کیونکہ اسی عمر (18 سال) میں دنیا کے عظیم ترین اسپرنٹر یوسین بولٹ نے 200 میٹر کی دوڑ 19.93 سیکنڈز میں مکمل کی تھی۔ گاؤٹ نے نہ صرف بولٹ کو پیچھے چھوڑا بلکہ وہ 20 سیکنڈ کی رکاوٹ عبور کرنے والے پہلے آسٹریلوی بن گئے ہیں۔ گاؤٹ نے امریکی ایتھلیٹ ایریون نائٹن کا سابقہ انڈر 20- عالمی ریکارڈ توڑ دیا۔ آسٹریلیا کے ہی ایڈین مرفی 19.88 سیکنڈز کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے؛ یہ رواں سال کے دو تیز ترین اوقات ہیں۔ یہ ریکارڈ 1.7 میٹر فی سیکنڈ کی قانونی ہوا (ٹیل وائنڈ) کی موجودگی میں قائم کیا گیا، جس کا مطلب ہے کہ یہ ریکارڈ باضابطہ طور پر تسلیم شدہ ہے۔ گاؤٹ 29 دسمبر 2007 کو پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان 2005 میں جنوبی سوڈان سے ہجرت کر کے آسٹریلیا آیا اور کوئنز لینڈ میں آباد ہوا۔ انہوں نے 13 سال کی عمر میں اسکول کی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانا شروع کیا اور ان کی کوچ ڈائین شیپرڈ نے ان کے ٹیلنٹ کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اپنی شاندار کامیابیوں کے باوجود، گاؤٹ کو ان کی عاجزی اور محنت کی وجہ سے سراہا جاتا ہے۔ کامیابی کے بعد گاؤٹ گاؤٹ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا "میں اسی لمحے کا انتظار کر رہا تھا۔ میرے ذہن میں 19.75 سیکنڈز کا ہدف تھا، لیکن 19.67 سیکنڈز میں دوڑ مکمل کرنا ناقابلِ یقین ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے یہ ریکارڈ قانونی حالات میں قائم کیا اور اب میں مزید بڑی کامیابیوں کے لیے تیار ہوں۔" گاؤٹ گاؤٹ کی اس تاریخی دوڑ نے انہیں 2026 کے ورلڈ کپ اور مستقبل کے اولمپکس کے لیے سب سے مضبوط امیدواروں کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔

جرمن فٹ بال میں تاریخ رقم: میری لوئیس ایٹا بنڈس لیگا کی پہلی خاتون ہیڈ کوچ مقرر

برلن، 13 اپریل (یو این آئی) جرمن فٹ بال کلب یونین برلن نے ایک تاریخی قدم اٹھاتے ہوئے میری لوئیس ایٹا کو ٹیم کا مینیجر مقرر کر دیا ہے۔ وہ بنڈس لیگا کی تاریخ میں کسی بھی مردوں کی ٹیم کی پہلی خاتون ہیڈ کوچ بن گئی ہیں۔ 34 سالہ میری لوئیس ایٹا کو اتوار کے روز اسٹیفن باؤمگارٹ کی برطرفی کے بعد سیزن کے بقیہ حصے کے لیے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ وہ یورپ کی ٹاپ فائیو فٹ بال لیگز میں کسی مردوں کی ٹیم کی قیادت کرنے والی پہلی خاتون کوچ ہیں۔ ایٹا نے 2023 میں بنڈس لیگا کی پہلی خاتون اسسٹنٹ کوچ بن کر تاریخ رقم کی تھی۔ ایٹا نے اپنے ایک بیان میں کہا، "میں خوش ہوں کہ کلب نے مجھ پر بھروسہ کیا اور مجھے اس چیلنجنگ کام کے لیے منتخب کیا۔" یونین برلن کے اسپورٹنگ ڈائریکٹر ہورسٹ ہیلڈٹ کے مطابق، اسٹیفن باؤمگارٹ کو ٹیم کی مسلسل خراب کارکردگی اور گزشتہ روز آخری نمبر پر موجود ہائیڈن ہائیم کے ہاتھوں 3-1 کی شکست کے بعد برطرف کیا گیا۔ یونین برلن کرسمس کے بعد سے اب تک صرف دو میچ جیت سکی ہے اور وہ ریلیگیشن (نچلے درجے میں جانے) کے خطرے سے بچنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ ایٹا فی الحال عبوری طور پر یہ ذمہ داری نبھائیں گی، جبکہ موسم گرما سے وہ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت یونین برلن کی خواتین کی ٹیم کی ہیڈ کوچ بن جائیں گی۔ بطور کھلاڑی بھی ایٹا کا کیریئر شاندار رہا ہے۔ انہوں نے 'ٹربائن پوٹسڈیم' کے ساتھ 2010 میں چیمپئنز لیگ جیتی۔ وہ اپنے کیریئر میں تین بار بنڈس لیگا ٹائٹل بھی جیت چکی ہیں۔ اگرچہ اس سے قبل صبرینا وٹ مین (ان گولسٹاٹ) اور کورین ڈیاکر (کلرمونٹ) نچلے درجے کی مردوں کی ٹیموں کی کوچنگ کر چکی ہیں، لیکن میری لوئیس ایٹا ٹاپ فلائٹ (پہلے درجے کی لیگ) میں یہ مقام حاصل کرنے والی پہلی خاتون بن گئی ہیں۔

ساموا کی مسلسل دوسری بار انڈر 19- ویمنز ٹی 20- ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے کی تاریخی کامیابی

پورٹ مورسبی، 13 اپریل (یو این آئی) ساموا کی انڈر 19- خواتین کرکٹ ٹیم نے شاندار کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے فجی کو شکست دے کر مسلسل دوسری مرتبہ آئی سی سی انڈر 19- ویمنز ٹی 20- ورلڈ کپ کے لیے اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ پاپوا نیو گنی میں منعقدہ "ایسٹ ایشیا پیسفک کوالیفائر 2026" میں اولیولیفا گالیموئے کی قیادت میں ساموا نے فجی، انڈونیشیا، وانواتو اور میزبان ٹیم کو زیر کر کے ٹرافی اپنے نام کی۔ ساموا وہ پہلی ٹیم بن گئی ہے جس نے ریجنل کوالیفیکیشن کے ذریعے ورلڈ کپ کا ٹکٹ حاصل کیا ہے۔ *ایونٹ کے آخری روز فجی کے خلاف کھیلے گئے اہم میچ میں ساموا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 130 رنز بنائے، جس کے جواب میں بہترین بالنگ کی بدولت حریف ٹیم کو محض 72 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ ایوینٹیا ماپو* نے 62 گیندوں پر 67 رنز کی ناقابلِ شکست اننگز کھیل کر ٹیم کی فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ٹورنامنٹ کے دوران ساموا کے باؤلرز چھائے رہے۔ خاص طور پر پاپوا نیو گنی کے خلاف ایک کم اسکورنگ میچ میں، جہاں پوری ٹیم 58 رنز پر آؤٹ ہو گئی تھی، بالرز نے ناقابلِ یقین واپسی کی۔ اس مہلک بالنگ کی بدولت میزبان ٹیم کو صرف 48 رنز پر محدود کر کے ساموا نے ناممکن فتح کو ممکن بنایا۔ یاد رہے کہ ساموا نے مئی 2024 میں بھی عالمی کپ کے لیے کوالیفائی کیا تھا، تاہم اس بار ٹیم کا ہدف اگلے برس ہونے والے عالمی ٹورنامنٹ میں پہلی کامیابی حاصل کرنا ہے۔ کپتان لیفا گالیموئے کا کہنا ہے کہ ٹیم پر اعتماد ہے اور عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے کے لیے تیار ہے۔

آئی پی ایل 2026: پرسدھ کرشنا کی تباہ کن بالنگ، پرپل کیپ پر قبضہ جما لیا

لکھنؤ، 13 اپریل (یو این آئی) گجرات ٹائٹنز کے تیز گیند باز پرسدھ کرشنا نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2026 میں اپنی شاندار فارم کو برقرار رکھتے ہوئے 'پرپل کیپ' (سب سے زیادہ وکٹیں لینے کا اعزاز) اپنے نام کر لیا ہے۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف کھیلے گئے حالیہ میچ میں کرشنا نے چار وکٹیں حاصل کر کے یہ سنگ میل عبور کیا۔ *اتوار کو لکھنؤ کے خلاف کھیلے گئے میچ میں پرسدھ کرشنا نے اپنی نپی تلی بالنگ سے حریف بلے بازوں کو بے بس کر دیا۔ اس بہترین اسپیل کی بدولت وہ رواں سیزن کے 4 میچوں میں مجموعی طور پر 10 وکٹیں حاصل کر کے گیند بازوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر آ گئے ہیں۔ پرپل کیپ کی دوڑ میں اس وقت راجستھان رائلز کے اسپنر روی بشنوئی 9 وکٹوں کے ساتھ دوسرے جبکہ چنئی سپر کنگز کے انشل کمبوج تیسرے نمبر پر براجمان ہیں۔ لکھنؤ کے پرنس یادو اور بنگلورو کے جیکب ڈفی 6، 6 وکٹوں کے ساتھ ٹاپ 5 میں شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پرسدھ کرشنا کی یہ فارم گجرات ٹائٹنز کے لیے ٹورنامنٹ میں انتہائی سودمند ثابت ہو رہی ہے اور وہ اس سیزن کے سب سے خطرناک بالر بن کر ابھرے ہیں۔

آغا خان کا 'شیرگر': دنیا کے سب سے مہنگے گھوڑے کا پراسرار اغوا اور وہ جرم جو آج تک حل نہیں ہو سکا

شیرگر دنیا کا سب سے مشہور اور بیش قیمت گھوڑا تھا۔ لیکن جب اس گھوڑے کو مسلح افراد نے اغوا کر لیا تو یہ ایک سنسنی خیز جرم کی کہانی کا کردار بن گیا۔ یہ 1983 کی ایک سرد رات تھی جب آئرلینڈ میں شیرگر کو اغوا کر لیا گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب شیرگر اپنے حیران کن کارناموں کے بعد ایک نئی زندگی کا عادی ہو ہی رہا تھا۔ واضح رہے کہ کسی ریس کے گھوڑے کی فتوحات کی وجہ سے ہی اس کی قیمت طے ہوتی ہے۔ 1981 میں 'اپسوم ڈربی' میں فتح کے بعد شیرگر کا پوری دنیا میں چرچا ہو رہا تھا۔ اس کے مالک ارب پتی آغا خان تھے۔ سنہ 2011 میں آغا خان نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے بتایا تھا کہ 'مجھے دو باتیں بہت حیران کن لگی تھیں۔ ایک تو اس کی دوڑ میں آسانی اور دوسرا جیتنے کے بعد بھی وہ دوڑتا چلا گیا جو بہت غیر معمولی تھا۔'

'آئرش ڈربی' اور 'کنگ جارج چیس' میں فتوحات نے شیرگر کو عالمی سپر اسٹار بنا دیا۔ آغا خان نے اس وقت اس کی قیمت کا تخمینہ دس ملین ڈالر لگایا تھا اور 34 حصص بیچے جن میں سے ہر ایک ڈھائی لاکھ ڈالر کا تھا۔

خود آغا خان نے شیرگر کے چھ حصص اپنے پاس رکھے۔ باقی دولت مند سرمایہ کاروں نے خریدے جو شیرگر سے مستقبل کے چیمپیئن پیدا ہونے کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ ایک

معجزانہ طور پر کامیاب سیزن کے بعد شیرگر کا انعام آئرلینڈ میں ریٹائرمنٹ کی زندگی تھی۔ 1983 تک شیرگر سے نسل بڑھانے کے اتنے خواہشمند موجود تھے کہ پورا سال ہی بک ہو چکا تھا اور تمام حصص رکھنے والوں کو یقین تھا کہ ان کا منافع بڑھنے والا ہے۔

لیکن پھر اچانک آٹھ فروری کو ماسک پہنے مسلح افراد نے اسے اغوا کر لیا۔ شیرگیر کی قیمت کے باوجود اس فارم کی سکیورٹی بہت کم تھی۔ شیرگر کا خیال رکھنے والے جیمز فٹز جیرالڈ کو اہلخانہ سمیت بندوق کے زور پر یرغمال بنا لیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ شیرگر کو ایک ٹریلر پر چڑھائیں۔

خود جیمز کو ایک وین میں زبردستی بٹھا کر کئی گھنٹوں تک یرغمال بنایا گیا۔ لیکن پھر جیمز کو رہا کر دیا گیا اور انھیں ایک خفیہ پاس ورڈ دیا گیا جو 'کنگ نیپچون' تھا۔ اغوا کاروں نے کہا کہ وہ اس پاس ورڈ کو استعمال کرتے ہوئے پیسوں کا مطالبہ کریں گے۔ جیمز نے ڈر کے مارے بہت دیر تک کسی کو کچھ نہیں بتایا۔

لیکن جلد ہی خبر پھیل گئی۔ آئرلینڈ کے دو وزرا کو پولیس سے بھی پہلے اطلاع ملی لیکن اس وقت تک واردات کو اتنی دیر ہو چکی تھی کہ سراغ ملنا مشکل تھا۔

ماسک پہنے مسلح افراد: شیرگر کو کیوں اغوا کیا گیا تھا؟ ایک مفروضہ یہ تھا کہ یہ گھوڑا لیبیا کے سربراہ کرنل معمر قذافی کو پہنچایا گیا ہے اور اس کے بدلے آئرش ریپبلکن آرمی نے اسلحہ وصول کیا ہے۔ آئی آر اے پر شک بھی تھا۔ لیکن یہ پہیلی جلد ہی حل ہو گئی۔ 24 گھنٹے کے اندر اسی خفیہ پاس ورڈ کا استعمال کرتے ہوئے اغوا کاروں نے دو ملین پاؤنڈ کا مطالبہ کیا۔ اب شیرگر کی ملکیت رکھنے والے سرمایہ کار اس سوال پر تقسیم تھے کہ پیسے دیے جائیں یا نہیں۔

امریکی ٹرینر برائن سوینی اس کے حق میں تھے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ 'اگر آپ ایک ایسی ماں سے سوال کریں جس کا بچہ اغوا ہوا کہ پیسے دیں یا نہیں تو میرا خیال ہے کہ جواب ہاں میں ہوگا اور جلدی۔'

ایک دن بعد بیلفاسٹ میں بی بی سی نیوز روم میں ایک فون آیا جو شیرگر کے اغوا کے مقام سے 130 میل دور تھا۔ ایک نامعلوم شخص نے بتایا کہ شیرگیر کی رہائی کے مذاکرات صرف تین نمایاں صحافیوں کے ساتھ ہوں گے جو گھڑ دوڑ پر مہارت رکھتے تھے۔ ان صحافیوں کے لیے پیغام دیا گیا کہ انھیں اگلے دن شام تک بیلفاسٹ یوروپا ہوٹل پہنچنا تھا۔ ان میں سے ایک آئی ٹی وی کے ڈیرک تھامپسن تھے جنھوں نے 2013 میں بی بی سی کو بتایا کہ ہوٹل پہنچتے ہی اغوا کاروں کا فون آ گیا۔ ان صحافیوں کو بیلفاسٹ سے 30 میل دور ایک فارم پر بلایا گیا جس کے مالک جیریمی میکسویل تھے۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ مشین گن اٹھائے پانچ ماسک بردار افراد نے ان کا راستہ روک کر پوچھا کہ ڈیرک تھامپسن کون ہیں۔ ڈیرک نے جواب دیا تو مسلح افراد نے بتایا کہ وہ پولیس اہلکار ہیں۔ 'میں نے کہا شکر ہے۔'

اگلے آٹھ گھنٹوں کے دوران ڈیرک کو دس سے بارہ فون آئے لیکن بات چیت زیادہ آگے نہیں بڑھی کیوں کہ ڈیرک نے مطالبہ کیا کہ شیرگیر کے زندہ ہونے کا ثبوت دیا جائے اور اغوا کار پہلے 40 ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے رہے۔ اگلی صبح فون کی گھنٹی بجی تو دوسری جانب سے ایک آواز نے کہا کہ 'گھوڑے کے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے، وہ مر چکا ہے۔'

نجومیوں کی مدد 2018: کی بی بی سی کی ایک دستاویزی فلم کے مطابق یہ فون دراصل ایک ڈرامہ تھے کیوں کہ پس منظر میں اغوا کار اب اصلی مالک، یعنی آغا خان، سے براہ راست بات چیت کر رہے تھے۔ اغوا کے تین دن بعد ایک حتمی پیغام موصول ہوا کہ 'اگر مطالبہ نہ مانا گیا تو بات ختم۔' اس دوران ایک اور دلچسپ بات یہ ہوئی کہ مرفی نامی ایک شخص نے صحافیوں کو بتایا کہ اس معاملے میں صرف نجومی ہی مدد دے سکتے ہیں۔ دو نجومیوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ انھوں نے شیرگر کو خواب میں دیکھا ہے۔

تب تک اس جرم کا اسرار بہت زیادہ بڑھ چکا تھا۔

آئی آر اے کے ایک سابق رکن، جو بعد میں پولیس کے مخبر بنے، نے بعد میں دعویٰ کیا کہ اغوا کاروں نے شیرگیر کو جلدی مار دیا تھا کیوں کہ وہ ان کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔

لیکن یہ معاملہ آج تک حل طلب ہے۔

چند ماہ بعد آغا خان نے اپنی ایک نئی کشتی کا نام 'شیرگر' رکھا۔

بہت سال بعد انھوں نے کہا کہ وہ شیرگیر کی ڈربی جیت کی فلم سینکڑوں بار دیکھ چکے ہیں۔ 'یہ ایک ایسی یاد ہے جو کبھی نہیں جاتی۔'

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 14th April, 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل، ۱۴ / اپریل ۲۰۲۶ء

ایشین چیمپئنز لیگ ایلیٹ کی واپسی: جدہ میں فٹ بال کا میلہ سج گیا

ریاض/جدہ 13 اپریل (یو این آئی) مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگی صورتحال اور فضائی حدود کی بندش کے باعث تعطل کا شکار ہونے والی ایشین چیمپئنز لیگ ایلیٹ بالآخر اپنے فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہوگئی ہے۔ ایشین فٹ بال کنفیڈریشن (اے ایف سی) نے بدلتے ہوئے حالات کے پیشِ نظر ٹورنامنٹ کے ڈھانچے میں اہم تبدیلیاں کرتے ہوئے اب اسے جدہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایونٹ کا اصل منصوبہ یہ تھا کہ کوارٹر فائنل سے فائنل تک کے تمام میچز ایک مرکزی مقام پر ہوں، لیکن مغربی ایشیا کی ٹیموں کے 'راؤنڈ آف 16' کے میچز تاخیر کا شکار ہونے کی وجہ سے اب انہیں جدہ میں 'سنگل لیگ' مقابلوں کی صورت میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

اس صورتحال سے ایران کی ٹیم 'ٹریکٹر' سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے، جس نے تقریباً 50 دنوں سے کوئی میچ نہیں کھیلا اور حال ہی میں اپنی تربیت دوبارہ شروع کی ہے۔

آج سے شروع ہونے والے ناک آؤٹ مرحلے میں فٹ بال شائقین کو سنسنی خیز مقابلے دیکھنے کو ملیں گے۔ دفاعی چیمپئن الاہلی اپنے ہوم گراؤنڈ پر مہم کا آغاز کرے گی۔

ٹورنامنٹ کی واحد ناقابلِ شکست ٹیم الہلال 2021 کے بعد ایک بار پھر ٹائٹل جیتنے کے لیے پرعزم ہے۔

کوارٹر فائنلز کا مرحلہ جمعرات سے شروع ہوگا، جہاں پہلے سے کوالیفائی شدہ مشرقی ایشیا کی ٹیمیں مغربی ایشیا کے فاتحین کا انتظار کر رہی ہیں:

ویسل کوبے (جاپان) کا مقابلہ الاہلی یا الدحیل کے فاتح سے ہوگا۔

جوہر دارالتعظیم (ملائیشیا) کا مقابلہ الہلال یا السد کے فاتح سے ہوگا۔

ماچیڈا زیلویا (جاپان) اور بوریرام یونائیٹڈ (تھائی لینڈ) بھی میدان میں اتریں گے۔

تاریخی طور پر 2006 سے 2020 تک مشرقی ایشیا کی ٹیموں نے ایشیائی فٹ بال پر حکمرانی کی، لیکن 2021 سے پانسہ پلٹ چکا ہے۔ الہلال، العین اور الاہلی کی حالیہ فتوحات نے ثابت کیا ہے کہ اب پلڑا مغربی ایشیا کی جانب بھاری ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جدہ میں ایونٹ کے انعقاد سے مقامی ٹیموں کو اضافی فائدہ ملے گا۔

فاتح چنئی کے سامنے کولکاتا کا کڑا امتحان؛ پہلی کامیابی کے لیے کے کے آر بے چین

چنئی۔ 13 اپریل (یو این آئی) انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2026 میں کل منگل کے روز پوائنٹس ٹیبل کی دو نچلے درجے کی ٹیموں کے درمیان ایک دلچسپ معرکہ متوقع ہے۔ پانچ بار کی چیمپئن چنئی سپر کنگز جو مسلسل تین شکستوں کے بعد جیت کی راہ پر واپس لوٹ آئی ہے، اپنے ہوم گراؤنڈ پر کولکتہ نائٹ رائیڈرز کا سامنا کرے گی۔ کے کے آر کو ٹورنامنٹ میں اب بھی اپنی پہلی جیت کا شدت سے انتظار ہے۔

چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم (چیپک) میں 'یلو بریگیڈ' کے زبردست تعاون اور ہوم ایڈوانٹیج کی بدولت میزبان ٹیم کا پلڑا بھاری دکھائی دیتا ہے۔ اب تک دونوں ٹیموں کے درمیان 31 میچز کھیلے گئے ہیں، جن میں سے 20 میں چنئی اور 11 میں کولکتہ نے کامیابی حاصل کی۔ اس میدان پر ہونے والے 12 میچوں میں چنئی 8-4 سے آگے ہے۔ اگرچہ 2022 سے اب تک دونوں ٹیمیں 3-3 کی برابری پر ہیں، لیکن موجودہ سیزن میں چنئی کی پوزیشن بہتر ہے۔ چنئی نے اپنے پچھلے میچ میں دہلی کیپٹلز کو 23 رنز سے شکست دے کر جیت کا کھاتہ کھولا ہے۔ اوپنر سنجو سیمسن کی سنچری اور نوجوان آیوش مہاترے کی نصف سنچری نے ٹیم کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم کپتان رتوراج گائیکواڈ کی خراب فارم (گزشتہ اسکور: 15, 7, 28, 6) ٹیم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ڈیوالڈ بریوس کی واپسی اور شیوم دوبے کی جارحانہ بیٹنگ سے ٹیم مزید مستحکم ہوئی ہے۔ جیمی اوورٹن (4 وکٹیں) اور اپنا ڈیبیو کرنے والے گرجپ نیت سنگھ بولنگ کے ستون ثابت ہو رہے ہیں۔ اجنکیا رہانے کی قیادت میں کے کے آر کی شروعات مایوس کن رہی ہے۔ چار میچوں میں سے تین میں شکست اور ایک میچ (پنجاب کنگز کے خلاف) بارش کی نذر ہونے کے باعث اسے صرف ایک پوائنٹ مل سکا ہے۔

کپتان رہانے، انگکرش رگھونشی اور فن ایلین کو اپنی اننگز کو بڑے اسکور میں بدلنا ہوگا۔ لکھنؤ کے خلاف پچھلے میچ میں مضبوط گرفت کے باوجود وبھو اروڑہ کے آخری اوور میں مکیش چودھری کی دھواں دھار بیٹنگ نے کے کے آر سے جیت چھین لی تھی۔ ٹیم مینجمنٹ اب ایک نئے عزم کے ساتھ میدان میں اترنے کے لیے تیار ہے۔

ورلڈ کپ 2026: فیفا نے ایران کی میچز منتقل کرنے کی درخواست مسترد کر دی

میکسیکو سٹی، 13 اپریل (یو این آئی) فیفا نے ایران کی وہ درخواست باضابطہ طور پر مسترد کر دی ہے جس میں ایران نے اپنے ورلڈ کپ میچز امریکہ سے میکسیکو منتقل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ میکسیکو کی صدر کلاڈیا شینبوم نے تصدیق کی ہے کہ لاجسٹک مسائل کی وجہ سے میچز کی منتقلی ممکن نہیں۔ ایران کی فٹبال فیڈریشن نے گزشتہ ماہ فیفا سے اپیل کی تھی کہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ حالیہ کشیدگی اور جنگی صورتحال کے پیشِ نظر ان کے میچز امریکہ سے باہر منتقل کیے جائیں۔ ایرانی حکام نے کھلاڑیوں کی حفاظت پر تشویش کا اظہار کیا تھا، خاص طور پر سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد جس میں انہوں نے ایرانی ٹیم کی سیکیورٹی کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال کا ذکر کیا تھا۔ ایرانی وزیرِ کھیل احمد دنیامالی نے اشارہ دیا تھا کہ اگر میچز منتقل نہ کیے گئے تو ایران کی ورلڈ کپ میں شرکت مشکوک ہو سکتی ہے۔ میکسیکن صدر نے پریس کانفرنس میں واضح کیا کہ "فیفا نے حتمی فیصلہ کیا ہے کہ میچز اپنے اصل مقامات پر ہی ہوں گے۔ مقامات کی تبدیلی سے انتظامات بہت پیچیدہ ہو جائیں گے۔" فیفا کے صدر جیانی انفینٹینو نے بھی ترکیہ میں ایرانی حکام اور کھلاڑیوں سے ملاقات کے بعد اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ ایران ورلڈ کپ میں شرکت کرے گا اور میچز قرعہ اندازی کے مطابق طے شدہ مقامات پر ہی ہوں گے۔ ایران کو گروپ G میں بیلجیم، مصر اور نیوزی لینڈ کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ ایران کے تمام گروپ میچز امریکہ کے مغربی ساحل پر شیڈول ہیں۔

15 اور 21 جون: لاس اینجلس   26 جون: سیٹل

سست اوور ریٹ: ممبئی انڈینز کے کپتان ہاردک پانڈیا پر 12 لاکھ روپے جرمانہ

ممبئی، 13 اپریل (یو این آئی) انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں رائل چیلنجرز بنگلورو (آر سی بی) کے خلاف کھیلے گئے میچ میں سست اوور ریٹ برقرار رکھنے پر ممبئی انڈینز کے کپتان ہاردک پانڈیا کو جرمانے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آئی پی ایل انتظامیہ نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر ان پر 12 لاکھ روپے جرمانہ عائد کر دیا ہے۔ آئی پی ایل کی جانب سے پیر کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ہاردک پانڈیا کو آئی پی ایل کے ضابطہ اخلاق کے آرٹیکل 2.22 کے تحت سست اوور ریٹ کا مرتکب پایا گیا۔ چونکہ رواں سیزن میں ممبئی انڈینز کی ٹیم کا یہ پہلا جرم تھا، اس لیے کپتان پر 12 لاکھ روپے کا جرمانہ لگایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سنسنی خیز مقابلے میں ممبئی انڈینز کو رائل چیلنجرز بنگلورو کے ہاتھوں 18 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

مانچسٹر سٹی کی چیلسی پر جیت: پریمیئر لیگ خطاب کی جنگ فیصلہ کن مرحلے میں داخل

لندن، 13 اپریل (یو این آئی) انگلش پریمیئر لیگ میں خطاب کی دوڑ ایک بار پھر سنسنی خیز رخ اختیار کر گئی ہے۔ مانچسٹر سٹی نے اسٹیمفورڈ برج میں کھیلے گئے اہم میچ میں چیلسی کو اس کے ہوم گراؤنڈ پر 0-3 سے عبرتناک شکست دے کر پوائنٹس ٹیبل پر پہلی پوزیشن پر قابض آرسنل سے فاصلہ مزید کم کر دیا ہے۔ میچ کا پہلا ہاف بغیر کسی گول کے برابر رہا، تاہم دوسرے ہاف میں مانچسٹر سٹی کے کھلاڑیوں نے جارحانہ کھیل پیش کرتے ہوئے محض 17 منٹ کے دوران تین گول داغ کر مقابلہ یکطرفہ کر دیا۔ 51 ویں منٹ میں نیکو او ریلی نے ریان شرکی کے خوبصورت کراس پر شاندار ہیڈر کے ذریعے گیند کو جال کی راہ دکھائی۔ میچ کے 57 ویں منٹ میں سابق چیلسی ڈیفینڈر مارک گوہی نے ایک بار پھر ریان شرکی کی مدد سے گیند کو باٹم کارنر میں پہنچا کر برتری دگنی کر دی۔ 68 ویں منٹ میں جیریمی ڈوکو نے چیلسی کے ڈیفینڈر موئیس کائیسیڈو سے گیند چھین کر ایک زوردار شاٹ کے ذریعے گول کیپر رابرٹ سانچیز کو بے بس کر دیا۔

مسلح ڈاکوؤں کے حملے میں نوجوان فٹ بالر ڈومینک فریم پونگ ہلاک

اکرا (گھانا)، 13 اپریل (یو این آئی) گھانا پریمیئر لیگ کی معروف ٹیم 'بریکم چیلسی' کے بس پر ہونے والے مسلح حملے نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس بزدلانہ کارروائی میں ٹیم کے 20 سالہ ہونہار ونگر ڈومینک فریم پونگ جان بحق ہو گئے ہیں۔ گھانا فٹ بال ایسوسی ایشن نے اس افسوسناک واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے اسے ملکی فٹ بال کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ اتوار کی شب اس وقت پیش آیا جب ٹیم 'سماریٹکس' کے خلاف اپنا اوے میچ کھیل کر سامریبولی سے واپس بریکم لوٹ رہی تھی۔ گواسو اور بیبیانی کے درمیان مسلح ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے سڑک بلاک کر کے بس کو روکنے کی کوشش کی۔ کلب کی جانب سے جاری کردہ بیان میں بتایا گیا ہے کہ "نقاب پوش مسلح افراد نے بس پر اس وقت اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جب ڈرائیور نے بس کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی۔ اس اچانک حملے کے بعد کھلاڑیوں اور عملے نے اپنی جان بچانے کے لیے قریبی جھاڑیوں میں پناہ لی۔" حملے کے نتیجے میں شدید زخمی ہونے والے ڈومینک فریم پونگ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ گھانا فٹ بال ایسوسی ایشن نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ ڈومینک ایک نہایت باصلاحیت اور محنتی کھلاڑی تھے جن کا جذبہ لیگ کی روح کی عکاسی کرتا تھا۔

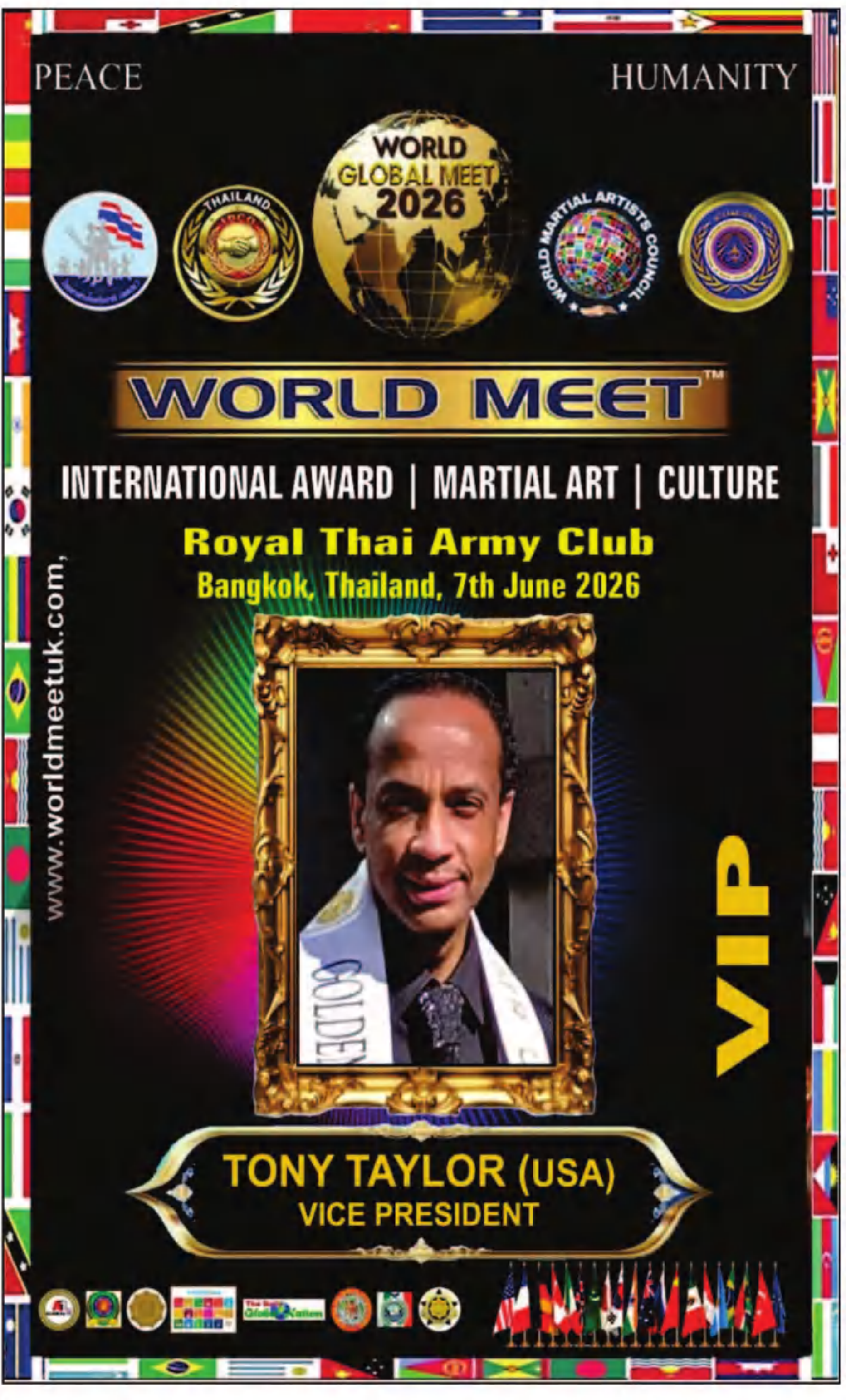

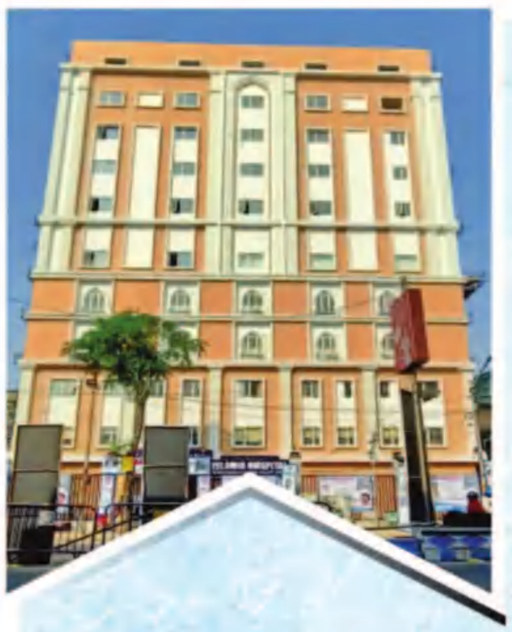

ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73- چترنجن ایونیو، کولکاتا - 700012

A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)

DEPARTMENT AVAILABE

- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)

- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH
- COLOUR DOPPLER

24x7 EMERGENCY SERVICE

FIRHAD HAKIM
President

AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary

Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30، چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804